www.iqbalkalmati.blogspot.com

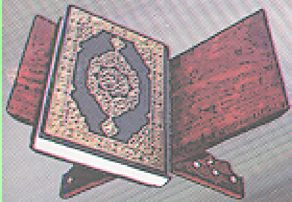

قربانی
کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

www.e-iqra.info

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
(الف)	
❖ آنکھ	۲۳
❖ اجازت	۲۳
❖ اجتماعی قربانی	۲۴
❖ اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے	۲۵
❖ ادھار لئے ہوئے جانور	۲۵
❖ اسلامی یادگاریں	۲۶
❖ اضحیٰ	۲۶
❖ اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے	۲۷
❖ افضل جانور	۲۷
❖ الٹا کھینچنا	۲۸
❖ ''اللہ اکبر'' کہہ کر ذبح کرنا	۲۸
❖ ''اللہ اکبر'' کہنا ضروری نہیں	۲۹
❖ امانت کی رقم	۲۹
❖ امت محمدیہ پر خاص انعام	۲۹
❖ اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا	۲۹
❖ اندھے	۳۰

www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ انشورنس کمپنی کے ملازم	۳۰
❖ اوجھڑی	۳۱
❖ اولاد	۳۱
❖ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۳۱
❖ اونٹ	۳۲
❖ ایام نحر میں شک ہوگیا	۳۳
❖ ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا	۳۳
❖ ایک حصہ دار مر گیا	۳۴
❖ ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے	۳۴
(ب)	
❖ بال	۳۵
❖ بال جلا کر پکانا	۳۵
❖ بالغ ہوا	۳۶
❖ بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۳۶
❖ بانجھ	۳۶
❖ باؤلے جانور	۳۷
❖ بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور	۳۷
❖ بٹ	۳۷
❖ بچہ	۳۸

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ بچے	۳۸
❖ بڑے جانور	۳۸
❖ بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں	۳۸
❖ بسم اللہ بھول گیا	۳۹
❖ بسم اللہ کے الفاظ	۳۹
❖ بسم اللہ کیسے پڑھے	۳۹
❖ بکری	۴۰
❖ بکرے میں صرف ایک حصہ ہے	۴۰
❖ بندوق کا ذبیحہ	۴۱
❖ بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا	۴۱
❖ بھون کر کھانا	۴۱
❖ بھینس	۴۲
❖ بھینگی آنکھ والے	۴۲
❖ بیل	۴۲
❖ بے نمازی کا ذبیحہ	۴۲
❖ بیوی	۴۳
❖ بے ہوش کر کے ذبح کرنا	۴۳
(پ)	
❖ پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی	۴۴

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ پانی پلایا جائے	۴۴

(ت)

❖ تاریخ قربانی	۴۴
❖ تشریق کی وجہ تسمیہ	۴۵
❖ تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے	۴۶
❖ تقسیم سے پہلے گوشت دینا	۴۶
❖ تکبیرات تشریق	۴۷
❖ تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے	۴۸
❖ تکبیر تشریق کی ابتداء	۴۸
❖ تکبیر تشریق کی قضا	۴۹
❖ تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے	۴۹
❖ تکبیر کی آواز	۵۰
❖ تمام حصہ داروں کے لئے ''بسم اللہ'' کہنا	۵۰
❖ تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے	۵۰
❖ تھن	۵۱

(ج)

❖ جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا	۵۲
❖ جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا	۵۳

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صفحہ	عنوان

❖ جانور خریدا اور آدمی مر گیا ۵۳
❖ جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا ۵۳
❖ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو ۵۴
❖ جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی ۵۵
❖ جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے ۵۵
❖ جانور کی قربانی عبادت ہے ۵۵
❖ جانور گم ہو گیا ۵۶
❖ جانور میں تبدیلی ۵۶
❖ جانور نایاب ہو جائیں ۵۷
❖ جانوروں کی عمریں ۵۷
❖ جانوروں کی کمی نہیں ہوگی ۵۹
❖ جائیداد مشترک ہے ۵۹
❖ جرسی گائے کی قربانی ۶۰
❖ جلدی بیماری ۶۱
❖ جھول ۶۱

(ح)

❖ حاجی ۶۱
❖ حجامت ۶۲
❖ حرام چیزیں ۶۲

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ حرام زادہ کا ذبیحہ	۶۳
❖ حاملہ جانور	۶۳
❖ حصے	۶۴
(خ)	
❖ خارشی جانور	۶۵
❖ خصی جانور	۶۶
❖ خصی کرنا	۶۶
❖ خنثی	۶۷
(چ)	
❖ چربی	۶۷
❖ چرم قربانی کا حکم	۶۷
❖ چوری کے جانور	۶۸
❖ چھری	۶۸
❖ چھری چلانے میں شریک	۶۹
❖ چھوٹے جانور	۶۹
❖ چھوٹے گاؤں	۶۹
(د)	
❖ داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی	۷۰

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ

- ❖ دانت ۷۰
- ❖ دعاء ۷۱
- ❖ دعا پڑھنا ضروری نہیں ۷۲
- ❖ دم ۷۲
- ❖ دم بریدہ جانور کی قربانی ۷۳
- ❖ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں ۷۳
- ❖ دودھ نکالنا ۷۴
- ❖ دوسرے جانور کی قیمت کم ہو ۷۴
- ❖ دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا ۷۴
- ❖ دیارِ غیر میں قربانی کرنا ۷۵

(ذ)

- ❖ ذبح اپنے ہاتھ سے کرے ۷۵
- ❖ ذبح اختیاری ۷۶
- ❖ ذبح اضطراری ۷۶
- ❖ ذبح پر اجرت لینا ۷۷
- ❖ ذبح کا آلہ ۷۷
- ❖ ذبح کا مسنون طریقہ ۷۸
- ❖ ذبح کا مقام ۷۸
- ❖ ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں ۷۹

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ ذبح کرنے کا مقصد	۷۹
❖ ذبح کرنے کی جگہ	۸۰
❖ ذبح کرنے والا مسلمان ہو	۸۰
❖ ذبح کرنے والے کا رخ	۸۰
❖ ذبح کرنے والے کی امامت	۸۱
❖ ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا	۸۱
❖ ذبح کے بعد شرکت	۸۱
❖ ذبح کے شرائط	۸۱
❖ ذبح کے وقت "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے	۸۲
❖ ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے	۸۲
❖ ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا	۸۳
❖ ذبح میں تکلیف دینا	۸۳
❖ رات کو ذبح کرنا	۸۳
❖ رسولی والے جانور	۸۴
(ر)	
❖ رسی	۸۴
❖ رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا	۸۴
❖ رگیں چار کٹ جائیں	۸۵

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ

(ز)

❖ زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ ۸۶
❖ زبان ۸۶
❖ زخم ۸۶
❖ زندہ بچہ نکلا ۸۷
❖ زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے ۸۷
❖ زوال کے بعد ذبح کرے ۸۸

(س)

❖ سر الگ کرنا ۸۸
❖ سودخور کے ساتھ شریک ہونا ۸۸
❖ سور کے دودھ سے پرورش ہوئی ۸۹
❖ سویاں پکانا ۸۹
❖ سینگ ۸۹

(ش)

❖ شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا ۹۰
❖ شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی ۹۰
❖ شرکت سے علیحدہ ہو جانا ۹۱

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ شرکت کا افضل طریقہ	۹۱
❖ شرکت کا جانور	۹۲
❖ شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا	۹۲
❖ شرکت کے پیسوں کی تقسیم	۹۲
❖ شریک کرنا	۹۳
❖ شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں	۹۳
❖ شیعہ کا ذبیحہ	۹۴
❖ شیعہ کی شرکت	۹۴
(ص)	
❖ صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مر گیا	۹۴
❖ صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی	۹۵
❖ صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے	۹۵
❖ صاحب نصاب غریب ہو گیا	۹۶
❖ صحت یابی کے لئے قربانی کرنا	۹۶
❖ صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے	۹۶
❖ صدقہ کر دینے سے قربانی ادا نہ ہو گی	۹۷
(ض)	
❖ ضرورت اصلیہ	۹۷

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ

(ط)

❖ طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا ۹۸

(ع)

❖ عرفہ ۹۸
❖ عضو تناسل ۹۸
❖ عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت ۹۹
❖ عمر اور دانت ۹۹
❖ عورت پر قربانی واجب ہے ۱۰۰
❖ عورت کا ذبیحہ ۱۰۰
❖ عیب دار جانور ۱۰۱
❖ عیب دار ہو گیا ۱۰۱
❖ عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا ۱۰۲
❖ عید کی نماز مقدم ہے ۱۰۳
❖ عید کے دن سال پورا ہوا ۱۰۳
❖ عیسائی کا ذبیحہ ۱۰۳

(غ)

❖ غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا ۱۰۳
❖ غریب قربانی کے یام میں امیر ہو گیا ۱۰۴

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ غریب نے جانور خریدا	۱۰۴
❖ غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا	۱۰۴
❖ غصب شدہ جانور کی قربانی	۱۰۵
❖ غلاظت کھانے والا جانور	۱۰۵
❖ غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا	۱۰۶
❖ غیر مسلم کا ذبیحہ	۱۰۶
(ف)	
❖ فائدہ اٹھانا مکروہ ہے	۱۰۶
❖ فساد ہو گیا	۱۰۶
❖ فقیر آخری وقت میں مالدار ہو گیا	۱۰۷
❖ فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا	۱۰۷
(ق)	
❖ قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے	۱۰۷
❖ قربانی اور صدقہ میں فرق ہے	۱۰۸
❖ قربانی ایک اہم عبادت	۱۰۸
❖ قربانی تین دن تک ہوتی ہے	۱۰۹
❖ قربانی دوسری جگہ کرنا	۱۰۹
❖ قربانی کا جانور فروخت کرنا	۱۱۰

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ قربانی کا جانور گم ہو گیا..	۱۱۰
❖ قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں	۱۱۱
❖ قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا.................................	۱۱۲
❖ قربانی کا حکم عام ہے	۱۱۲
❖ قربانی کا سبق	۱۱۳
❖ قربانی کا گوشت بدلے میں دینا...............................	۱۱۳
❖ قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا................................	۱۱۳
❖ قربانی کا وقت	۱۱۴
❖ قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو...........................	۱۱۶
❖ قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں	۱۱۶
❖ قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہو گیا.......	۱۱۷
❖ قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے	۱۱۸
❖ قربانی کس پر واجب ہے	۱۱۸
❖ قربانی کی حقیقت	۱۲۰
❖ قربانی کی قضاء	۱۲۰
❖ قربانی کی نذر مانی	۱۲۱
❖ قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے	۱۲۱
❖ قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا...............................	۱۲۱
❖ قربانی نہ کرنے پر وعید	۱۲۲
❖ قربانی کی نیت	۱۲۲

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ

❖ قربانی کی نیت سے جانور خریدا............................	۱۲۳
❖ قربانی کے جانور..	۱۲۳
❖ قربانی کے جانور میں شریک کرنا........................	۱۲۴
❖ قربانی کے دن میں شک ہوگیا.............................	۱۲۵
❖ قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے	۱۲۵
❖ قربانی میں وکیل بنانا..	۱۲۶
❖ قربانی میں وکیل بننا...	۱۲۷
❖ قربانی واجب ہے	۱۲۷
❖ قربانی والا وفات پا گیا.......................................	۱۲۸
❖ قرض لیکر قربانی کرنا..	۱۲۸
❖ قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ	۱۲۸
❖ قصاب کی اجرت	۱۲۹
❖ قصابی کا پیشہ	۱۲۹
❖ قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی..........................	۱۲۹
❖ قیدی..	۱۳۰

(ک)

❖ کاروبار مشترک ہے	۱۳۰
❖ کاشتکار..	۱۳۱
❖ کافر کو گوشت دینا..	۱۳۱

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صفحہ	عنوان
۱۳۲	❖ کان
۱۳۲	❖ کافر
۱۳۳	❖ کانا
۱۳۳	❖ کپورے
۱۳۳	❖ کتب خانہ
۱۳۴	❖ کتنی قربانی واجب ہے
۱۳۴	❖ کچا گوشت
۱۳۴	❖ کرایہ پر دی ہوئی چیز
۱۳۵	❖ کسان
۱۳۵	❖ کمزور جانور
۱۳۵	❖ کھال
۱۳۶	❖ کھال اتارنا
۱۳۷	❖ کھال جل گئی
۱۳۷	❖ کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا
۱۳۷	❖ کھال عوض میں دینا
۱۳۸	❖ کھال کسی کو دینا
۱۳۸	❖ کھال کی رقم تنخواہ میں دینا
۱۳۸	❖ کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا
۱۳۹	❖ کھال کی قیمت استعمال میں لانا
۱۳۹	❖ کھال کی قیمت کا مصرف

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا	۱۳۹
❖ کھجلی	۱۴۰
❖ کھری	۱۴۰
(گ)	
❖ گابھن نکلی	۱۴۱
❖ گائے کی قربانی	۱۴۱
❖ گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے	۱۴۲
❖ گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں	۱۴۲
❖ گدی کی طرف سے ذبح کرنا	۱۴۲
❖ گذشتہ سال کی قربانی کا حکم	۱۴۳
❖ گذشتہ گناہ معاف	۱۴۳
❖ گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا	۱۴۴
❖ گروی کے جانور	۱۴۴
❖ گلا کٹ گیا	۱۴۴
❖ گوشت	۱۴۵
❖ گوشت تول کر تقسیم کرنا	۱۴۵
❖ گوشت دھونا	۱۴۶
❖ گوشت صدقہ کر دینا لازم ہے	۱۴۷
❖ گوشت فروخت کر دیا	۱۴۷

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ

❖ گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا........... ۱۴۷

❖ گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا..................... ۱۴۸

❖ گوشت کی تقسیم ۱۴۸

❖ گونگے کا ذبح ۱۴۹

❖ گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی ۱۴۹

❖ گھسے ہوئے دانتوں والے جانور.................... ۱۵۰

❖ گھوڑا.. ۱۵۰

❖ گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی ۱۵۰

(ل)

❖ لاغر جانور.. ۱۵۱

❖ لباس.. ۱۵۱

❖ لنگڑا.. ۱۵۱

❖ لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا.................... ۱۵۲

❖ لوہے کا داغ.. ۱۵۲

(م)

❖ مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا.......................... ۱۵۲

❖ مالدار کے لئے نادر موقعہ ۱۵۳

❖ ماں کا اعتبار ہے ۱۵۳

❖ مجنون ۱۵۴

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ مجنون جانور کی قربانی	۱۵۴
❖ محبوب عمل	۱۵۴
❖ مرض ظاہر ہو	۱۵۵
❖ مرغی	۱۵۵
❖ مریل جانور	۱۵۵
❖ مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور	۱۵۶
❖ مزدوری	۱۵۶
❖ مسافر	۱۵۶
❖ مساجد میں کھالیں دینا	۱۵۷
❖ مسافر اور تکبیر	۱۵۷
❖ مسلمان کا ذبیحہ	۱۵۷
❖ مشرک کی شرکت	۱۵۸
❖ مغز نہ ہو	۱۵۸
❖ مقروض آدمی کا قربانی کرنا	۱۵۸
❖ مکان	۱۵۸
❖ مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں	۱۵۹
❖ مکان کرایہ پر دیا ہے	۱۵۹
❖ مکروہ	۱۶۰
❖ ملازم	۱۶۱
❖ منت مانی	۱۶۲

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ

❖ منیٰ میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے ۱۶۲

❖ مہر اور قربانی ۱۶۳

❖ میت کی طرف سے قربانی کرنا ۱۶۴

❖ میت کی طرف سے قربانی ۱۶۴

❖ میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟ ۱۶۵

❖ میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی ۱۶۵

❖ میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا ۱۶۵

(ن)

❖ نابالغ ۱۶۶

❖ نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا ۱۶۷

❖ نابالغ کا ذبیحہ ۱۶۷

❖ نابینا کا ذبیحہ ۱۶۷

❖ نحر ۱۶۷

❖ ناخن ۱۶۸

❖ ناک ۱۶۸

❖ نام بدل کر قربانی کرنا ۱۶۹

❖ نذر والی قربانی کا گوشت ۱۶۹

❖ نشان ۱۷۰

❖ نصاب قربانی ۱۷۰

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عنوان	صفحہ
❖ نیت	۱۷۰
❖ نیت درست نہیں	۱۷۰
❖ نیت مختلف ہے	۱۷۱
❖ نیل گائے	۱۷۱
(و)	
❖ واجب اور نفلی قربانی کی شرکت	۱۷۲
❖ وزن سے جانور خریدنا	۱۷۲
❖ وصیت	۱۷۲
❖ وعید	۱۷۳
❖ وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم	۱۷۴
❖ ولیمہ	۱۷۴
(ہ)	
❖ ہرن کی قربانی	۱۷۵
(ی)	
❖ یہود کا ذبیحہ	۱۷۵

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عرض مؤلف

ہرصاحب نصاب پرقربانی واجب ہے، واجب اورفرض کی ادائیگی عملالازم اورضروری ہے ،قربانی واجب ہونے کے باجودقربانی نہ کرنے والافاسق اورسخت گنہگار ہے ،اورجس پرقربانی واجب ہے وہ قربانی کے ایام میں قربانی کاجانورذبح کر کےہی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکتاہے،قربانی کی قیمت اداکرنے سے ذمہ داری ادانہیں ہوتی ،اورقربانی نہ کرنے پرسخت وعیدبھی آئی ہے۔

اوریہ طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اورحضرت اسماعیل علیہ السلام سے شروع ہواہے اورقیامت تک جاری رہے گا،اورقربانی کرنے والےکوقربانی کے جانورکے ہربال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اورآخرت میں نیکیوں کی حدسے زیادہ ضرورت ہوگی اورپلصراط سے گذرنابھی آسان ہوگا۔

اورقربانی کی حکمتوں میں سےایک حکمت یہ بھی ہے کہ ہرصاحب نصاب آدمی کو ایک سال کی زندگی ملنے پرقربانی کے ذریعہ اس کاشکریہ اداکرناہے، جوقربانی کرتاہے وہ شکرگذاربندہ ہےاورجوقربانی نہیں کرتاوہ ناشکراہے، اورشکریہ اداکرنے والے کی نعمت میں اضافہ ہوتاہےاورناشکری کرنے والےکی نعمت میں کمی آتی ہے۔

اورقربانی کے بہت سارے مسائل ہیں،اورمسائل کاعلم حاصل کیئے بغیرقربانی کی عبادت انجام دینے میں کمی کوتاہی کاخطرہ باقی رہتاہے،اس لئے بندہ نےقربانی کےضروی ضروری مسائل کوحرف تہجی کی ترتیب سےجمع کردیاہےتاکہ مطالعہ کرنے اورمسائل نکالنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

اللہ تعالی سےدعاہےکہ اس کام کوشرف قبولیت سےنوازیں اورکتاب کومقبولیت عطافرمائیں۔آمین

محمدانعام الحق قاسمی
استاذومفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/۵

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث ونائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے، **مثل امتی مثل المطر لایدری أوله خیر أم آخره** یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین وشریعت کے حساب سے اس امت کے اگلے پچھلے سلف وخلف سمیت پوری امت اچھی ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ امت امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہوسکتا۔

دوراول کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت ورفاقت، مدد وحمایت تبلیغ ودعوت، اعانت وتقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے امتیوں نے نبوت، رسالت کو جوں کا توں تسلیم کیا، دین کو استحکام ورواج بخشا اور چاردانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین وتاسیس کا شرف حاصل ہے تو متأخرین کو تسہیل وترتیب، تہذیب وتنقیح اور توسیع، تاکید وتلخیص کی فضیلت حاصل ہے، لیکن مجموعی فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں آنے والے کے علوم میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ اسلاف کے علمی جواہر پاروں کو امت کے سامنے ان کے مزاج اور ذوق کے مطابق پیش کر دیں، رفیق محترم مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے موصوف محترم نے فقہی مسائل کو حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے وہ روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کر چکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اسی ترتیب پر بقیہ ابواب کو ترتیب دینا شروع کیا ہے، فی الحال قربانی کے مسائل پیش نظر ہیں، مجھے امید ہے کہ آنجناب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے، اللہ تبارک وتعالی ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مفتی محمد عبدالمجید دین پوری

استاد حدیث ونائب رئیس دارالافتاء

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۷/۴/ ۱۴۲۷ھ۔۶۔۵۔۲۰۰۶ء

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(الف)

آنکھ

☆...... جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ چلی گئی ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں ہے۔(۱)

☆...... جو جانور ترچھی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

اجازت

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۳)

ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر دیا کرتا ہے، اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف و رواج کی

(۱) ولایضحی بالعمیاء والعوراء والعجفاء ومقطوع اکثرالعین ای التی ذهب اکثرنورعینها فاطلق القطع علی الذهاب والصحیح انه الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیروعلیه الفتوی . هندیه ج:۵ص:۲۹۷ .شامی ج:٦ص:۳۲۳ .بدائع ج:۵ص:۷۵ .اماالذی یرجع الی التضحیة ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷٦ .فتح القدیرج:۸ص:۴۳۳،رشیدیه. والعین قالوا: تشد المعیبة بعدان لاتعتلف الشاة یوما اویومین ثم یقرب العلف الیهاقلیلا قلیلا فاذا رأته من موضع اعلم علیه ثم تشد الصحیحة وقرب الیها العلف کذلک فاذا راته من مکان اعلم علیه ثم ینظرالی تفاوت مابینهما فان کان ثلثافالذاهب هوالثلث وان نصفا فالنصف ،هندیه ج:۵ ص:۲۹۸، رشیدیه .ردالمحتار ج:٦ ص: ۲۲۴، سعید. البحر ج:۸ ص: ۱۷۷، سعید. بدائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذی یرجع الی محل التضحیة .

(۲) والحولاء تجزی :وهی التی فی عینها حول .عالمگیری ج:۵ص:۲۹۸ .رشیدیه.

(۳) ولوضحی عن اولاده الکباروزوجته لایجوزالا باذنهم ،بدائع ج:۵ص:٦۷ .فصل واماکیفیة الوجوب ،ط:سعید. ولوضحی ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده لیس هذا فی ظاهر الروایة وقال الحسن بن زیاد وان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لاتجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا لان نصیب من لم یأمرصار لحما فصارالکل لحما کذا فی فتاوی قاضیخان، فتاوی هندیه ج:۵ =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہوجائے گی ،صریح اجازت لینا ضروری نہیں ہوگی، بلکہ عرف ورواج کافی ہوجائے گا۔(۱)

اور جہاں پر یہ عرف نہ ہو،تو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے ورنہ واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی

☆......موجودہ دور میں اجتماعی قربانی کا رواج عام ہورہا ہے،اور بہت سارے ادارے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ جائز ہے،شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہوتو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصے لینے کو ترجیح دینا بہتر ہے تا کہ قربانی بھی ہوجائے اور پریشانی بھی نہ ہو،اور کھال بھی مستحق لوگوں کو مل جائے۔(۳)

☆......اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر حرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہو ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی،اس لئے اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والے اداروں پر ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں ،اور اس کی آسان صورت یہ ہے کہ جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کریں'' کہ حرام آمدنی والے مثلا ،سود،

= ص:۳۰۲،فصل فی الاضحیة عن الغیر، الدرمع الرد ج:٦ص:۳۳۵.ط:سعید.

(۱) قال فی الذخیرة لعله ذهب إلی ان العادة اذا جرت من الاب فی کل سنة صارکالاذن منهم فان کان علی هذا الوجه فما استحسنه ابویوسف مستحسن.ردالمحتارج:٦ ص:۳۱۵، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.

(۲) ضحی بقرة عن نفسه وعن ستة من اولاده ان صغارا جازوان کبارا اجازبأمرهم والالا. هندیه ج:۵ص:۳۰۲.ط:رشیدیه. السابع الاضحیة عن الغیر.فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:٦ص:۲۹۵ .البحرج:۸:ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص:٦۷ .فصل واما کیفیة الوجوب .

(۳) والبقروالبعیریجزی عن سبعة اذا کانوا یریدون وجه الله تعالی والتقدیربالسبع یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴.فتح القدیر ج:۸ =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جواء، بینک انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔(۱)

☆...... اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے جن سات شریکوں کی طرف سے یہ قربانی ہے اس کا تعین اور ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ تعین نہ ہونے کی وجہ سے قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے

اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتداہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں بعد میں نہیں۔(۳)

ادھار لئے ہوئے جانور

ادھار لئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ وہ غیر کے ملک میں ہے۔(۴)

= ص: ۴۲۹.ط:رشیدیه .البحرج: ۸ص:۱۷۴ . ط: سعید. بدائع ج:۵ ص:۷۰ـ ۷۲،فصل اما محل اقامة الواجب.ط:سعید.

(۱) عن سعد قال رسول الله ﷺ ان الله طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة کریم یحب الکرم الخ رواه الترمذی .جمع الجوامع ج:۲ص:۲۴۸،رقم الحدیث :۵۳۸۰،دارالکتب العلمیة ،بیروت.عن أبی هریرة أن رسول الله ﷺ قال:ان الله یقبل الصدقة ولایقبل منهاالا الطیب،یقبله بیمینه الخ مسند احمد ج:۹ص:۱۵۰ .رقم الحدیث:۹۲۱۷،ط:دارالحدیث القاهرة .

(۲)ذبح حیوان مخصوص بنیة القربة فی وقت مخصوص قال فی البدائع فلاتجزئ التضحیة بدونها لان الذبح قد یکون للحم وقد یکون للقربة ،ردالمحتار ج:٦ ص: ۳۱۲. سعید.

(۳) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۴۵.دارالاشاعت.

(۴) قلت (ویظهران العاریة کالمغصوبة لکونها مضمونة بالدین)الدرالمختاروفی البدائع و کل جواب عرفته فی الودیعة فهوالجواب فی العاریة والاجارة بان استعارناقة اوثورا اوبعیرا =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اسلامی یادگاریں

دنیا کا عام دستور ہے کہ عظیم الشان کارناموں کی یادگاریں قائم کی جاتی ہیں عام طور پر اس کے لئے مجسمے، ہیکل اور مخصوص شکل کھڑے کر دینے یا کوئی تعمیر کر دینے کو کافی سمجھا جاتا ہے، اور اس سے عظیم الشان کام انجام دینے والے کا اعزاز اور عزت کو ظاہر کیا جاتا ہے، اور کچھ دیر تک باقی بھی رہتا ہے لیکن یادگار قائم کرنے کی اصلی روح اس سے زندہ نہیں رہتی۔

اس لئے اسلام نے مجسمات ہیکل وغیرہ کی تعمیر اور تنصیب کی قدیم رسم کو چھوڑ کر ان کے افعال کی نقل کرنے کو عبادت بنا دیا اور قیامت تک لوگوں پر لازم کر دیا جس سے نہ صرف ان اعمال کے کرنے والوں کی یاد ہر وقت زندہ رہتی ہے بلکہ ان کے اس نیک عمل کا جذبہ بھی دلوں میں بیدار ہوتا ہے، مجسمات اور تعمیرات کتنی ہی زیادہ مضبوط ہوں آخر کار حوادث کا شکار ہو کر فنا ہو جائیں گی نام ونشان تک مٹ جائیگا مگر اسلامی یادگاریں قیامت تک کے لئے باقی رہیں گی۔(۱)

اضحیٰ

''اضحیٰ'' قربانی کے معنی میں ہے، یوم الاضحیٰ کا معنی قربانی کا دن۔(۲)

= ضحی به انه لایجزیه عن الاضحیة سواء اخذها المالک اوضمنه القیمة لانها امانة فی یده، ردالمحتار ج:٦ ص:۳۳۱. بدائع ج:۵ ص:۷۷ اما الذی یرجع الی محل التضحیة. هندیه ج:۵ ص:۳۰۳. الباب السابع، ط: رشیدیه.

(۱) انا کذلک نجزی المحسنین ای مثلما جازیناک بالعفو عن الذبح والتخلص من الشدة والمحنة نجزی کل محسن علی طاعته ونثیبه علی فعله وهو تعلیل لما انعم الله علی ابراهیم وابنه من الفرج بعد الشدة والسلامة من المحنة، وترکنا علیه فی الآخرین ای ابقینا له فی الامم القادمة ثناء حسنا وذکرا جمیلا فاحبه اتباع الملل کلها الیهودیة والنصرانیة والاسلام وکذا اهل الشرك. التفسیر المنیر فی العقیدة والشریعة والمنهج الدکتور وهبة الزحیلی ج:۲۳ ص:۱۲۲. سورة الصافات آیت:۱۰۸. ط: دار الفکر.

(۲) اضحی جمعه اضحیة هی اسم لما یذبح ایام الاضحی، الدر مع الرد ج:٦ ص:۳۱۱، ط: سعید البحر ج:۸ ص:۱۷۳. کتاب الاضحیة، ط: سعید. فتح القدیر ج:۸ ص:۴۲۴.=

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے

عیدین کی نماز میں امام ''اعوذ باللہ'' تکبیرات زوائد کے بعد پڑھے، اس لئے کہ قرات تکبیرات زوائد کے بعد کی جاتی ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک'' اعوذ باللہ '' قرات کے تابع ہے، البتہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات زوائد کے درمیان ثنا پڑھے۔(۱)

افضل جانور

☆...... اگر فقراء اور نادار، ضرورت مند لوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والا جانور افضل ہے اور اگر ضرورتمند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔(۲)

☆...... بہت زیادہ فربہ اور موٹا تازہ جانور کی قربانی مستحب ہے، چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے بکرے کی قربانی دو کمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے، بشرطیکہ گوشت خراب نہ ہو۔(۳)

☆...... اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔(۴)

= کتاب الاضحية ، ط:رشيديه .قال الطيبى :الاضحية مايذبح يوم النحرعلى وجه القربة وبه سمى يوم الاضحى ،مرقاة المفاتيح ج:۳ص:۳۰۲،كتاب الاضحية ،ط: امداديه

(۱) (ويوخر) الامام التعوذ (عن تكبيرات العيد) لقراء ته بعدها.الدرمع الرد ج:۱ ص:۴۸۹،ط: سعيد

(۲) فان كان سبع البقرة اكثرلحما فهوافضل ، والأصل فى هذا إذا استويا فى اللحم والقيمة أطيبهما لحما أفضل ،وإذا اختلفا فيهما فالفاضل اولى ، ردالمختار،كتاب الاضحية ج:۶ ص:۳۲۲،ط:سعيد. عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ،ط:رشيديه. وكان الاستاذ يقول بان الشاة العظيمة السمينة تساوى البقرة قيمة ولحما افضل من البقرة لان جميع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ، شامى ج:۶ ص:۳۲۲،كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۳) والمستحب ان تكون الاضحية اسمنها واحسنها واعظمها ،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۳۰۰.شامى ج:۶ ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص:۸۰.اما الذى يرجع الى الاضحية ،ط:سعيد. مظاهر حق ج:۲ ص؛۳۰۵.ط:دارالاشاعت.

(۴) الشاة افضل من سبع البقرة اذا استويا فى القيمة واللحم ،الدرمع الرد ج:۶ =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(۱)

☆......مادہ کی قربانی نر سے افضل ہے۔(۲)

☆......جس قربانی کی قیمت زیادہ ہووہ بہتر ہے، اوراگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہولیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔(۳)

الٹا کھینچنا

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ تک پکڑ کے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف سے کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

''اللہ اکبر'' کہہ کر ذبح کرنا

صرف ''اللہ اکبر'' کہہ کر جانور ذبح کرنے سے جانور حلال ہوگا اور گوشت کھانا جائز ہوگا البتہ سنت کے خلاف ہے مکروہ ہے، اس لئے '' **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**'' کہہ کر جانور کو ذبح کرے۔(۵)

= ص:۳۲۲. ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۹.الباب الخامس ،ط:رشیدیه .

(۱) الکبش والنعجة اذااستویافی القیمة واللحم فالکبش افضل ،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۳۰۰. الباب الخامس ،ط:رشیدیه.شامی ج:۶ص:۳۲۲.ط:سعید.

(۲) ان الانثی افضل من الذکراذا استویا قیمة .الدرالمختارشامی ج:۶ص:۳۲۲.هندیه،الباب الخامس ، ج:۵ص:۲۹۹

(۳) وفی العتابیة وکان الاستاذ یقول :بأن الشاة العظیمة السمینة تساوی البقرة قیمة ولحما افضل من البقرة ؛لان جمیع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ،ردالمحتارج:۶ص:۳۲۲.هندیه ج:۵ص:۲۹۹.والاصل فی هذا اذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبهما لحما افضل ، رد المحتارج:۶ص:۳۲۲،ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشیدیه .

(۴) ویکره جرها برجلها الی المذبح ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،کتاب الذبائح الباب الاول ،ط:رشیدیه. شامی ج:۶ص:۲۹۶.بدائع ج:۵ص:۶۰،۷۸.فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة ،سعید.

(۵) لواقتصرعلی قوله الله اکبرقاصدا به التسمیة یکفی ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱،کتاب الذبائح ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۴۸.هندیه ج:۵ص:۲۸۶.وذکرالحلوانی ان المستحب =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

''اللہ اکبر'' کہنا ضروری نہیں

ذبح کے وقت صرف'' **بسم اللّٰہ** ''کہنا کافی ہے '' **اللّٰہ اکبر** ''کہنا ضروری نہیں البتہ '' **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر** ''دونوں کہنا سنت کے مطابق ہے۔(۱)

امانت کی رقم

☆......امانت کی رقم سے اجازت کے بغیر قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر رقم کے مالک سے اجازت مل جائے تو اس سے جانور خرید کر قربانی کرنا جائز ہوگا، اور قربانی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ رقم مالک کو واپس کر دے۔(۲)

امت محمدیہ پر خاص انعام

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں تھی بلکہ آسمان سے ایک آگ آتی اور مقبول قربانی کو جلا دیتی، امت محمدیہ ﷺ پر اللہ تعالی کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ قربانی کا گوشت ان کیلئے حلال کر دیا گیا۔(۳)

اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا

قربانی کا گوشت اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں ہے، وزن کر کے (برابر کر کے) تقسیم کرنا ضروری ہے، اگر کسی حصہ میں کمی بیشی ہوگی تو سود ہو جائیگا، اور سود لینا

= ان یقول باسم اللہ اللہ اکبر ثلاثا ،البحر الرائق ج:۸ص:۱۶۹ ،کتاب الذبائح ط:سعید.

(۱) منها التسمية حالة الزكاة عندنا اى اسم كان فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۵،كتاب الذبائح ،الباب الاول،ط:رشيديه.و المستحب ان يقول بسم الله الله اكبربلاواو .الدر المختار شامى ،كتاب الذبائح ،ج:٦ص:۳۰۱ط:سعيد.

(۲) قلت ويظهران العارية كالوديعة الخ وفى البدائع وكل جواب عرفته فى الوديعة فهو الجواب فى العارية بان استعارناقة اوثورااوبعيرا فضحى به انه لايجزيه عن الاضحية سواء اخذها المالك اوضمنه القيمة لانها امانة فى يده وانما يضمنها بالذبح فصاركالوديعة ،رد المحتارج: ٦ص: ۳۳۱. هنديه ج:۵ص:۳۰۳،الباب السابع.بدائع ج:۵ص:۷۷،اما الذى يرجع الى محل التضحية.

(۳)احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ،ص:۷،۸.ط:ادارۃ المعارف.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دینا کھانا سب حرام ہے۔(۱)

اندھے

اندھے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

انشورنس کمپنی کے ملازم

انشورنس کا دارومدار سود یا جوئے پر ہے، اور سود اور جوئے کی آمدنی حرام ہے، اور حرام آمدنی سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے، لہذا مشترکہ یا اجتماعی قربانی میں ایسے آدمی کو شریک کرنا درست نہیں جسکی آمدنی صرف یا غالب انشورنس کمپنی کی ہے۔

ہاں اگر ایسے لوگوں کے پاس حلال آمدنی بھی ہے اور وہ حرام آمدنی کے ساتھ مخلوط نہیں بلکہ الگ ہے تو ایسی حلال آمدنی سے یا کسی سے حلال رقم قرض لیکر قربانی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان کو اجتماعی اور مشترکہ قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۳)

(۱) واذا جاز عن الشركة يقسم اللحم بالوزن لانه موزون واذا قسموا جزافا لايجوز إلا إذا كان معه شيئ آخرمن الاكارع والجلد ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص: ۶۷ .فصل اما كيفية الوجوب. فتح القديرج:۸ص:۴۳۰.شامی ج:۶ص:۳۱۷.هنديه ج:۵ ص:۳۰۶. ويقسم اللحم وزنا لاجزافا،اما عدم جوار القسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليک واللحم من اموال الربا فلايجوزتمليكه مجازفة واما عدم جوازالتحليل فلان الربا لايحتمل الحل بالتحليل ،شامی ج:۶ ض:۳۱۷. بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل اما كيفية الوجوب .

(۲) ولاتجوزالعمياء والعوراء البين عورها فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷.البحرج:۸ ص: ۱۷۶فتح القديرج:۸ص:۴۳۳.ط:رشيديه .شامی ج:۶ص:۳۲۳.بدائع ج:۵ص:۷۵.اما الذى يرجع الى محل التضحية ،

(۳) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،شامی ج:۶ص:۳۸۵.ردالمحتارج:۵ص:۹۹.ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۴۹. وان مات احد السبعة المشتركين فى البدنة وقال الورثة :اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة وان كان شريک الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ ،الدرالمختارشامی ج:۶ص:۳۲۶.فتح القديرج: ۸ص: ۴۲۵. ط:رشيديه .كتاب الاضحية. عن سعد قال قال النبى ﷺ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ ،رواه الترمذى ،جمع الجوامع =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اوجھڑی

اوجھڑی کھانا جائز ہے۔(۱)

اولاد

اگر اولاد خود صاحب نصاب ہو تو خود ان پر قربانی کرنا واجب ہوگی ، اور اگر وہ صاحب نصاب نہ ہو تو والد پر ان کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں اگر والد نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... ماں باپ کیلئے اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے، مثلاً کسی کی اولاد میں دس افراد ہیں اور سب ایک ساتھ رہتے ہیں ، باپ کی زندگی میں صرف باپ پر قربانی واجب ہوگی یعنی اپنے نام سے قربانی کرے گا اولاد کے نام سے نہیں۔(۳)

☆...... اگر اولاد بالغ ہے اور سب مالدار صاحب نصاب ہیں تو اس صورت

= للامام السيوطی ج:۲ ص:۲۴۸ ،رقم الحديث :۵۳۸۰ .ط:دار الكتب العلمية ،بيروت . عن ابی هريرةؓ يقول ان رسول الله ﷺ ان الله عزوجل يقبل الصدقة ولايقبل منها الا الطيب فيقبلها بيمينه تبارک وتعالی ويربيها لعبده المسلم اللقمة كما يربی احدكم مهرة اوفصيله حتی يوافی بها يوم القيامة مثل احد ،مسند احمد ج:۹ ص:۱۵۰ .رقم الحديث : ۹۲۱۷ . ط: دار الحديث ،القاهرة .

(۱) وكره تحريما من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للاثر الوارد فی كراهة ذلک .الدر المختار شامی ج:۶ ص:۷۴۹ ،مسائل شتی. ط: سعيد. اور اوجھڑی ان سات اشیاء میں سے نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے.

(۲) كتاب الاضحية ......تجب علی حر مسلم موسر مقيم عن نفسه ،وليس علی الرجل ان يضحی عن اولاده الكبار وامرأته الا بإذنه ،البحر ج:۸ ص:۱۷۳ ،۱۷۸ .بدائع ج:۵ ص:۶۴ ،۶۷ . فصل اما كيفية الوجوب ،فتاوی هنديه ج:۵ ص:۲۹۳ .الباب الاول .شامی ج:۶ ص: ۳۱۵ .لاعن طفله ای من مال الاب قال فی الخانية انه يستحب ولايجب ،ردالمحتار ج: ۶ ص: ۳۱۵. ط:سعيد.

(۳) وليس علی الرجل ان يضحی عن اولاده الكبار الا باذنه ،فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۲۹۳ . كتاب الاضحية ،الباب الاول فی تفسيرها.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں ہرایک پر ضروری ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے، اگر باپ اولاد کی طرف سے اولاد کی اجازت سے ان کی قربانی کرے گا تو ان کی قربانی بھی ادا ہوجائیگی اوروالد کوثواب ملے گا البتہ اگر باپ نہیں کرے گا تو ہرایک پر لازم ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے ورنہ سب گنہگار رہوں گے۔(۱)

☆......اگراولادنابالغ ہےتوان پرقربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

اونٹ

اونٹ میں بھی حنفیہ کے نزدیک سات ہی افراد شریک ہوکر قربانی کرسکتے ہیں نیز سات افراد کی شرکت میں قربانی صحیح ہونا متفق علیہ ہے، اوراس سے زیادہ دس کی شرکت مختلف فیہ ہےتو متفق علیہ قول پر عمل کرنا زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔کفایت المفتی ج/۸/۱۸۸.(۳)

(۱) ولوضحی ببدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلک بامرهم فكذلک وان كان بغيرامرهم لم يجزعلی قولهم ،البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۷۸ . ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل اماكيفية الوجوب .شامی ج:۶ص: ۳۱۵. عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا ،البحرج:۸ ص: ۱۷۳ .فتح القديرج:۸ص:۴۲۷. ابن ماجه ص:۲۲۶. باب الاضاحی واجبة هی ام لا ،ط: قديمی كتب خانه .

(۲) وقوله لاعن طفله يعنی لايجب عليه عن اولاده الصغارلانهاعبادة محضة بخلاف صدقة الفطر،شامی ج:۶ ص:۳۱۵.ط:سعيد.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳.ط:سعيد.

(۳) ومنهم من فصل بين البعيروالبقرة فقال البقرة لاتجوزعن اكثرمن سبعة فاما البعيرفانه يجوزعن عشرة ولنا ان الاخباراذا اختلفت فی الظاهريجب الاخذ بالاحتياط وذلک فيما قلنا لان جوازه عن سبعة ثابت بالاتفاق وفی الزيادة اختلاف فكان الاخذ بالمتفق عليه اخذ بالمتيقن.بدائع الصنائع ج:۵ص: ۷۱.ط:سعيد،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب، سعيد. فتح القديرج:۸ص: ۴۲۹. ط:رشيديه.البحرج:۸ص:۱۷۴ .فاشتركنافی الجزورعن عشرة قال الجمهورانه منسوخ بالحديث الآتی عن جابرقال نحرنا بالحديبية مع النبی ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة وبالجملة العمل علی حديث جابراولی واحوط.حاشيه ابن ماجه ص:۲۲۶.ط:قديمی كتبخانه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایام نحر میں شک ہوگیا

اگر ایام نحر میں شک ہوگیا کہ بارہویں ذی الحجہ ہے یا تیرہویں تو قربانی کرنے میں تیسرے روز تک تاخیر نہ کرے، تاخیر ہوجانے کی صورت میں قربانی کر کے سب گوشت کا صدقہ کردینا مستحب ہے۔(۱)

ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا

☆......مردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اس سے مردوں کو فائدہ ہوگا، اور ایصال ثواب کے لئے ایک حصہ قربانی کر کے اس کا ثواب بہت سارے مردوں کو بلکہ تمام امت مسلمہ کو بھی پہنچانا درست ہے، اس قسم کی نیت کرنے کی صورت میں تمام امت مسلمہ کو ثواب ملے گا، کیونکہ ایصال ثواب کرنے والا قربانی کے جانور یا حصے کا مالک ہے، صرف میتوں کو یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچاتا ہے اس لئے ایک حصے کا ثواب ایک سے زائد لوگوں کو پہنچانا درست ہے۔(۲)

☆......اگر میت نے قربانی کرنے کی وصیت کی تو اس میں ایک حصہ ایک آدمی کی طرف سے ہوگا ایک حصے میں ایک سے زائد آدمیوں کی نیت کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وإذا شک فی یوم الأضحی ، فالمستحب أن لایوخرإلی الیوم الثالث فإن اخریستحب أن لایأکل منه ویتصدق بالکل ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۵ .کتاب الاضحیة الباب الثالث .

(۲) قال فی البدائع لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخرعمن لم یذبح من امته وان کان منهم من قدمات قبل ان یذبح ،ردالمحتارج:٦ص:۳۲٦،ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

(۳) لوضحی عن میت وارثه بامره الزمه بالتصدق بها وعدم الاکل منها وان تبرع بها عنه له الاکل لانه یقع علی ملک الذابح والثواب للمیت ردالمحتارج:٦ص:۳۳۵،ط: سعید. فدل ان المیت یجوزان یتقرب عنه فاذا ذبح عن نفسه عنه صارنصیبه للقربة فلایمنع جواز ذبح الباقین،بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایک حصہ دار مر گیا

سات افراد نے شریک ہوکر ایک بڑا جانور قربانی کیلئے خریدا اور قربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مر گیا، مگر مردہ کے ورثاء نے ان شرکاء کو اجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اور اپنی طرف سے قربانی کریں، اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اور اپنی طرف سے قربانی کریں گے تو جائز ہوگا اور سب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔(۱)

اور اگر میت کے وارثوں کی اجازت کے بغیر قربانی کریں گے تو درست نہیں ہوگی اور کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے

ایک شخص پر قربانی واجب ہے اور وہ ایک بکرے کے بجائے سات بکرے ذبح کرے تو واجب قربانی ایک بکرے سے ادا ہو جائے گی اور باقی چھ بکرے کی قربانی نفل شمار ہوگی، لیکن بڑے جانور کے ساتویں حصہ کے بجائے پورے جانور کی قربانی کرے گا تو پورے جانور سے واجب قربانی ادا ہوگی۔(۳)

---

(۱) وان مات احد السبعة المشتركين فى البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ،الدرالمختارشامى ج:٦ص:٣٢٦،بدائع ج:٥ ص: ٧٢. هنديه ج:٥ص:٣٠٥.الباب الثامن ط:رشيديه .

(۲) ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة ،الدرالمختارشامى ج:٦ ص: ٣٢٦. البحرالرائق ج:٨ص:١٧٨ .كتاب الاضحية ،ط:سعيد.هنديه الباب الثامن ، ج:٥ ص: ٣٠٥ .

(۳) ولوضحى بأكثرمن واحدة ، فالواحدة فريضة والزيادة تطوع عند عامة العلماء ، خلاصة الفتاوى ج:۴ص:٣١٥. ولوأن رجلا موسراضحى ببدنة عن نفسه خاصة كان الكل اضحية واجبة عند عامة العلماء وعليه الفتوى ،شامى ج:٦ ص:٣٣٣،كتاب الاضحية،ط: سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص: ١٧.فصل محل اقامة الواجب ،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(ب)

بال

☆......قربانی کرنے والا کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے بال کتروائے ،قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو ثواب سے محروم نہیں ہونگے۔(۱)

☆ جس جانور کے بال کاٹ لئے گئے ہوں،اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

☆......قربانی کی نیت سے جانور خرید نے کے بعد اس کے بال کاٹنا جائز نہیں (۳)،اگر کسی نے ایسا کرلیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۴)

بال جلا کر پکانا

سری اور پائے کے بال جلا کر کھال کے ساتھ پکانا جائز ہے۔(۵)

---

(۱) عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ،ترمذی ج:۱ص:۲۷۸،ط:سعید.ومسئلة حدیث الباب مستحبة والغرض التشاکل بالحجاج ،العرف الشذی ج:۱ص:۲۷۸،ط:سعید. عن ابن عمرقال قال رسول الله ﷺ امرت بیوم الاضحی عید اجعله الله لهذه الامة قال له رجل یارسول الله ارایت ان لم اجدالامنیحة انثی افاضحی بها قال لاولکن خذ من شعرك واظفارک ونقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند الله ،رواه ابوداؤد والنسائی ،مرقاة المفاتیح ج:۳ص:۳۱۶.کتاب الاضحیة ، ط:امدادیه .

(۲) وکذا تجزئ المجزورة وهی التی جزصوفها کذا فی فتاوی قاضیخان ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۸.الباب الخامس ،ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۵.بدائع ج:۵ص:۷۸.ط : سعید.

(۳) ولواشتری شاة للاضحیة یکره ان یحلبها اویجزصوفها فینتفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب السادس،ط: رشیدیه

(۴) ولوجزصوفها یتصدق به ولاینتفع به، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،الباب السادس. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة . شامی ج:۶ص:۳۲۹.

(۵) فی الخانیة الرأس والاکارع لحم فی یمین الاکل قلت ولعل وجهه ان الرأس والأکارع مشتملة علی اللحم وغیره ،ردالمحتارج:۳ص:۷۷۳،مطلب فی اعتبارالعرف العملی. ط:سعید. کفایت المفتی ج:۵ ص:۲۶۳

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بالغ ہوا

اگر نابالغ ۱۰۔۱۱۔یا۱۲ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے بالغ ہوااوروہ مالدار ہےتواس پرایک حصہ قربانی کرنالازم ہے۔(۱)

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرناباپ کے ذمہ ضروری نہیں(۱)، اگربالغ اولاد خود مالدار ہےتووہ خودقربانی کرے یاباپ کواجازت دیدے، بالغ اولاد کی اجازت سے باپ ان کی طرف سےقربانی کرسکتا ہے۔(۳)

بانجھ

بانجھ جانورکی قربانی درست ہے، کیونکہ اس پرممانعت کاحکم نہیں آیااور بانجھ ہونا قربانی کیلئےعیب نہیں ہے، جس طرح جانورکاخصی ہونااورخصی سے عاجز ہونا قربانی کیلئےعیب نہیں ہے،اسی طرح بانجھ ہونابھی بلکہ بانجھ جانوراکثروبیشترکیم وشحیم(خوب موٹا تازہ)ہوتاہے،اورگوشت بھی عمدہ ہوتاہے،اس لئےقربانی جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن بلغ من الصغارفی أيام النحروهوموسريجب عليه باجماع أصحابنا؛لأن الاهلية من الحرفی آخرالوقت لافی أوله ،بدائع ج:۵ص:۶۴،كتاب التضحية ،فصل اما شرائط الوجوب ،ط:سعيد.شامی ج:۶ص:۳۱۶،كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۲) وليس على الرجل ان يضحی عن اولاده الكباروامرأته إلاباذنه ،عالمگيری ج:۵ص: ۲۹۳. شامی ج:۶ص:۳۱۵. بدائع ج:۵ص:۶۴.فصل اما شرائط الوجوب. البحرج:۸ ص: ۱۷۸.ط:سعيد.

(۳) ولوضحی بدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلک بامرهم فكذلک وان كان بغيرامرهم لم يجزعلى قولهم ،بدائع ج:۵ص : ۶۷،فصل اماكيفية الوجوب . البحرج:۸ص:۱۷۸.شامی ج:۶ص:۳۱۵،ط:سعيد.

(۴) تجوزالتضحية بالعاجزة عن الولادة لكبرسنها .هنديه ج:۵ص:۲۹۷. الباب الخامس ، ط:رشيديه.ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۵.ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باؤلے جانور

باؤلے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر باؤلے پن کی وجہ سے کھا پی نہ سکتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۱)

بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

کسی مزار یا بت کے نام پر جانور چھوڑنا بنص قطعی حرام اور سخت گناہ کا کام ہے مگر اس حرام عمل سے جانور حرام نہیں ہوجاتا اور شرعی اصول کے مطابق یہ جانور اپنے مالک کی ملک سے خارج نہیں ہوتا (اگر چہ وہ اپنے غلط عقیدہ کی بنا پر یہ سمجھتا ہے کہ وہ میری ملک سے نکل کر غیر اللہ کے لئے وقف ہوگیا ہے مگر شرعا اس کا یہ عقیدہ باطل ہے وہ جانور بدستور اس کی ملک مین ہے) لہذا اگر کوئی شخص جانور کے مالک سے وہ جانور خرید کر قربانی کرے تو قربانی درست ہے اسی طرح عام دنوں میں اگر قصاب یہ جانور خرید کر اس کا گوشت فروخت کرے تو وہ گوشت خرید کر استعمال کرنا بھی درست ہے۔(۲)

بٹ

بٹ (اوجھڑی) بلا کراہت حلال ہے۔(۳)

---

(۱) وتجوزالثولاء :وهی المجنونة إلا اذا كان ذلك يمنع الرعی والاعتلاف ،عالمگیری ج: ۵ ص:۲۹۸،الباب الخامس ،ط:رشيديه .ردالمحتارج:٦ص:۳۲۳ ،ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷٦ .والثولاوهی المجنونة لانه لايخل بالمقصود اذاكانت تعتلف ، البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۷٦ ،ط:سعيد.

(۲) معارف القرآن مولانامفتی محمد شفيع صاحبؒ تحت الآية " وماأهل به لغيرالله" ج:۲ص:۴۲۳،۴۲۴ .ادارة المعارف.فتاوی رحيميه ج:۱۰ ص:۵۴ .دارالاشاعت .

(۳) وكرة تحريما من الشاة الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكرللاثرالوارد فی كراهة ذلک .اوراوجھڑی ان سات اشیاء میں نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے الدر المختار ج:٦ص:۷۴۹۔مسائل شتی ط:سعید۔

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بچہ

☆......اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اس لئے ولی کیلئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔(۱)

بچے

اگر بچے سمجھدار ہیں تو ان کو عیدگاہ میں لے جائیں ورنہ نہ لے جائیں۔(۲)

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد۔گائے، بیل، بھینس، اور اونٹ نر و مادہ ہیں۔(۳)

بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں

☆......ایک آدمی کے لئے ایک بڑے جانور کی قربانی جائز ہے۔(۴)

☆......بڑے جانور میں سات افراد شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔(۵)

(۳) بڑے جانور میں سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست

(۱) وقوله لاعن طفله يعنى لايجب عليه عن اولاد الصغارلانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر،وفى الكافى الاصح انه لايجب ذلک وليس للاب ان يفعله من مال الصغير،البحرج: ٨ ص:١٧٤ .ط:سعيد.شامى ج:٦ ص:٣١٥ .بدائع ج:٥ص:٦٤ .فصل اما شرائط الوجوب .

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الابل اوالبقرويدخل فى كل جنس نوعه والذكر و الانثى منه والجاموس نوع من البقر،فتاوى هنديه ،ج:٥ص:٢٩٧،الباب الخامس، ط: رشيديه .بدائع ج:٥ص:٦٩ ،فصل اما محل اقامة الواجب. البحرالرائق ج:٨ ص: ١٧٧ . ط: سعيد.

(۴) اوسبع بدنة بيان للقدرالواجب والقياس ان لايجوزالبدنة كلها الا عن واحد لان الاراقة قربة لاتتجزأ ،بدائع ج:٥ص:٧٠.فصل اما محل اقامة الواجب .ط:سعيد.البحرالرائق ج:٨ص:١٧٤ . كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۵) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره فى الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج:٥ص:٧٠،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے مثلاً کسی جانور میں چھ یا پانچ یا اس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگر صرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔(۱)

بسم اللہ بھول گیا

اگر جانور کو ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰه اللّٰه اکبر** "کہنا بھول گیا، اور جانور کو ذبح کر لیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے، کھانا جائز ہے، کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان ہونے کی بنا پر فرض کر لیا جائیگا کہ اس نے اللہ کے سواء کسی اور کے نام پر ذبح نہیں کیا۔(۲)

بسم اللہ کے الفاظ

ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰه و اللّٰه اکبر** " واو کے ساتھ، اور " **بسم اللّٰه اللّٰه اکبر** " واو کے بغیر دونوں قسم کے الفاظ ملتے ہیں، البتہ " واؤ " کے بغیر " **بسم اللّٰه اللّٰه اکبر** " زیادہ بہتر ہے کہیں " **اللّٰه اکبر** " **بسم اللّٰه** پر مقدم ہے اور کہیں موخر ہیں، تمام صورتیں درست ہے۔(۳)

بسم اللہ کیسے پڑھے

ذبح اختیاری میں " **بسم اللّٰه** " ذبح کے ساتھ متصل ہونا شرط ہے، یعنی **بسم اللّٰه** کہتے ہی ذبح کرے، " **بسم اللّٰه** " پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی

(۱) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره فى الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴. ط: سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن .

(۲) قيدنابقوله عمدا لانه لوترک التسمية ناسيا يحل اكلها وهومذهب على وابن عباس ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۶۸ .هنديه ج:۵ص:۲۸۸ .شامی ج:۶ص:۲۹۹ .

(۳) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبربلاواؤوكره بها لانه يقطع فورالتسمية وفى الجوهرة وان قال بسم الله الرحمن الرحيم فهوحسن ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱. ط: سعيد. البحرالرائق ج:۸ص:۱۶۹ .ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۶ .كتاب الذبائح ،الباب الاول .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کام نہ کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کولٹا کے " **بسم اللّٰہ** "پڑھی اور اس بکری کو زندہ چھوڑ کر، پھر دوسری بکری کو اسی " **بسم اللّٰہ** " سے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

بکری

بکری کی قربانی جائز ہے۔(۲)

بکرے کا بھی یہی حکم ہے البتہ ایک سال کی عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بکرے میں صرف ایک حصہ ہے

ایک بکرے میں صرف ایک حصہ ہے، اگر ایک بکرے میں قربانی کی نیت سے دو آدمی شریک ہوں گے تو دنوں کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) رجل ذبح شاة فسمى وتركها ومال الى الاخرى وذبحها بتلك التسمية لم يحل ، فتاوى سراجيه باب التسمية على الذبيحة ص: ۳۰۹. ولواضجع شاة واخذ السكين وسمى ثم تركها وذبح شاة اخرى وترک التسمية عامداعليها لاتحل ،هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸. كتاب الذبائح. البحرج:۸ص: ۱۶۹. كتاب الذبائح،ط:سعيد. لان ايقاع الذبح متصل بالتسمية بحيث لايتخلل بينهما شيئ. البحر ج:۸ص: ۱۶۸. شامى ج:۶ ص: ۳۰۲. كتاب الذبائح ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفى كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزنوع من الغنم ،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب. شامى ج:۶ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل فى محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۳) واما سنه فقد ذكرالقدورى ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهروالثنى ابن سنة وتقدير هذه الاسنان بماقلنا يمنع النقصان ولايمنع الزيادة حتى لوضحى باقل من ذلك شيئا لايجوز،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس .شامى ج:۶ص:۳۲۱. و البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷. بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹ .فصل اما محل اقامة الواجب.

(۴) فلاتجوزالشاة والمعزإلا عن واحد وان كانت سمينة ،هنديه ج:۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. ط: ماجديه.البحرج:۸ص:۸۷۴،كتاب الاضحية،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص:۷۰ ،كتاب التضحية فصل اما محل اقامة الواجب .تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۲۹كتاب الاضحية . رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بندوق کا ذبیحہ

اگر بندوق سے شکار کیا جائے اووہ جانور مر جائے، ذبح کرنے کی نوبت نہ آئے تو وہ جانور حرام اور مردار ہو جاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں (۱) اگر چہ بندوق چلاتے وقت " بسم اللّٰه اللّٰه أكبر" کہا ہو، اگر بندوق کا شکار زندہ ہاتھ آجائے اور "بسم اللّٰه اللّٰه أكبر" کہہ کر ذبح کرلیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام۔(۲)

بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا

دو آدمیوں نے دو بکریاں قربانی کے ارادہ سے خریدیں، اور بھول کر ایک نے دوسرے کی بکری کو ذبح کر ڈالا تو دونوں کی قربانیاں درست ہوں گی، اور کسی پر بدلہ دینا قیمت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۳)

بھون کر کھانا

قربانی کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھانا درست ہے۔

---

(۱) ولايؤكل مااصابته البندقة ، فتاوى سراجيه ص:۳۰۷.ط:مدرسه فاطمة الزهراء .

(۲) فان تركها اى الزكاة عمدا مع القدرة عليها فمات حرم وكذا يحرم لوعجزعن التذكية بان لم يجد آلة اصلا اويجد لكن لايبقى من الوقت مايمكن تحصيل الآلة والاستعداد للذابح .ردالمحتار ج:٦ ص:۴۷۰، كتاب الصيد .البحرج:۸ص:۲۲۳، كتاب الصيد. ولابد من التسمية عند الارسال ......وان ادركه حيازكاه ،البحرج:۸ص:۲۲۱،۲۲۳. شامى ج:٦ ص:۴٦۸. كتاب الصيد. ط:سعيد.

(۳) لوغلط رجلان فذبح كل واحد منهما اضحية صاحبه عن نفسه انه يجزئ كل واحد منهما اضحية عنه استحسانا ،بدائع ج:۵ص:٦۷،فصل اما كيفية الوجوب.ط:سعيد. (ولو غلط اثنان وذبح كل شاة صاحبه) .... (صح) الدرالمختارشامى ج:٦ص: ۳۲۹، ط: سعيد.البحرج:۸ص:۱۷۹ .هنديه ج:۵ص : ۳۰۵. غلطا فذبح كل واحد منهما اضحية صاحبه جازت التضحية ،فتاوى سراجيه ص:۳۱۳، باب مايستحب من التضحية .ط: مدرسة فاطمة الزهراء ،كراتشى .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھینس

بھینس اور بھینسہ کی قربانی جائز ہے۔(۱)

بھینگی آنکھ والے

بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۲)

بیل

بیل کی قربانی جائز ہے، گائے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ دو سال عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بے نمازی کا ذبیحہ

ذبح کرنے والا مسلمان ہے لیکن نماز روزہ کا پابند نہیں، اور پاک بھی نہیں رہتا، اور نشہ بھی کرتا ہے جب بھی اس کا ذبح کیا ہوا جانور جائز اور گوشت کھانا حلال ہے، بشرطیکہ ذبح کرتے وقت قصداً "**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کو ترک نہ کیا ہو۔(۴)

---

(۱) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفي كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزنوع من الغنم ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس . شامی ج:۶ص:۳۲۲،كتاب الاضحية ط:سعيد.البحرج: ۸ ص:۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۲) والحولاء تجزئ وهي التي في عينها حول .هنديه ج:۵ص:۲۹۸.البحرج:۸ص:۱۷۶.شامی ج:۶ص:۳۲۵.كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفي كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ،،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب.شامی ج:۶ ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۴) وشرط كون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان كان صيدا اوكتابيا ذميا اوحربيا الخ . لاتحل تارک ذبيحة تسمية عمدا ، شامی ج:۶ص:۲۹۶،۲۹۹،كتاب الذبائح ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۵ كتاب الذبائح ط:رشيديه ، ۲۸۶ . البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۸ .ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بیوی

☆...... اگر بیوی مالدار اور صاحب نصاب ہے، یا اسکی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ اس پر قربانی واجب ہوتی ہے، تو بیوی پر ضروری ہوگا کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کرے، شوہر پر بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، (۱) ہاں اگر بیوی کی اجازت سے بیوی کے لئے بھی ایک حصہ قربانی کرے گا تو بیوی کی طرف سے قربانی ہوجائے گی، اور اگر شوہر نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆...... شوہر کی قربانی بیوی کی طرف سے یا بیوی کی قربانی شوہر کی طرف سے کافی نہیں ہوگی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۳)

بے ہوش کر کے ذبح کرنا

بے ہوش کر کے ذبح کرنا یعنی ذبح سے پہلے پستول سے دماغ میں نشانہ لگا کر پھر ذبح کرنا یہ طریقہ سنت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، اس میں جانور کے حرام ہوجانے کا ظن غالب ہے، نیز یہ کہ اگر اس ضرب اور چوٹ کی وجہ سے جانور کی ہلاکت یقینی ہوجائے تو پھر اس کے گلے پر چھری پھیرنا بے کار ہوگا اور جانور حرام ہوجائے گا۔ (۴)

---

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر لا الذكور فتجب على الانثى ، قوله اليسار بان ملک مائتى درهم اوعرضا يساويها غير مسكنه ......يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ،ردالمحتار ج:٦ ص:٣١٢ .هنديه ج:٥ ص:٢٩٢ .البحر ج:٨ ص:١٧٣ ،ط: سعيد .

(٢) وليس على الرجل ان يضحى عن اولاده الكبار وامرأته إلا باذنه ،عالمگيرى ج:٥ ص: ٢٩٣ .الباب الاول .البحر ج:٨ ص:١٧٨ . شامى ج:٦ ص:٣١٥ .بدائع ج:٥ ص:٦٧ . فصل اما كيفية الوجوب .

(٣) تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه ......شاة اوسبع بدنة فجر يوم النحر ،البحر ج: ٨ ص:١٧٣ .شامى ج:٦ ص:٣١٢ .هنديه ج:٥ ص:٢٩٢ . كتاب الاضحية ،الباب الاول .

(٤) وكره كل تعذيب بلافائدة مثل (قطع الرأس والسلخ ،قبل ان تبرد) اى تسكن عن =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(پ)

پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔(۱)

پانی پلایا جائے

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے۔(۲)

(ت)

تاریخ قربانی

کسی حلال جانور کو اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا اس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے آدم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور دنیا

= الاضطراب، الدرالمختارکتاب الذبائح ،شامی ج:٦ص:٢٩٦. (ذبح شأة) مریضة (فتحرکت أوخرج الدم حلت وإلا لاإن لم تدرحیاته) عند الذبح ،وإن علم حیاته (حلت) مطلقا(ون لم تتحرکولم یخرج الدم)الدرالمختار، کتاب الذبائح،شامی ج:٦ص:٣٠٨. (قوله ان بقیت حیة الخ) قال الفقیه ابوبکرالاعمش :وهذا انما یستقیم ان لوکانت تعیش قبل قطع العروق بأکثرمما یعیش المذبوح حتی تحل بقطع العروق لیکون الموت مضافاإلیه ،وإلا فلاتحل لأنه یحصل الموت مضافا الی الفعل السابق الخ شامی ج:٦ص:٢٩٦.ط: سعید.

(١) (قوله شراها لها) فلوکانت فی ملکه فنوی أن یضحی بها أواشتراها ولم ینوالاضحیة وقت الشراء ثم نوی بعد ذلک لایجب لأن النیة لم تقارن الشراء فلاتعتبر،شامی ج:٦ ص: ٣٢١،کتاب الاضحیة ،سعید.

(٢) فتاوی رحیمیه ج:١٠ ص:٦٨ ،دارالاشاعت .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آباد ہوئی، سب سے پہلے قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل وقابیل نے دی ”اذ قربا قربانا“ یعنی جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی۔

اور ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی اور قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار سے کچھ غلہ وغیرہ صدقہ کر کے قربانی پیش کی، حسب دستور آسمان سے آگ نازل ہوئی ہابیل کے مینڈھے کو کھالیا اور قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔(۱)

قربانی قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان پہلے انبیاء کے زمانہ میں یہ تھی کہ جس کی قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے تو آسمان سے ایک آگ آتی اور اس کو جلا دیتی تھی۔(۲)

تشریق کی وجہ تسمیہ

☆......”تشریق“ لفظ سے ایام تشریق کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قربانی کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے، اور انہیں دھوپ میں سکھاتے تھے، جو گوشت دھوپ میں سکھایا جاتا ہے اسے ”تشریق اللحم“ کہتے ہیں، اس مناسبت سے ایام

(۱) قال الله تعالى واتل عليهم نبأ ابنى آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخر الخ سورة المائدة آيت؛۲۷. عن ابن مسعود انه كان لايولد لادم مولود الاولد معه جارية ...... حتى ولد له ابنان يقال لهما هابيل وقابيل وكان قابيل صاحب زرع وكان هابيل صاحب ضرع وكان قابيل اكبرهما......فلما قربا قرب هابيل جذعة سمينة وقرب قابيل حزمة سنبل فوجد فيها سنبلة عظيمة ففركها واكلها فنزلت النارفاكلت قربان هابيل وتركت قربان قابيل ......تفسيرابن كثيرج:۲ص:۴۸.سورة المائدة،آيت:۲۷. ،الجزء السادس المكتبة التجارية مصطفى احمد البازط:۱۴۱۲ھ.

(۲) قال الامام القاضى ثناء الله فانى فتى تحت قوله تعالى حتى ياتيا بقربان تاكله النارالقربان فى الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صاراسما للذبيحة التى كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبنى اسرائيل فكانوا اذاقربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت ناربيضاء من السماء لادخان لها لهادوى وحفيف فيأكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسيرالمظهرى ج:۲ص:۱۸۸، آل عمران آيت:۱۸۳ مطبوعه ندوة المصنفين الكائنة فى بلدة دهلى . .تفسيرروح البيان ج:۲ص:۴۵۸،مائده آيت:۲۷، داراحياء التراث العربى .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تشریق کہلائے۔(۱)

☆......بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے اس لئے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور نمازی کو بھی اسی لئے مشرق کہتے ہیں کہ وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتا ہے اسی لئے یوم عید کو تشریق کہا جاتا ہے۔(۲)

تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے

تشریق کے دنوں میں روزہ مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اور مہمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس نے دعوت دی ہو اس کے گھر جا کر روزہ رکھے۔(۳)

تقسیم سے پہلے گوشت دینا

اگر مشترکہ حصوں میں سے آپس کی رضامندی سے تقسیم سے پہلے کسی شخص کو کچھ گوشت وغیرہ دیدیا، تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر شرکاء میں سے کسی نے قربانی کی نذر نہ کی تھی تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تقسیم واجب نہیں، اور اگر قربانی کے جانور میں کسی کا

(۱) قال فی البحرفبیان للواقع من افعال الناس من انهم یشرقون اللحم فی ایام مخصوصة ......بان التشریق فی اللغة کما یطلق علی القاء لحوم الاضاحی بالمشرقة یطلق علی رفع الصوت بالتکبیر......البحر ج:۲ص:۱۶۴، باب العیدین، ط:سعید. شامی ج:۲ص: ۱۷۷. مطلب فی تکبیرالتشریق ، ط:سعید. فتح القدیر ج:۲ص:۴۸، ط:رشیدیه .

(۲) قال فی الفتح فان التشریق فی ایام التشریق یجب ان یحمل علی التکبیراوالذبح اوتشریق اللحم باظهاره للشمس بعد تقطیعه لیتقدد وعلی کلیهما یدخل یوم النحرفیها. فتح القدیر ج:۲ص:۴۸، فصل فی تکبیرات التشریق . ط:رشیدیه .

(۳) اما الصیام فی الایام المکروهة فمنها صوم یومی العید وایام التشریق ......عندنا یکره الصوم فی هذه الایام ، والمستحب هوالافطار، بدائع ج:۲ص:۷۸کتاب الصوم، ط:سعید. البحرالرائق ج:۲ص:۲۵۷، ۲۵۸، ط:سعید. شامی ج:۲ص:۳۷۵، ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نذر اور منت کا حصہ تھا اور مالدار کو گوشت دیا تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں گوشت کو تقسیم کر کے نذر کرنے والے کا حصہ فقراء کو صدقہ کرنا واجب ہے، خلاصہ یہ کہ قربانی ہوجائے گی البتہ نذر کرنیوالے پر اپنے اس گوشت کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جو کسی مالدار کو دے دیا گیا ہو۔(۱)

تکبیرات تشریق

☆...... **اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لاالہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد.**(۲)

☆......نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔(۳)

(۳) مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ پڑھیں۔(۴)

☆......سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا، تو تکبیرات تشریق ساقط ہو

(۱) امداد الفتاوی ج:۳ص:۵۴۹.ط:ادارة المعارف.

(۲) اما عدده وماهيته فهوان يقول مرة الله اكبرالله اكبرلااله الا الله والله اكبرالله اكبروللّٰه الحمد. عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ .ط:رشيديه .البحرج:۲ص:۱۶۵ .ط:سعيد.

(۳) واما صفته فانه واجب ،عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ط:رشيديه.البحرج:۲ص:۱۶۵. بدائع ج:۱ص:۱۹۵ .ط:سعيد. اما وقته فاوله عقب صلواة الفجرمن يوم عرفة واخره فی قول ابی يوسف ومحمد رحمهما الله عقيب صلوة العصرمن اخرايام التشريق هكذا فی التبيين والفتوى والعمل فی عامة الأمصاروكافة الاعصارعلى قولهما كذا فی الزاهدی، عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ .البحرج:۲ص:۱۶۵ .بدائع ج:۱ص:۱۹۵ .فصل اما محل أدائه ، ط:سعيد، شامی ج:۲ص:۱۷۸ .ط:سعيد.

(۴) (وقالابوجوبه فوركل فرض مطلقا) ولومنفردا أومسافرا أوامرأة ؛ لأنه تبع للمكتوبة (إلى) عصراليوم الخامس (آخرايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى على عامة الأمصار وكافة الاعصار،الدرالمختارشامی ج:۲ص:۱۷۹،۱۸۰ . لكن المرأة تخافت .الدرالمختار شامی ج:۲ص:۱۸۰ .ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جائیں گی۔(۱)

☆......اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆......تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۳)

☆...... باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۴)

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔(۵)

تکبیر تشریق کی ابتداء

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ

(۱) وينبغي ان يكبرمتصلا بالسلام حتى لوتكلم اواحدث متعمدا سقط كذا في التهذيب، عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲، ط:رشيديه . البحرج:۲ص:۱۶۵ .بدائع ج:۱ص:۱۹۶، فصل اما محل ادائه .ط:سعيد.

(۲) ومن نسى صلواة من ايام التشريق فذكرها في ايام التشريق من تلك السنة قضاها و كبر كذا في الخلاصة ،عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲، ط:رشيديه.البحرج:۲ ص:۱۶۶، ط: سعيد. بدائع ج:۱ص:۱۹۸ ،فصل في بيان حكم التكبير.ط:سعيد.

(۳) ووجوبه (على امام مقيم) بمصر(و) على مقتد (مسافراوقروى اوامرأة) بالتبعية،الرد مع الدر ج:۲ص:۱۷۹ .ط:سعيد.البحرج:۲ص:۱۶۶ .بدائع ج:۱ص:۱۹۷ .ويجب على مقيم اقتدى بمسافرلأنه صارتبعا لامامه ، شامى ج:۲ص:۱۸۰ .البحرج:۲ ص: ۱۶۶ . بدائع ج:۱ص: ۱۹۸ . هنديه ج:۱ص:۱۵۲ .

(۴) (وقالا بوجوبه فوركل فرض مطلقا) ولومنفردا اومسافرا اوامرأة لانه تبع للمكتوبة ، الرد مع الدرج:۲ص:۱۸۰ .ط:سعيد.بدائع ج:۱ص:۱۹۷ ،ط:سعيد.هنديه ج:۱ص:۱۵۲ .

(۵) (ويجب تكبيرالتشريق) في الاصح للامربه (مرة) وان زاد عليها يكون فضلا ،رد المحتارعلى الدرج:۲ص:۱۷۷ .ط:سعيد. هنديه ج:۱ص:۱۵۲ ،ط: رشيديه. البحرج:۲ص:۱۶۴ .ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

السلام کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے ان کا فدیہ لے کر پہنچے اور انہیں خطرہ ہوا کہ کہیں جلدی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہ کر ڈالیں، چنانچہ اس وقت ان کی زبان پر یہ کلمات آئے، **اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو بول پڑے **لاالہ الااللّٰہ واللّٰہ أکبر** اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فریا **اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد**۔ (۱)

تکبیر تشریق کی قضا

اگر فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تا کہ گناہ معاف ہو جائے۔ (۲)

تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے

جسطرح بھی ''بسم اللّٰہ اللّٰہ اُکبر'' کہہ کر جانور کو ذبح کیا جائے وہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اگر چہ کھڑے ہوئے جانور پر چھری پھیر دی جائے، اور اگر ذبح کرنے والا نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو مگر مسلمان ہے، اورس کے ذبح کرنے سے ذبح کرنے والی رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے۔ (۳)

---

(۱) قال فی البحروقد ذکرالفقهاء انه ماثورعن الخليل عليه السلام واصله ان جبريل عليه السلام لما جاء بالفداء خاف العجلة على ابراهيم فقال الله اکبرالله اکبرفلماراه ابراهيم عليه السلام قال لا اله الا الله والله اکبرفلما علم اسماعيل الفداء قال اسماعيل الله اکبرولله الحمد كذا فی غاية البيان ، البحرالرائق ج:۲ص:۱٦۵ ،باب العيدين .ط:سعيد.

(۲) قال فی البحر:واما محل ادائه فدبرالصلاة وفورها من غيران يتخلل مايقطع حرمة الصلاة حتی لوضحک ......اوتکلم عامدا اوساهيا اوخرج من المسجد لايکبرلان التکبير من خصائص الصلاة حيث لايؤتی به الا عقيب الصلاة فيراعی لاتيانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها .البحرالرائق ج:۲ص:۱٦۵ . بدائع ج:۱ص:۱۹٦ ،فصل اما محل ادائه ط:سعيد.

(۳) والذبح قطع الاوداج ...... وحل ذبيحة مسلم وکتابی ...... وذکرالحلوانی ان المستحب =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تکبیر کی آواز

تکبیر تشریق متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اور آہستہ پڑھتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔(۱)

تمام حصہ داروں کے لئے "بسم اللہ" کہنا

قربانی کے ایک جانور میں جتنے افراد شریک ہوں گے تمام افراد کیلئے جانور کو ذبح کرتے وقت " **بسم الله** " کہنا ضروری نہیں، صرف ذبح کرنے والے اور اس کے ساتھ چھری پر یا ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر وزن رکھنے والوں پر " **بسم اللّٰه** " کہنا ضروری ہے، جانور میں حصہ لینے والے یا جانور کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والوں پر " **بسم الله** " کہنا ضروری نہیں۔(۲)

تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے

ایک تہائی گوشت صدقہ کر دینا مستحب ہے، لیکن عیال دار اور قبیلہ دار شخص کیلئے بہتر یہی ہے کہ صدقہ نہ کرے، اپنے اہل وعیال کیلئے تمام گوشت رہنے دے۔(۳)

= ان يقول :بسم الله الله اكبر ثلاثا، البحر ج:۸ص:۱٦۷ و ۱٦۹ .هنديه ج:۵ص:۲۸۵و ۲۸۸.

(۱) لكن المرأة تخافت ،الدرمع الرد ج:۲ص:۱۷۹. عالمگيرى ج:۱ص:۱۵۲. اس سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات کیلئے بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیعؒ ط:ادارۃ المعارف.ص:۳۴۔

(۲) رجل اراد ان يضحى فوضع صاحب الشاة يده على السكين مع يد القصاب حتى تعاونا على الذبح قال الشيخ الامام يجب على كل واحد منهما التسمية حتى لوترك احدهما التسمية لايجوز،هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب السابع.

(۳) الافضل ان يتصدق بثلث الاضحية ،فتاوى سراجيه ،ص:۳۱۵، باب مايفعل بالاضحية بعد الذبح . والافضل ان يتصدق بالثلث ، بدائع ج:۵ص:۸۱، ط:سعيد.هنديه ج:۵ص: ۳۰۰.شامى ج:٦ص:۳۲۸. والتصدق افضل الاان يكون الرجل ذاعيال وغيرموسع الحال فان الافضل له حينئذ ان يدعه لعياله يوسع به عليهم . بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. اماالتصدق باللحم.شامى ج:٦ص:۳۲۸.هنديه ج:۵ص:۳۳۰،الباب الخامس

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھن

☆......اگر بھیڑ، بکری اور دنبی کے ایک تھن سے دودھ نہ اترتا ہوتو اس کی قربانی درست نہیں، کیونکہ یہ عیب دار جانور ہے، اور عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی درست نہیں ہوتی۔(۱)

☆......اگر بھینس، گائے، اونٹنی وغیرہ کے دوتھنوں سے دودھ نہ اترتا ہوتو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

☆......جس جانور کا تھن کٹا ہوا ہو یا اس طرح زخمی ہو کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی بھی درست نہیں۔(۳)

☆......اونٹنی، گائے، بھینس کے اندر ایک تھن خشک ہوجانے پر تو قربانی جائز ہوتی ہے، لیکن دوتھن خشک ہوجائیں یا کٹ جائیں تو قربانی جائز نہیں۔(۴)

☆......جس جانور کے تھن خشک ہوگئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔(۵)

☆......جس جانور کا تھن نہیں، اس کی قربانی درست نہیں۔(۶)

(۱، ۲، ۴) وقال العلامة ابن عابدين رحمة الله تحت قوله (قوله وهى التى عولجت الخ) و فى التتارخانية والشطورلاتجزء وهى من الشاة ماقطع اللبن عن احدى ضرعيها ومن الابل و البقرماقطع من ضرعيها لان لكل واحد منهما اربع اضرع ، ردالمحتار ج:٦ ص:۳۲۴، ۳۲۵. هنديه ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس.

(۳) ولاتجوزالحذاء وهى المقطوعة ضرعها ، شامى ج:٦ص:۳۲۴. هنديه ج:۵ص:۲۹۸

(۵) ولاتجوزالجداء وهى التى ييبس ضرعها ، هنديه ج:۵ص:۲۹۸،الباب الخامس. شامى ج:٦ ص: ۳۲۴،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷٦ ،ط:سعيد.

(٦)ولاتجوزالحذاء وهى المقطوعة ضرعها،هنديه ج:۵ص:۲۹۸. شامى ج:٦ ص: ۳۲۴.ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷٦ ،كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(ج)

جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا

☆...... جان کے بدلہ جان ہوجائے ، جانور کی جان چلی جائے اور انسان کی جان بچ جائے ، یعنی اللہ تعالی جانور کی جان قبول فرما کر بندے کی جان نہ لیں ، یہ خیال بے اصل ہے، شریعت کی کسی دلیل سے یا ثابت نہیں ہے، البتہ اس خیال سے جانور ذبح کرنا کہ اللہ کے واسطے جان کی قربانی دی جائے ، اور یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح مالی صدقہ اللہ تعالی کی رحمت کو متوجہ کرتا ہے اسی طرح یہ قربانی بھی اللہ تعالی کی رحمت کو متوجہ کرے گی اور اللہ تعالی اپنی رحمت سے مریض کو شفاعطا فرما دے گا، تو یہ جائز ہے۔(۱)

☆......بعض لوگ صدقہ میں جان کا بدلہ جان ضروری سمجھتے ہیں ،اور بکرے وغیرہ کو تمام رات مریض کے پاس رکھ کر، اور بعض لوگ مریض کا ہاتھ لگوا کر خیرات کرتے ہیں یا مریض کے پاس بکرے کو ذبح کرتے ہیں ، اور اس کے بعد خیرات کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ مریض کے بکرے پر ہاتھ لگانے سے تمام بلائیں گویا اس کی طرف منتقل ہوجاتی ہیں ، پھر خیرات کرنے سے وہ بھی چلی جاتی ہیں، اور جان کے بدلہ جان دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی وغیرہ وغیرہ، یہ عقیدہ اور اعتقاد شریعت کے خلاف ہے اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست نہیں۔(۲)

(۱، ۲) ولوتركت التضحية ومضت ايامها تصدق بها حية ، وفى الشامية :(قوله تصدق بها حية)لوقوع الياس عن التقرب بالإراقة ، وان تصدق بقيمتها اجزاء ه ؛لإن الواجب هنا التصدق بعينها وهذا مثله فيما هوالمقصود.الدرالمختارمع الرد كتاب الاضحية ج:٦ص: ۳۲۰، ط:سعيد. كفايت المفتى ج:٨ص:٢٥٢،كتاب الاضحية والذبيحة . ط:دار الاشا عت

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا

قربانی کا جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، البتہ بعد میں قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔(۱)

جانور خریدا اور آدمی مر گیا

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خرید کر رکھا اور قربانی کے ایام میں اس آدمی کا انتقال ہو گیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا، اور تمام ورثاء شریعت کے قانون کے مطابق حقدار ہوں گے۔ اب وارثوں کو اختیار ہے چاہیں تو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کریں یا اس کو وراثت میں تقسیم کریں۔(۲)

واضح رہے کہ اس جانور کو مشترکہ طور پر ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنے کی صورت میں تمام وارثوں کا بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ وارثوں کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا

کسی پر قربانی واجب تھی، لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے، اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے، اور اگر قربانی کا جانور خرید لیا اور کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکا تو زندہ جانور صدقہ کر دیا جائے، اور اگر مسئلہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بقرہ عید کے بعد اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو غرباء پر اس کا گوشت تقسیم

(۱) احسن الفتاوی ج:۷ص:۵۱۳، کتاب الاضحیة والعقیقة ط:سعید.

(۲) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الأضحیة ، هندیه ج:۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیة ،الباب الاول .البحرج:۸ص:۱۷۵ .وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة ، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، الدرمع الرد ، کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲۶ . بدائع ج:۵ ص: ۷۲ .هندیه ج:۵ ص:۳۰۵،الباب الثامن. وجه الاستحسان ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه ، بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط:سعید.شامی ج:۶ص: ۳۲۶. ط: سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کردیا جائے، مالداروں کو نہ دیا جائے۔(۱)

اور اگر جانور ضائع ہوگیا اور قربانی نہ کرسکا، اور خریدنے والا اگر امیر ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت کا صدقہ کردینا واجب ہے۔(۲)

جانور کو تکلیف کم سے کم ہو

ذبح کے وقت اس بات کا پورا اہتمام کیا جائے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، اس لئے یہ حکم دیا کہ چھری کو تیز کرے، اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے، اور حلقوم وغیرہ پورا کاٹے تاکہ جان آسانی سے نکل جائے، اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۳)

---

(۱) اذا وجب شاة بعينا أواشتراها ليضحى بها فمضت ايام النحرقبل أن يذبحها تصدق بها حية ، ولايأكل من لحمها لأنه انتقل الواجب من اراقة الدم إلى التصدق ، وان لم يوجب ولم يشتروهوموسروقد مضت ايامها تصدق بقيمة شاه تجزى للاضحية ، شامی ج:٦ ص: ٣٢١. هنديه ج:٥ص:٢٩٤، ٢٩٦.الباب الرابع،ط:رشيديه. بدائع ج:٥ص:٦٧،فصل واماكيفية الوجوب .فتاوى سراجيه ص:٣١٥ . الدرمع الردج:٦ص:٣٢٠ .ط:سعيد.
ذكرفى البدائع :ان الصحيح ان الشاة المشتراة للاضحية اذا لم يضح بها حتى مضى الوقت يتصدق الموسربعينها حية كالفقيربلاخلاف بين اصحابنا ،شامی ج:٦ص:٣٢١.بدائع ج:٥ص؛٦٨،فصل اما كيفية الوجوب ، ط:سعيد.

(٢) (و) تصدق (بقيتمها غنى شراها اولا) لتعلقها بذمته بشرائها اولا ، الدرمع الردج:٦ ص:٣٢١، ط:سعيد.هنديه ج:٥ص:٢٩٤،الباب الاول ،ط:رشيديه. البحرج: ٨ ص: ١٧٦ . ط:سعيد.

(٣) وندب حد شفرته لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ،رواه مسلم والمذبح المرئ والحلقوم والودجان . البحرج:٨ص:١٧٠،كتاب الذبائح ،ط: سعيد. شامی ج:٦ص:٢٩٤، ٢٩٦،ط:سعيد. ومنها الترفيق فى قطع الاوداج ...... ويكره ان يحد للشفرة بين يديها ، هنديه ج: ٥ ص:٢٨٧. والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه . هنديه ج:٥ص:٢٨٨،كتاب الذبائح ،الباب الاول .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی، بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔(۱)

جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے، تاکہ اس سے محبت ہو اور محبوب جانور کو قربان کرنے سے ثواب زیادہ ملے گا۔(۲)

جانور کی قربانی عبادت ہے

جانور کی قربانی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ قرار دی گئی، اور قربانی کی قبولیت کا خاص ایک طریقہ تھا کہ آسمانی آگ آکر اس کو جلا دیتی تھی۔(۳)

---

(۱) أو اشتراها ولم ينوالاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلک لايجب لان النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر،شامى ج:٦ ص: ۳۲۱. کتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۲) فيستحب ان يربط الاضحية قبل ايام النحربايام لمافيه من الاستعداد من القربة واظهارالرغبة فيها فيکون له فيه اجروثواب ،بدائع ج:۵ص:۷۸ ، ط:سعيد.فصل واما بيان مايستحب قبل التضحية .هنديه ج:۵ص:۳۰۰.الباب السادس،ط:رشيديه.

(۳) قال الامام ثناء الله فانى فتى تحت قوله تعالى حتى ياتينا بقربان تاكله النارالقربان فى الاصل کل مايتقرب به العبد الى الله من نسيکة وصدقة وعمل صالح ثم صاراسما للذبيحة التى کانوا يتقربون بها الى الله تعالى وکانت القرابين والغنائم لاتحل لبنى اسرائيل فکانوا اذا قربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت ناربيضاء من السماء لادخان لها لها دوى وحفيف فيأکل ويحرق ذلک القربان والغنيمة فيکون ذلک علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسيرالمظهرى ج:۲ص:۱۸۸.آل عمران آيت :۱۸۳. تفسيرروح البيان ج:۲ ص: ۴۵۸. سورة المائدة، آيت:۲۷. ط:داراحياء التراث العربى ،ط:۱۴۲۱ھ .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جانور گم ہو گیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور جانور گم ہو گیا، اور اس نے قربانی کے لئے دسرا جانور خریدا، قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہو گئے، تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کر دینا مستحب ہے۔(۱)

لیکن اگر کسی فقیر نے ایسا کیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فقیر پر قربانی واجب نہیں تھی، قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہوگئی، جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔(۲)

جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا، اور اس کے بدلہ میں دوسرا جانور دینا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر نہ دیں، اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کردیں۔(۳)

---

(۱) ولوضلت فشرت اخرى فظهرت فعلى الغنى احداهما اى على التفصيل المارمن أنه لوضحى بالاولى اجزأه ولايلزمه شيئ ولوقيمتها اقل وان ضحى بالثانية قيمتها اقل تصدق بالزائد ردالمحتارج:٦ ص:٣٢٦. على الفقير كلاهما ،الدرمع الردج:٦ ص:٣٢٦.

(۲) الفقيراذا اشترى شاة للاضحية فسرقت فاشترى مكانها ثم وجد الاولى فعليه ان يضحى بهما ،البحرج:٨ص:١٧٥،ط:سعيد. بدائع ج:٥ص:٦٦،فصل اما كيفية الوجوب ،هنديه ج:٥ص:٢٩٤،الباب الثانى. شامى ج:٦ ص:٣٢٦،ط:سعيد.

(۳) رجل اشترى شاة للاضحية واوجبها بلسانه ثم اشترى اخرى جازله بيع الاولى فى قول ابى حنيفة ومحمد وان كانت الثانية شرا من الاولى فذبح الثانية فانه يتصدق بفضل مابين =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جانور نایاب ہوجائیں

اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں جنگ، شورش، کرفیو، قتل وقتال، فساد یا طوفان یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے قربانی کے جانور نایاب ہوجائیں، اور تلاش کے باوجود تین دن میں جانور نہ ملیں تو اس صورت میں قربانی کے جانور کی یا بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قیمت خیرات کردے۔(۱)

جانوروں کی عمریں

☆......قربانی کے لئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں۔

بکرا: ایک سال کا ہو۔(۲)

گائے، بیل، بھینس: دوسال کی۔(۳)

اونٹ: پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔(۴)

= القیمتین لانه لما اوجب الاولی بلسانه فقد جعل مقدارمالیة الاولی لله تعالی فلایکون له ان یستفضل لنفسه شیئا ولهذا یلزمه التصدق بالفضل ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۴.الباب الثانی فی وجوب الاضحیة بالنذروماهوفی معناه . البحرج:۸ص:۱۷۵،ط:سعید.

(۱) قوله وتصدق بقیمتها غنی شراها اولا وتعقبه الشیخ شاهین بان وجوب التصدق بالقیمة مقید بمااذا لم یشتر، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۱،ط:سعید. کفایت المفتی ج:۸ص:۲۱۲. کتاب الاضحیة والذبیحة .ط:دارالاشاعت

(۲) وحول من الشاة ،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲.هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعید. والثنی من الضأن والمعزابن سنة ،البحرج:۸ص:۱۷۷.ط:سعید.

(۳) ومن البقرابن سنتین البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۷۰.وحولین من البقرو الجاموس ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۲.

(۴) وهوابن خمس من الابل الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص؛۷۰. ومن الابل ابن خمس سنین.البحرج:۸ص:۱۷۷.هندیه ج:۵ص:۲۹۷.وفی البدائع تقدیرهذه الاسنان بماذکرلمنع النقصان لاالزیادة فلوضحی بسن اقل لایجوز، ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۲۲. بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اگر بھیڑ اور دنبہ چھ مہینے سے زیادہ اور ایک سال سے کم ہو مگر اتنا موٹا، تازہ فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، اور سال بھر کے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو سال بھر سے کم کا نہ معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے، اور اگر چھ مہینے سے کم کا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، خواہ وہ کتنا ہی موٹا تازہ ہو، اور یہ حکم ایک سال سے کم عمر کا صرف بھیڑ اور دنبہ کے بارے میں ہے۔(۱)

☆......اگر بکرے کی عمر سال پورا ہونے میں ایک آدھ روز کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

☆...... جب کسی جانور کی عمر پوری ہونے کا یقین غالب ہو جائے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے ورنہ نہیں، اور اگر کوئی جانور دیکھنے میں پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کی عمر ابھی پوری نہیں ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، (البتہ اس سے دنبہ اور بھیڑ مستثنیٰ ہے)۔(۳)

☆......کوئی جانور دیکھنے میں کم عمر کا معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۴)

(۱) وقالوا هذا اذا كان الجذع عظيما بحيث لوخلط بالثنيات لايشتبه على الناظرين، البحر ج:۸ص:۱۷۷ . فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵. كتاب الاضحية ط:رشيديه. والجذع من الضأن ماتمت له ستة اشهرعند الفقهاء ،البحر ج:۸ص:۱۷۷ .ط:سعيد. فلوصغيرالجثة لايجوزالا ان يتم له سنة ويطعن فى الثانية رد المحتار ج:٦ص:۳۲۲.ط:سعيد.

(۲) وفى البدائع :تقديرهذه الأسنان بماذكرلمنع النقصان لاالزيادة فلوضحى بسن اقل لايجوز،وباكبريجوزوهوافضل ،شامى ج:٦ص:۳۲۲. هنديه ج:۵ص:۲۹۷.بدائع ج:۵ ص: ۷۹.فصل اما محل اقامة الواجب .

(۳) وصح الثنى فصاعدا من الثلاثة والثنى هوابن خمس من الإبل وحولين من البقروالجاموس وحول من الشاة ، الدرمع الرد ج:٦ص:۳۲۲. (قوله ان كان الخ) فلوصغيرالجثة لايجوزإلا ان يتم له سنة ويطعن فى الثانية ......وفى البدائع تقديرهذه الاسنان بماذكرلمنع النقصان لاالزيادة ،فلوضحى بسن اقل لايجوز، وبأكبريجوزوهوافضل ، شامى ج:٦ص:۳۲۲. عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.

(۴) فلوصغيرالجثة لايجوزالاان يتم له سنة ويطعن فى الثانية،ردالمحتار ج:٦ص:۳۲۲.سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جانوروں کی کمی نہیں ہوگی

قربانی کرنے سے جانوروں کی کمی نہ ہوگی، پورے عالم میں قدرت کانظام یہ ہے کہ جب دنیامیں کسی چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے تواللہ رب العالمین اس چیز کی پیداوار بھی زیادہ بڑھادیتے ہیں اور جب ضرورت کم ہوجاتی ہے تو پیداوار بھی گھٹ جاتی ہے،جیسا کہ کنویں سے جتنازیادہ پانی نکالا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ پانی ملتا ہے۔(۱)

جائیدادمشترک ہے

☆......مثلاً اگرکسی شخص کے چارلڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں، اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سبکچھ ہے،حویلیاں، جائیدادزمین، مال وزر، بیویاں بچے وغیرہ اورسب مشترک رہتے ہیں،ایک جگہ کھاناپینااوردیگراخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کوحسب مرضی خرچ کرنے کااختیاردے رکھاہے توس صورت میں اگرسب نصاب کے مالک ہیں توہرایک پرایک ایک حصہ قربانی کرناواجب ہے،ایک باپ کی طرف سےاور چارلڑکوں کی طرف سے،اوراگر بیویاں بھی نصاب کے مالک ہیں توان پربھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب ہوگی۔

☆......مثلاً اگر چار بھائی مشترک ہیں اورسب نصاب کے مالک ہیں، باپ کے مرنے کے بعدترکہ کوتقسیم کرکے الگ نہیں ہوئے،مشترک ہی کماتے اورخرچ کرتے ہیں توان چاروں بھائیوں پربھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سےالگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

(۱)احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ص:۲۹،۳۰.ط:ادارۃ المعارف.

(۲) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار(واليساربان ملك مائتى درهم أوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس أومتاع تحتاجه) الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر، الدرمع الرد، كتاب الاضحية ، ج:٦ص:٣١٢. هنديه ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ،الباب الاول =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جرسی گائے کی قربانی

(تعارف)

جرسی گائے کی پیدائش فطری طریقہ یعنی نر و مادہ کے اختلاط اور صحبت سے نہیں ہوتی بلکہ گائے پر جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نر کی ضرورت پیش آتی ہے جسے ماہر لوگ سمجھ لیتے ہیں اس وقت انجکشن کے ذریعہ ولایتی بیل کا نطفہ اس کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے ''جرسی گائے'' کہا جاتا ہے، عام گایوں کی طرح اس کے پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا۔

چونکہ ولایتی بیل کا نطفہ انجکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو اسے گائے کا بچہ کہا جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور قربانی کرنے سے قربانی بھی جائز ہوگی البتہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے اس میں ایسا جانور ذبح کرنا بہتر ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو، جب غیر مشتبہ جانور آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہیں تو اس قسم کے مشتبہ جانور کو ذبح نہ کرنے میں احتیاط ہے، اپنی عبادت کو مجبوری کے بغیر مشتبہ بنانا مناسب نہیں۔(۱)

= فی تفسیرها ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴، کتاب الاضحية ،ط:سعید. بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۴،فصل اما فی شرائط الوجوب،ط:سعید.تکملة فتح القدیرج:۸ص:۴۲۵، کتاب الاضحية ، ط:رشیدیه .

(۱) فإن كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للأم حتى لو كانت البقرة وحشية و الثور أهليا لم تجز، وقيل إذا نزاظبي على شاة أهلية فان ولدت شأة تجوزالتضحية وان ولدت ظبيا لاتجوز،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.فتاوی رحیمیه ج:۱۰ص:۵۵،کتاب الاضحية. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۹ ،فصل امامحل اقامة الواجب ،ط:سعید.شامی ج:۶ ص:۳۲۲، کتاب الاضحية ، ط: سعید. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷. کتاب الاضحية . ط: سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جلدی بیماری

اگر کسی جانور کو جلدی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں۔(۱)

جھول

قربانی کے جانور کی جھول صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے۔(۲)

(ح)

حاجی

☆......اگر حاجی مسافر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر حاجی اپنی خوشی سے قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۳)

☆......اگر حاجی مقیم ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر زائد رقم موجود ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۴)

(۱) ویضحی ...... (والجرباء السمینة) فلومهزولة لم یجز، لأن الجرب فی اللحم نقص ، الدرالمختارمع الرد ج:٦ ص:٣٢٣،ط:سعید. فان کانت سمینة ولم یتلف جلدها جاز؛لانه لایخل بالمقصود ،البحرالرائق ج:٨ص:١٧٦،کتاب الاضحیة ،ط:سعید.

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها کذا فی السراجیة ،عالمگیری ج:۵ص:٣٠٠، الباب السادس ط:رشیدیه .شامی ج:٦ص:٣٢٩.بدائع الصنائع ج:۵ص:٧٨.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة .

(۳) ولاتجب الاضحیة علی الحاج ، وأراد بالحاج المسافر،بدائع ج:۵ص:٦٣، فصل اما شرائط الوجوب.شامی ج:٦ص:٣١۵،ط:سعید.

(۴) ومنها الاقامة ،بدائع ج:۵ص:٦٣، فصل اما شرائط الوجوب، ط:سعید.البحرالرائق ج:٨ص:١٧٣.ط:سعید.تکملة فتح القدیرج:٨ص:۴٢۵.شامی ج:٦ص:٣١٢. ط: سعید. عالمگیری ج:۵ص:٢٩٢،کتاب الاضحیة ،الباب الاول فی تفسیرها ،ط: رشید یه.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......حج قران اور حج تمتع کرنے کی صورت میں دم شکر کے طور پر ایک حصہ قربانی کرنا یا ایک دنبہ، یا بھیڑ یا بکری حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوتا ہے یہ اس قربانی کے علاوہ ہے جو ہر سال اپنے وطن میں کی جاتی ہے، دونوں الگ الگ ہیں اس لئے دونوں کو ایک سمجھنا صحیح نہیں۔(۱)

☆......اگر اہل مکہ (مکہ والے) صاحب نصاب ہیں تو حج کرنے کی صورت میں بھی ان پر قربانی لازم ہے۔(۲)

حجامت

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ بقرعید کی نماز کے بعد قربانی کر کے حجامت بنوائے، قربانی نہ کرنے والے کیلئے مستحب نہیں۔ البتہ قربانی کرنے والوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے کی صورت میں ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔(۳)

حرام چیزیں

حلال جانور کے بھی سات اجزاء حرام ہیں وہ کھانا جائز نہیں ہے، اور وہ یہ ہیں۔

☆......دم مسفوح یعنی بہنے والا خون

(۱) قال اصحابنا انه دم نسک وجب شکرا لماوفق للجمع بین النسکین بسفرواحد .بدائع ج:۲ ص:۱۷۴ ،فصل واما بیان مایجب علی المتمتع والقارن ،ط:سعید.

(۲) فاما أهل مكة فتجب عليهم الاضحية وان حجوا ، بدائع ج:۵ ص:۶۳، فصل اماشرائط الوجوب ،ط:سعيد. شامي ج:۶ ص:۳۱۵ ، كتاب الاضحية .

(۳) عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشرواراد بعضكم ان يضحى فلايمس من شعره وبشره شيئا ، وفي رواية من راى هلال ذى الحجة واراد ان يضحى فلاياخذ من شعره ولامن اظفاره ، ترمذى ج:۱ ص:۲۷۸،ط:سعيد. قال الامام الملا على قارى تحت هذا الحديث فظاهركلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابى حنيفة ......قال التوربشتى ذهب بعضهم الى ان النهى عنهما للشبه بحجاج بيت الله الحرام المحرمين ، مرقاة المفاتيح ،ج:۳ص:۳۰۶،كتاب الاضحية . ط:امداديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......پیشاب کی جگہ (نر و مادہ کی)

☆......خصیے (فوطے)

☆......پاخانے کی جگہ

☆......غدود (سخت گوشت)

☆......مثانہ (پیشاب کی تھیلی) (۷) پتہ (۱)

کنز اور طحطاوی میں حرام مغز کو بھی حرام لکھا، اور وہ دودھ کی طرح سفید ڈوری ہے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر کمر سے لیکر گردن تک ہوتی ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں۔(۲)

حرام زادہ کا ذبیحہ

اگر حرام زادہ مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۳)

حاملہ جانور

☆......جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اس کی قربانی صحیح ہے، البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے، ذبح کے بعد جو بچہ پیٹ سے نکلے، اس کو ذبح کرلیا جائے اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر وہ مردہ نکلے تو اس کا کھانا درست

(۱) (کرہ تحریما من الشاة سبع الحیاء الخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر) (قوله من الشاة) ذکرالشاة اتفاقی لان الحکم لایختلف فی غیرها من الماکولات (قوله الحیاء) هوالفرج من ذوات الخف والظلف والسباع (قوله والغدة) بضم الغین المعجمة کل عقدة فی الجسد اطاف بها شحم وکل قطعة صلبة بین العصب ولاتکون فی البطن (قوله والدم المسفوح) اما الباقی فی العروق بعد الذبح فانه لایکره ،ردالمحتارمع تنویرالابصار ج:۶ ص: ۷۴۹،مسائل شتی ،ط:سعید.

(۲) وزید نخاع الصلب ،طحطاوی علی الدرالمختار ج:۴ص: ۳۶۰.مسائل شتی .

(۳) وشرط کون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان کان صیدا ،درمع الرد ج:۶ ص: ۲۹۶. البحر ج:۸ص:۱۶۸،ط:سعید. هندیه ج:۵ص:۲۸۵.کتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۴۵.فصل اما شرائط رکن الزکاة .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں، اور اگر ذبح سے پہلے مرگیا تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔(۱)

☆...... اور اگر ذبح شدہ ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کو ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر گئے تو اس زندہ بچے کو صدقہ کردیا جائے، اور اگر قربانی کے دن گذرنے کے بعد ذبح کرکے کھالیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر بچہ کو پال لیا اور بڑے ہونے کے بعد قربانی کردی تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی، اور اس کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوگا ، اگر اس آدمی پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۲)

حصے

☆...... بڑے جانور: گائے، بیل، بھینس اور اونٹ، اور اونٹنی میں سات حصے ہیں لہذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہوکر سات حصے قربانی کرسکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو، گوشت کھانے یا لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو، اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔

اور ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد

(۱) شاة أوبقرة اشرفت على الولادة ،قالوا يكره ذبحها لأن فيه تضييع الولد ، وهذا قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى ؛لأن عنده الجنين لايتذكى بذكاة الام ، عالمگيرى ج:۵ ص: ۲۸۷ ،كتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشيديه. ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها، فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالام ، شامى ج:۶ ص: ۳۲۲، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص: ۳۰۱، الباب السادس.

(۲) ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح) فان خرج من بطنها حيا فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم،فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحريتصدق به حيا، فان ضاع أوذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فان بقى عنده وذبحه لعام القابل اضحية لايجوز، وعليه أخرى لعامه الذى ضحى ويتصدق به مذبوحا مع قيمة مانقص بالذبح ،الفتوى على هذا. شامى ج:۶ ص: ۳۲۲،سعيد.هنديه ج:۵ص: ۳۰۲.الباب السادس.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

افراد شریک ہو جائیں مثلا ایک بڑے جانور میں آٹھ افراد شامل ہو جائیں تو ہر شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا اور کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی یا تو کسی شریک نے ایک حصہ سے کم آدھا یا تہائی وغیرہ لیا ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

(خ)

خارشی جانور

خارش والے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا ہو یا خارش کھال سے گذر کر گوشت تک پہنچ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۲)

(۱)عن جابررضی اللہ عنہ قال نحرنا مع رسول اللہ ﷺ البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة ......ولایجوزعن ثمانية لعدم النقل فيه وكذا اذا كان نصيب احدهم اقل من سبع بدنة لايجوز عن الكل لان بعضه اذا خرج عن كونه قربة خرج كله، البحرج:۸ص:۱۷۴،ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل امامحل اقامة الواجب ،ط:سعيد.وكذا قصد اللحم من المسلم ينافيهاواذا لم يقع البعض قربة خرج الكل من ان يكون قربة لان الاراقة لاتتجزأ ، البحر ج:۸ص:۱۷۸،ط:سعيد.واذاكان الشركاء فى البدنة او البقرة ثمانية لم يجزهم لان نصيب احدهم اقل من السبع ،هنديه ج:۵ص:۳۰۵،الباب الثامن ،بدائع ج:۵ص:۷۱، ط:سعيد. و ان كان شريک الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ "هداية" لما مراى ان بعضها لم يقع قربة ،شامى ج:۶ص:۳۲۶. البحر ج: ۸ ص:۱۷۸. فتح القديرج:۸ص:۴۳۵،ط:رشيديه.هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن ط:رشيديه. و منهاان لايشارک المضحى فيمايحتمل الشركة من لايريد القربة راسا فان شارک لم يجز عن الاضحية ،بدائع ج:۵ ص: ۷۱.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد.

(۲) ويضحى ...... (والجرباء السمينة)فلومهزولة لم يجزلأن الجرب فى اللحم نقص ، الدرمع الردج:۶ص:۳۲۳. ويجوزان يضحى بالجرباء ان كانت سمينة جاز؛لان الجرب فى الجلد ولانقصان فى اللحم،فتح القديرج:۸ص:۴۳۴.شامى ج: ۶ ص:۳۲۳.ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۶،ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۶،اما الذى يرجع الى محل التضحية .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خصی جانور

خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں چاہے خصیتین کاٹ کر نکال دیے جائیں یا دبا کر، دونوں کی قربانی صحیح ہے، عضو کا کم ہو جانا اور کچل کر بے کار کر دینا یکساں ہے، مگر یہ عیب گوشت کی عمدگی کے لئے قصداً کیا جاتا ہے اس لئے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔(۱)

آنحضرت ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے یہ عیب نہیں، نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے، بدبو ختم ہو جاتی ہے، اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے، اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، لوگوں کو کاٹتا نہیں۔(۲)

خصی کرنا

جانور کو موٹا تازہ اور فربہ بنانے یا کسی منفعت کی نیت سے خصی کرنا جائز ہے، ہاں اگر خصی کرنے کا مقصد کوئی منفعت نہیں بلکہ لہولعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔(۳)

(۱) والخصی افضل من الفحل لانه اطیب لحما ،هندیه ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ط: رشیدیه .کذا روی عن ابی حنیفةؒ فانه سئل عن التضحیة بالخصی فقال مازاد فی لحمه انفع مما ذهب من خصیته، بدائع ج:۵ص:۸۰،اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط: سعید. البحر ج:۸ ص: ۱۷۶ ،ط:سعید.ویضحی بالجماء والخصی ،الدرالمختارمع الرد ج:٦ ص:۳۲۳. ط:سعید.

(۲) قال فی البحر :وقد صح انه علیه السلام ضحی بکبشین املحین موجوأین الاملح الذی فیه ملحة ......والموجوء المخصی من الوجء وهوان یضرب عروق الخصیة بشیئ ، البحرج:۸ص:۱۷٦ .بدائع ج:۵ص:۸۰،ط:سعید.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۴،ط:رشیدیه.

(۳) وجاز(خصاء البهائم) حتی الهرة وأما خصاء الآدمی فحرام ، قیل :والفرس وقیدوه بالمنفعة وإلا فحرام . وفی الشامیة :(قوله وقیدوه) أی جوازخصاء البهائم بالمنفعة وهی ارادة سمنها اومنعها عن العض ، بخلاف بنی آدم فإنه یراد به المعاصی فیحرم ، شامی ،کتاب الحظروالاباحة ، فصل فی البیع ،ج:٦ص:۳۸۸.هندیه ،کتاب الکراهیة ،الباب التاسع عشر، ج:۵ ص: ۳۵۷.ط:رشیدیه .البحرالرائق ج:۸ص:۲۰۴، کتاب الکراهیة، ط: سعید.تکمله فتح القدیرج:۸ ص:۴۹۷، مسائل متفرقة ط:رشیدیه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خنثی

☆......خنثی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیب ہے۔(۱)

☆......اگر کوئی جانور شکل وصورت میں بکرے جیسا ہے لیکن پیدائشی طور پر بکرا یا بکری نہیں بلکہ خنثی ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

(چ)

چربی

قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے یا اس کے وکیل نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۳)

اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہوجاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کر کے قیمت کی رقم مدرسہ کے غریب طلباء کے فنڈ میں جمع کردی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔

چرم قربانی کا حکم

چرم قربانی فروخت کرنے سے پہلے تو خود بھی استعمال کرسکتا ہے اور مالداروں کو بھی ہدیہ کے طور دے سکتا ہے، اور فقراء ومساکین پر صدقہ بھی کرسکتا ہے، لیکن اگر

(۱، ۲) لاتجوز التضحية بالشاة الخنثى ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ،ط:رشيديه. لان لحمها لاينضج تناثرشعرالاضحية فى غيروقته ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹.شامى ج:٦ ص:۳۲۵،ط:سعيد.

(۳) ولايحل بيع شحمها واطرافها ......فإن باع شيئا من ذلک بماذكرنانفذ عندابى حنيفة و محمد رحمهما الله تعالى وعند ابى يوسف رحمه الله تعالى لاينفذ ، ويتصدق بثمنه ، هنديه ج:۵ ص:۳۰۱،الباب السادس.بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱. فصل امابيان مايستحب قبل التضحية وعندهااما التصدق باللحم .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۸ .كتاب الاضحية ،ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

روپیہ پیسوں کے عوض فروخت کردیا تو خواہ کسی نیت سے فروخت کیا ہو، اس کا صدقہ کردینا واجب ہوجاتا ہے، اوراس کا مصرف صرف فقراء ومساکین ہیں مالداروں کو دینا یا ملازمین ومدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز نہیں۔(۱)

چوری کے جانور

☆......قربانی کے لئے جو جانور خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ چوری کا ہے، اس صورت میں اگر وہ جانور چوری کرنے والے سے خریدا ہے تو قربانی جائز نہیں ہوگی، دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر جانور ذبح ہونے کے بعد اصل مالک اجازت دیدے تو گوشت کھانا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔(۳)

چھری

جانور کو ذبح کرنے کیلئے جو چھری استعمال کی جائے وہ تیز ہونی چاہیے تا کہ جانور

(۱) قال فی البحر: ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال اوجراب لانه جزء منها وکان له التصدق والانتفاع به الاتری ان له ان یاکل لحمها ولاباس بان یشتری به ماینتفع بعینه مع بقاءه استحسانا ولوباعها بالدراهم لیتصدق بها جازلانه قربة کالتصدق بالجلد واللحم وقوله علیه السلام من باع جلد اضحیته فلااضحیة له یفید کراهیة البیع واما البیع فجائزلوجود الملک والقدرة علی التسلیم ،البحرج:۸ص:۱۷۸ .شامی ج:۶ص:۳۲۸. جوهرة النیرة ج:۲ص:۲۴۵ .ط:میرمحمد.هندیه ج:۵ص:۳۰۱. بدائع ج:۵ص:۸۱. فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ،ط:سعید.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۷،ط:رشیدیه.

(۲) لأن التضحیة قربة ولاقربة فی الذبح بملک الغیربغیراذنه ، علی هذا یخرج ماإذا اغتصب شاة انسان فضحی بها عن نفسه أنه لاتجزیه لعدم الملک ولاعن صاحبها لعدم الاذن ، بدائع ج:۵ص:۷۶.اما الذی یرجع الی محل التضحیة ،ط:سعید. کفایت المفتی ج:۸ص:۱۹۷، دارالاشاعت.

(۳) ولواشتری شاة فضحی بها ثم استحقها رجل فان اجازالبیع جازوان استرد الشاة لم یجز هندیه ،ج:۵ص:۳۰۳،الباب السابع ط:رشیدیه.البحرج:۸ص:۱۷۹،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کو کم سے کم تکلیف ہو اور جانوروں کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۱)

چھری چلانے میں شریک

جو لوگ چھری چلانے والے کے ساتھ چھری چلانے میں شریک ہوں ان پر ”بسم اللّٰہ اللّٰہ أکبر“ کہنا واجب ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا، اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا شریک نہیں محض معاون ہے۔(۲)

چھوٹے جانور

چھوٹے جانور سے مراد، بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، اور بھیڑ ہیں۔(۳)

چھوٹے گاؤں

☆......چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا منع ہے، اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی جیسے چھوٹا گاؤں وغیرہ

---

(۱) قال فی البحر:(وندب حد شفرته) لقوله علیه السلام ان الله کتب الاحسان علی کل شئ فإذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته ،رواه مسلم وغیره ، ویکره ان یضجعها ثم یحد الشفرة لقوله علیه السلام لمن اضجع الشاة وهویحد شفرته لقد اردت ان تمیتها موتتین هلاحددتها قبل ان تضجعها ،بدائع ج:۵ص:۶۰و۸۰،اما الذی یرجع الی آلة التضحیة .ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۸۷، ط: رشیدیه. البحرج:۸ص:۱۷۰ .شامی ج:۶ص:۲۹۶،ط:سعید.

(۲) وفیها أراد التضحیة فوضع یده مع ید القصاب فی الذبح واعانه علی الذبح سمی کل وجوبا فلوترکها أحدهما أوظن أن تسمیة أحدهما تکفی حرمت ،الدرمع الرد ج:۶ص: ۳۳۴. هندیه ، ج:۵ص:۲۸۶،و۳۰۴،الباب السابع ط:رشیدیه.

(۳) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم ...... ویدخل فی کل جنس نوعه و الذکروالأنثی منه والخصی والفحل لانطلاق اسم الجنس علی ذلک والمعزنوع من الغنم ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس. شامی ج:۶ص:۳۲۲. البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۶۹،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تو وہاں فجر کے بعد سے قربانی کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

(د)

داغ دیئے ہوئے جانور کی قربانی

داغ دیئے ہوئے جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے، کیونکہ داغ صحت کے لئے دیا جاتا ہے، اس سے گوشت پر کوئی اثر نہیں آتا۔(۲)

دانت

☆......جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں، اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

☆......اگر بکرا بکری کی عمر ایک سال، اور گائے، بھینس کی عمر دو سال، اور اونٹ، اونٹنی کی عمر پانچ سال پوری ہو چکی ہے تو ان کی قربانی صحیح ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں بلکہ مدت پوری ہونی شرط ہے، لہذا مدت پوری ہونے کی صورت میں دانت نہ بھی نکلیں قربانی صحیح ہو جائے گی۔(۴)

---

(۱) قال فی الاجناس :اول وقت الاضحیة لاهل السواد طلوع الفجر الثانی من یوم النحر و فی حق اهل المصرعند فراغ الامام من صلاة العید یوم النحر،المحیط البرهانی ج:۸ ص: ۴۶۱، ط:ادارة القرآن.شامی ج:۶ ص:۳۱۸. البحرج:۸ص:۱۷۵ .بدائع ج:۵ ص: ۷۳. هندیه ج:۵ص؛۲۹۵ .الباب الثالث ،ط:رشیدیه.فتح القدیرج:۸ص: ۴۳۱.ط:رشیدیه.قال فی البدائع :وروی عنه علیه السلام انه قال فی حدیث البراء بن عازب رض من کان منکم ذبح قبل الصلاة فانما هی غدوة اطعمه الله انما الذبح بعد الصلوة فقد رتب النبی ﷺ الذبح علی الصلاة ولیس لاهل القری صلاة العید فلایثبت الترتیب فی حقهم ، بدائع ج:۵ ص: ۷۳،اما الذی یرجع الی وقت التضحیة ،ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۵،ط:سعید.

(۲) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۵۰، کتاب الاضحیة ،دارالاشاعت .

(۳) ولابالهتماء التی لااسنان لها ، شامی ج:۶ص:۳۲۴. هندیه ج:۵ص۲۹۸،الباب الخامس. بدائع ج:۵ ص:۷۵،اما الذی یرجع الی محل التضحیة ،ط:سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۶ .فتح القدیرج:۸ص: ۴۳۴.ویکفی بقاء الاکثر،شامی ج:۶ ص: ۳۲۴ بدائع ج:۵ ص: ۷۵.فتح القدیرج:۸ص: ۴۳۴، ط:رشیدیه.

(۴) ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهرو الثنی منه ابن سنة و الجذع من البقر =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......جس جانور کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے دانت گر گئے لیکن گھاس اور چارہ کھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی ہو جائے گی، لیکن اگر وہ اچھی طرح گھاس وغیرہ نہیں کھا سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی جیسا کہ نمبر:ا میں گذرا۔(۱)

دعاء

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ آیت پڑھنا بہتر ہے۔(۲)

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض حنيفا وماأنا من المشركين ، ان صلاتی ونسكی ومحيای ومماتی للّٰه رب العلمين ؛ پاره نمبر : آيت

اور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے۔

اللهم منک ولک ’پھر’’**بسم اللّٰه اللّٰه اكبر**‘‘ کہہ کر ذبح کرے

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے

اللهم تقبله منی كما تقبلت من حبيبک محمد وخليلک ابراهيم عليهما الصلاة والسلام .

اور اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو’’**منی**‘‘ کی جگہ’’**من فلان**‘‘ کہے

= ابن سنة والثنی ابن سنتين والجذع من الابل ابن اربع سنين والثنی منها ابن خمس ،بدائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس ، ط: رشيديه.والمعزابن سنة ومن البقرابن سنتين ومن الابل ابن خمس سنة .البحر ج:۸ ص: ۱۷۷ .فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵،ط:رشيديه.شامی ج:۶ ص:۳۲۲.

(۱) واما الهتماء وهی التی لااسنان لها فان كانت ترعی وتعتلف جازت وإلا فلا،عالمگيری ج:۵ص:۲۹۸ . بدائع ج:۵ص:۷۵.اما الذی يرجع الی محل التضحية .شامی ج:۶ ص: ۳۲۴. فتح القدير ج:۸ص:۴۳۴، البحر ج:۸ص:۱۷۶،ط:سعيد.

(۲) ومنها ان يكون الذابح مستقبل القبلة والذبيحة موجهة الی القبلة ،بدائع ج:۵ص:۶۰، قبيل فصل اما بيان مايحرم اكله . هنديه ج:۵ص:۲۸۸،ط:رشيديه. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰، ط:سعيد. ويستحب ان يجرد التسمية عن الدعاء فلايخلط معها دعاء وانما يدعو قبل التسمية اوبعدها ويكره حالة التسمية ،بدائع ج:۵ص:۸۰، اماالذی يرجع الی من عليه التضحية،فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور فلان کی جگہ اس کا نام لے لے۔(۱)

دعا پڑھنا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت ''مذکورہ دعا'' پڑھنا ضروری نہیں بہتر ہے، لہٰذا اگر اس دعا کے بغیر ''بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر'' کہہ کر ذبح کیا ہے تو قربانی صحیح ہو جائے گی اور گوشت کھانا جائز ہوگا۔(۲)

دم

☆......جس جانور کی پیدائش ہی سے دم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں۔ یا دم تو ہے مگر دم کا تہائی حصہ یا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) عن جابربن عبداللّٰہ قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال إنی وجهت وجهی للذی فطرالسموات والارض علی ملة ابراهیم حنیفا ومااناا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین لاشریک له وبذلک امرت وانا من المسلین ،اللهم منک ولک عن محمد ﷺ وامته بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبرثم ذبح ، رواه ابوداؤد ج:۲ص:۳۰.باب مایستحب من الضحایامکتبه حقانیه . مشکوة ص:۱۲۹، باب فی الاضحیة ،ط:قدیمی . بدائع ج:۵ص:۸۰.اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط: سعید. عن عائشةؓ ان سول اللّٰہ ﷺ امر بکبش اقرن لیطأ فی سواد ویبرک فی سواد وینظرفی سواد فاتی به لیضحی به قال یاعائشة هلمی المدیة ثم قال اشحذیها بحجرففعلت ثم اخذها واخذ الکبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم اللّٰہ اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به، مشکوة ص:۱۲۷، قدیمی کتبخانه.بدائع ج:۵ ص: ۸۰، ط: سعید. بسم اللّٰہ اللهم منک ولک بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر،بدائع ج:۵ ص:۸۰،ط:سعید. البحرالرائق ج:۸ ص:۱۶۹.

(۲) والمستحب ان یقول بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر،المحیط البرهانی ج:۸ص:۴۵۱،ط:ادارة القرآن. لواقتصرعلی قوله اللّٰہ اکبر قاصدا به التسمیة یکفی ،ردالمحتار ج:۶ ص:۳۰۱، ط: سعید.

(۳)(ومقطوع اکثرالأذن أوالذنب أوالعین) فی البدائع :لوذهب بعض الأذن أوالألیة أوالذنب أوالعین، ذکرفی الجامع الصغیر:إن کان کثیرا یمنع وان یسیرالایمنع.

واختلف أصحابنا فی الفاصل بین القلیل والکثیر، فعن أبی حنیفةؒ اربع روایات :روی محمد عنه فی الأصل والجامع الصغیرأن المانع ذهاب اکثرمن الثلث. وعنه أنه الثلث ، وعنه أنه الربع، وعنه ان یکون الذاهب أقل من الباقی أومثله اھ بالمعنی والأولی هی ظاهرالروایة =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......ایک قول کے مطابق اگر دم نصف سے کم کٹی ہو یعنی آدھے سے زیادہ باقی رہی ہو، اس کی قربانی درست ہے، لہذا جہاں کامل دم والے یا ایک تہائی حصہ سے کم دم کٹے جانور نہ ملیں تو وہاں مجبوری کی بنا پر ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔(۱)

(نوٹ) افریقہ میں بھیڑ کی دم کاٹ دی جاتی ہے، ان کا خیال ہے کہ اس سے جانور بیماری سے محفوظ رہتا ہے، ثابت دم والے جانور نہیں ملتے ہیں تو وہاں پر اگر تلاش کے باوجود دم والے جانور نہ ملیں تو اس سے قربانی کرنے کی گنجائش ہوگی۔

دم بریدہ جانور کی قربانی

ایک تہائی حصہ سے زیادہ دم بریدہ جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

دنبے کی دم کا اعتبار نہیں

دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دم رہتی ہے، یہ دم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دم کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں۔(۳)

= وصححها في الخانية حيث قال :والصحيح أنه الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير و عليه الفتوى الخ ،شامی ج:٦ص:٣٢٣،٣٢٤.هنديه ج:٥ص:٢٩٧،٢٩٨،٢٩٩. البحر ج:٨ ص: ١٧٦ و١٧٧ . فتح القدير ج:٨ص:٤٣٣،ط:رشيديه.بدائع ج:٥ص:٧٥، اما الذى يرجع الى محل التضحية ،ط:سعيد.

(١) أيضا

(٢) ولوذهب بعض هذه الاعضاء دون بعض من الاذن والالية والذنب ......واختلف اصحابنا بين القليل والكثيروالصحيح ان الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثيروعليه الفتوى كذا فى قاضيخان ، هنديه ج:٥ص:٢٩٨.الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب . شامی ج:٦ص:٣٢٣، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. البحرالرائق ج:٨ص:١٧٧، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.تكمله فتح القدير ج:٨ص:٤٣٣.كتاب الاضحية ،ط:رشيديه .بدائع الصنائع ج:٥ص:٧٥،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.

(٣) (قوله ولاالتى لاالية لها خلقة) الشاة إذا لم يكن لها أذن ولاذنب خلقه ،قال محمد: لايكون هذا ولوكان لايجوز، وذكرفى الأصل عن أبى حنيفة أنه يجوز' خانية" ثم قال :وإن كان لها ألية صغيرة مثل الذنب خلقة جاز، أما على قول أبى حنيفة فظاهرلأن عنده لولم يكن لها أذن أصلا ولاالية جازالخ شامی ج:٦ص:٣٢٥، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.بدائع ج:٥ =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دودھ نکالنا

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس سے دودھ نکالنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا اور دودھ نکال لیا تو دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

دوسرے جانور کی قیمت کم ہو

''جانور میں تبدیلی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... دوسرے کی طرف سے واجب قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر کسی علاقے میں اپنے متعلقین کی طرف سے قربانی کرنے کی عادت اور رواج ہے تو اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر بھی واجب قربانی درست ہو جائے گی۔

اور اگر اپنے متعلقین کی طرف سے واجب قربانی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس صورت میں اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے

= ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶، كتاب الاضحية، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب، رشيديه.

(۱) ويكره بيع لبنهاولواكتسب مالا من لبنها يتصدق بمثل ذلك ،البحرج:۸ص:۱۷۹. فان كانت التضحية قريبة ينضح ضرعها بالماء الباردبدائع ج:۵ص:۷۸.ولوحلب اللبن من الاضحية قبل الذبح اوجزصوفها يتصدق به ولاينتفع به ،هنديه ج:۵ص:۳۰۱. شامى ج:٦ص:۳۲۹. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد.

(۲) ومنها انه تجزى فيها النيابة فيجوزللانسان ان يضحى بنفسه وبغيره باذنه لانها قربة تتعلق بالمال فتجزئ فيها النيابة كاداء الزكاة وصدقة الفطرسواء كان الاذن نصااودلالة، بدائع ج:۵ص:٦۷ ،فصل اما كيفية الوجوب.البحرج:۸ص:۱۷۸.هنديه ج:۵ص:۳۰۲، ط:رشيديه .شامى ج:٦ص:۳۱۵، ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

☆...... دوسرے کی طرف سے نفل قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں۔(۲)

☆...... زندہ اور مردہ دونوں کے لئے قربانی کرنا جائز ہے، کیونکہ نفلی قربانی کا مالک ذبح کرنے والا ہے، دوسروں کو صرف ثواب ملتا ہے۔(۳)

دیارِ غیر میں قربانی کرنا

''رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

(ذ)

ذبح اپنے ہاتھ سے کرے

اپنی قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرالے، لیکن ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑے رہنا بہتر

(۱) ولوضحی عن اولاده الكبار وزوجته لايجوز الاباذنهم ،قال في الذخيرة ولعله ذهب الى ان العادة اذاجرت من الاب في كل سنة صار كالاذن منهم .شامی ج:٦ ص:٣١٥.

(٢) من ضحى عن الميت يصنع كمايصنع في اضحية نفسه من التصدق والاكل و الاجر للميت والملك للذابح ،شامی ج:٦ ص:٣٢٦. قال في البدائع ان الموت لايمنع التقرب عن الميت ...... فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه ، بدائع ج:٥ص:٧٢،ط:سعيد. شامی ج:٦ ص: ٣٢٦

(٣)قال في البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه ويحج عنه ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦. وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخرعمن لم يذبح من امته وان كان منهم من قد مات قبل ان يذبح ، رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٦،ط:سعيد.بدائع ج:٥ص:٧٢،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب ،ط: سعيد. من ضحى عن الميت يصنع كما يصنع في اضحية نفسه من التصدق والاكل والاجر للميت والملك للذابح ،شامی ج:٦ ص:٣٢٦،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے، اور" **بسم اللّٰہ اللّٰہ أکبر**" کہنے کی تلقین کرے، تاکہ ذبح کرنے والا غلطی نہ کرے۔(۱)

ذبح اختیاری

ذبح اختیاری یہ ہے کہ جانور کو دھار دار چیز سے ذبح کیا جائے یا اونٹ کو نحر کیا جائے۔(۲)

ذبح اضطراری

ذبح اضطراری یہ ہے کہ کسی دھار دار یا باریک نوکدار چیز سے" **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہہ کر جانور کے جسم میں جس جگہ ممکن ہو ضرب لگا کر خون بہا دیا جائے، اور یہ اضطراری ذبح اس وقت معتبر ہوتا ہے جب کہ جانور پر قابو پانا اور ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو مثلاً جانور کسی جگہ پر مٹی یا بوجھ میں دبا ہوا ہے، نکالتے نکالتے مرنے کا اندیشہ ہے یا کھائی خندق یا کنویں میں گر گیا ہے زندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو ان حالات میں اضطراری ذبح کا اعتبار ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) والافضل ان یذبح اضحیته بیده ان کان یحسن الذبح لان الاولی فی القربات ان یتولی بنفسه وان کان لایحسنه فالافضل ان یستعین بغیره ولکن ینبغی ان یشهدها بنفسه ،هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب الخامس،بدائع ج:۵ص:۷۹،اما الذی یرجع الی من علیه التضحیة . البحرج:۸ص:۱۷۹ . شامی ج:۶ص:۳۲۸،ط:سعید.

(۲) وان تکون آلة الذبح حادة من الحدید ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰ .بدائع ج:۵ص:۸۰.وحب بالحاء نحرالابل فی سفل العنق وکره ذبحها والحکم فی غنم وبقرعکسه فندب ذبحها ،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۰۳. البحرج:۸ ص: ۱۷۱، ط: سعید. بدائع ج:۵ص:۶۰، قبیل فصل امابیان مایحرم اکله، فتح القدیرج۸ص:۴۱۶، ط: رشیدیه.

(۳) وکفی جرح نعم کبقروغنم توحش فیجرح کصید اوتعذرذبحه کأن ترد فی بئراوند اوصال حتی لوقتله المصول علیه مریدا ذکاته حل ،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۰۳. هندیه ج:۵ ص:۲۸۵، کتاب الذبائح ،ط:رشیدیه. بدائع ج:۵ص:۴۳، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان المأکول ،ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۰،۱۷۱.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ذبح پر اجرت لینا

☆......قربانی کے جانور کو ذبح کرنے پر اجرت لینا جائز ہے، البتہ پہلے سے اجرت متعین کرنا ضروری ہے، مثلاً فی جانور کے ذبح کرنے پر اتنی اجرت ہے تو ذبح کرنے کے بعد اتنی اجرت ملے گی۔(۱)

☆......قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی اجرت میں قربانی کے جانور کا گوشت اور کھال وغیرہ دینا جائز نہیں بلکہ الگ سے رقم اس کی اجرت میں دینا ضروری ہے۔(۲)

ذبح کا آلہ

☆...... ہر تیز دھاردار چیز جس سے رگیں کٹ کر خون جاری ہو جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے البتہ اس ناخن اور دانت سے ذبح کرنا حرام ہے جو اپنی جگہ پر لگا ہوا ہو، اگر اکھڑے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبح کیا جائے تو گوشت حلال ہو گا لیکن مکروہ ہے (حبشی اور جنگلی لوگ ناخن اور دانت سے کاٹ کر بھی ذبح کرتے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، نیز یہ کہ دانت ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے ذبح کرنے سے جانور ناپاک ہو جائیگا)۔(۳)

(۱) ویجوزالاستیجارعلی الزکاۃ (ای الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلک یقدر علیه ،عالمگیری ج:۴ص:۴۵۴،کتاب الاجارة .

(۲) ولایعطی اجرالجزارمنها لانه کبیع لان کلامنهما معاوضه لانه انما یعطی الجزار بمقابلة جزره والبیع مکروه فکذا مافی معناه ولقول النبی ﷺ تصدق بجلالها وخطامها ولاتعط اجر الجزارمنهاشیئا،ردالمحتارج:۶ص:۳۲۸.البحرج:۸ص:۱۷۸.بدائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ،ط:سعید. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۷.هندیه ج:۵ ص: ۳۰۱،الباب السادس،ط:رشیدیه.

(۳) وحل الذبح بکلماافری الاوداج وانهرالدم أی اساله ،الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۵. ......إلا سنا وظفراً قائمین ولوکانا منزوعین حل عندنا مع الکراهة لما فیه من الضرربالحیوان کذبحه بشفرة کلیلة ،ردالمحتارج:۶ص:۲۹۶،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۴۲، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان .البحرج:۸ ص: ۱۷۰. فتح القدیرج:۸ص:۴۱۵، ط: رشیدیه.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......سونا، چاندی، پیتل اگر تیز دھاردار ہو، ان سے ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے، ایسے ہی پتھر اور ٹھیکری جو باریک ہے، اور تیز لکڑی سے ذبح کرنے سے بھی جانور حلال ہوتا ہے۔(۱)

☆......بانس پوست اور جو چیز تیز ہو اس سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔(۲)

ذبح کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی وسفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر**" پڑھا، میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے، اور زبان مبارک سے "**بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر**" کہتے جاتے تھے۔صحیح بخاری و مسلم۔(۳)

ذبح کا مقام

ذبح کا مقام حلق اور لبہ کے درمیان ہے، اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے بلکہ حرام مغز تک بھی نہ کاٹا جائے بلکہ حلقوم اور مری یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلاف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون بھی پورا نہیں نکلتا، اور جانور کو بلا ضرورت شدید

(۱،۲) وحل الذبح بكل ماافرى الاوداج وانهرالدم ولوبناراوبليطة أى قشرقصب اومروة هي حجرابيض كالسكين يذبح بها ، بدائع ج:۵ص:۴۲،فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۰.الدرمع الردج:۶ص:۲۹۵،كتاب الذبائح،ط: سعيد

(۳) عن انس رضی اللہ عنہ قال ضحى النبي ﷺ بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر و وضع رجله على صفاحهما ،بخاری ج:۲ص:۸۳۵، باب التكبيرعند الذبح ،ط:قديمی .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تکلیف بھی ہوتی ہے۔(۱)

ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے، اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

ذبح کرنے کا مقصد

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا مقصد خاص اللہ تعالی کی رضامندی اور تعظیم ہو، اور عبادت کے خیال سے ذبح کرے، گوشت کھانے کے مقصد سے یا لوگوں کو دکھانے کی غرض سے نہ کرے۔(۳)

---

(۱) الذكاة مابين اللبة واللحيين، ردالمحتار ج:٦ ص:٢٩٤،ط:سعيد. هنديه ج:٥ص: ٢٨٥، كتاب الذبائح ،ط:رشيديه.البحر ج:٨ص:١٦٩ .بدائع ج:٥ص:٤١، فصل اما بيان شرط الاكل فى الحيوان. فتح القدير ج:٨ص:٤١٢. والعروق التى تقطع فى الذكاة اربعة الحلقوم وهومجرى النفس والمرئ وهومجرى الطعام والودجان و هما عرقان فى جانبى الرقبة يجرى فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة ،هنديه ج: ٥ ص: ٢٨٧، ط: رشيديه.البحر ج:٨ص:١٧٠ .ردالمحتار ج:٦ ص:٢٩٥ .بدائع ج:٥ص:٤١،ط:سعيد. فتح القدير ج:٨ص:٤١٢ .والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه ، هنديه ج:٥ص:٢٨٨،ط:رشيديه.ردالمحتار ج:٦ ص:٢٩٦ .

(٢) فلاتتعين الاضحية الا بالنية ، وقال النبى ﷺ انما الاعمال بالنيات وإنما لكل امرى مانوى ويكفيه أن ينوى بقلبه ، ولايشترط أن يقول بلسانه مانوى بقلبه ؛لأن النية عمل القلب والذكرباللسان دليل عليها.بدائع الصنائع ،كتاب التضحية ج:٥ص:٧١.ط:سعيد.

(٣) منها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية ،يكفيه ان ينوى بقلبه ، بدائع ج:٥ص:٧١،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعيد.هنديه ج:٥ ص:٣٠٤، الباب الثامن .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ذبح کرنے کی جگہ

☆......ذبح کرنے کی جگہ تھوڑی کے نیچے جوایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوا ہے اس کے اوپر ہے، اور جامع الصغیر میں ہے کہ تمام حلق ذبح کی جگہ ہے، خواہ اوپر خواہ نیچے خواہ درمیان میں ہو۔(۱)

☆......اگر تھوڑی کے اوپر ذبح ہو گیا تو ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں ہوگا۔(۲)

ذبح کرنے والا مسلمان ہو

اگر جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو جانور کو پکڑنے والا خواہ مشرک ہو یا مسلمان کچھ حرج نہیں اور پکڑنے والے پر" **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہنا واجب نہیں، اور پکڑنے والا مشرک اگر" **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہے تو کوئی فائدہ نہیں۔

ہاں اگر مشرک ذبح میں شریک ہوگا تو جانور حلال نہیں ہوگا اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا اور قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کسی کافر اور مشرک کو ذبح میں شریک نہ کریں اور کوئی غیر مسلم ذبح کرنے والے (مسلم) کے ہاتھ پر زور نہ دے اور اسے چھری چلانے میں اپنے ہاتھ کا سہارا نہ دے ضرورت ہو تو صرف جانور کو پکڑے۔(۳)

ذبح کرنے والے کا رخ

ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے، اسکو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

(۱،۲) وذکاة الاختیارذبح بین الحلق واللبة بالفتح المنخرمن الصدر،شامی ج:٦ ص: ۲۹۴. و فی الجامع الصغیرولابأس بالذبح فی الحلق کله اسفله واوسطه واعلاه ،الهندیة ج:۵ ص: ۲۸۵ ط:رشیدیه .شامی ج:٦ ص:۲۹۴ .البحرج:۸ص:۱۷۰ .بدائع ج:۵ ص: ۴۱. فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان.

(۳) وشرط کون الذابح مسلما...... شامی ج:٦ ص:۲۹٦ .هندیه ج:۵ ص: ۲۸۵، ط: رشیدیه. البحرج: ۸ ص:۱٦۸ بدائع ج:۵ص:۴۵. فتح القدیرج:۸ص:۴۰۷، رشیدیه .

(۴) ومنها ان یکون الذابح مستقبل القبلة ،بدائع ج:۵ص:٦۰ .قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ذبح کرنے والے کی امامت

قربانی یا غیر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے والے کی امامت جائز ہے، اجرت پر جانور ذبح کرنے کی وجہ سے امامت میں کراہت پیدا نہیں ہوگی۔(۱)

ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا

اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہو گیا، ٹانگ ٹوٹی یا آنکھ خراب ہو گئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۲)

ذبح کے بعد شرکت

قربانی کے جانور ذبح ہو جانے کے بعد پھر حصہ کا تغیر و تبدل درست نہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو شرعاً اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

اور ذبح سے پہلے جن لوگوں کی طرف سے نیت کر کے قربانی کی گئی ہے ان کی طرف سے قربانی ہو گئی، ذبح کے بعد جس کو شریک کیا ہے اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

ذبح کے شرائط

☆...... ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو۔(۴)

= من اجزاء الحیوان .ط:سعید. وکذلک ان ذبحها متوجهة لغیرالقبلة حلت ولکن یکره ذلک لان النیة فی الذبح استقبال القبلة، مبسوط ج:۱۲ ص:۳، دارالکتب العلمیة ،بیروت ، لبنان.هندیه ج:۵ ص:۲۸۸ ،الباب الاول ط:رشیدیه .البحرالرائق ج: ۸ ص: ۱۷۰ ،ط: سعید.

(۱) ویجوزالاستیجارعلی الزکاة (ای الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلک یقدر علیه ،هندیه ج:۴ ص:۴۵۴، کتاب الاجارة .ط:رشیدیه .

(۲) ولوقدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزاء ه ،الهندیه ج:۵ ص:۲۹۹، ط:رشیدیه ،کوئته .

(۳) عزیزالفتاوی ج: ۱ ص: ۷۱۹، کتاب الاضحیة والعقیقة .

(۴) ومنها أن یکون مسلما اوکتابیا ،بدائع ج:۵ ص:۴۵،اماشرائط رکن الزکاة ،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔(۱)

☆......شرعی طریقہ کے مطابق حلقوم اور سانس کی نالی، اور خون کی رگیں کاٹ دی جائیں۔(۲)

(نوٹ): یہ اختیاری ذبح کے شرائط ہیں، غیر اختیاری اضطراری ذبح کے شرائط الگ ہیں۔

ذبح کے وقت "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے

قربانی کرنے والے کو" بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے، نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے یہ ارادہ کرلے کہ میں قربانی کرر ہا ہوں، کافی ہے۔(۳)

ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے

☆......مستحب یہ ہے کہ جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر اس کے اوپر اپنا پاؤں رکھکر ذبح کرے۔(۴)

☆......جانور کو قبلہ رخ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میت کو قبر میں لٹاتے ہیں کہ سر داہنی طرف اور پاؤں بائیں طرف اسی طرح جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ

---

(۱) ثم التسمية فی ذکاة الاختيارتشترط عند الذبح ردالمحتارج:٦ ص:٣٠٢.ط:سعيد.

(٢) والعروق التی تقطع فی الزکاة اربعة :الحلقوم وهومجری النفس والمرئ وهومجری الطعام والودجان وهما عرقان فی جانبی الرقبة يجری فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة ،هنديه ج:٥ص:٢٨٧.البحرج:٨ص:١٧٠.شامی ج:٦ص:٢٩٥بدائع ج:٥ ص:٤١، فصل امابيان شرط حل الاكل فی الحيوان . فتح القديرج:٨ص:٤١٢.ط:رشيديه .

(٣) ولاتأكلوا ممالم يذكراسم الله عليه ،سورة الانعام آيت:١٢١ .ويكفيه أن ينوی بقلبه ولايشترط ان يقول بلسانه مانوی بقلبه ،بدائع ج:٥ص:٧١،فصل اما شرائط جوازاقامه الواجب .ط:سعيد.

(٤) امدادالفتاوی ج:٣ص:٥٥٩عن انس رضی الله عنه ان النبی ﷺ ضحی بكبشين اقرنين املحين يذبح ويكبرويسمی ويقع رجله علی صفحتها ،ابوداؤدج:٢ص:٣٠،مكتبه امداديه ،ملتان .بدائع ج:٥ص:٨٠، اما الذی يرجع الی الاضحية ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لٹایا جائے، اگر اس طرح لٹانے میں کوئی عذر یا دشواری ہے تو جیسے آسانی ہو ویسا کرلیں۔

ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا

قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو قربانی کرنے کی نیت کرنے کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی، دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ذبح میں تکلیف دینا

ذبح کرتے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف دینا جائز نہیں ہے، اس پر سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ذبح کرنے کے بارے میں ہدایت دی کہ چھری کو تیز کرلیا جائے، اور جلدی سے ذبح کر دیا جائے، جب چار رگیں کٹ جائیں تو پھر آگے تک چھری چلانا بھی منع ہے تاکہ جانور کو بلا وجہ تکلیف نہ دی جائے۔(۲)

رات کو ذبح کرنا

دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک جس طرح دن میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح رات کو بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

موجودہ زمانے میں ہر جگہ تقریباً بجلی ہے، روشنی اتنی زیادہ ہے کہ کسی رگ کٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔(۳)

---

(۱) ذبح المشتراة لها بلانية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء ،الهنديه ج:۵ ص:۲۹۴. مكتبه رشيديه .

(۲) وكره كل تعذيب بلافائدة ، الدرمع الرد ج:۶ ص:۲۹۶، ط:سعيد.وجاء فى الحديث : وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ، ابوداود ج:۲ ص:۳۳، امداديه ،ملتان .

(۳) ووقتها ثلاثة ايام اولها افضلها ويجوزالذبح فى لياليها الاانه يكره لاحتمال الغلط فى الظلمة وايام النحرثلاثة ، البحرج:۸ص:۱۷۶ ،ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۹۵ ،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۶۵ ،فصل اما وقت الوجوب ،ط:سعيد.شامى ج:۶ ص:۳۱۲.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رسولی والے جانور

رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۱)

(ر)

رسی

قربانی کے جانور کی رسی صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اور اگر رسی خود استعمال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اور اگر کسی کو ہدیہ میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔(۲)

رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا

جس آدمی پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی کے لئے رقم کسی اور ملک میں بھیج دے، اور کسی کو قربانی کرنے کیلئے کہہ دے، تو اس طرح رقم بھیج کر دوسرے ممالک میں قربانی کرنا درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ قربانی دونوں ممالک کے مشترکہ ایام میں ہو، یعنی جس دن قربانی کی جائے گی وہ دن دونوں ممالک میں قربانی کا مشترکہ دن ہو، ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

مثلاً سعودی عرب میں پاکستان کے حساب سے ایک دن پہلے قربانی شروع ہوتی

---

(۱) کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال اوالجمال علی الکمال یمنع الاضحیة ومالایکون بهذه الصفة لایمنع ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۳.فتاوی رحیمیه ج:۱۰ص:۴۹، ط:دارالاشاعت .

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰.بدائع ج:۵ ص: ۸۱. ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال وجراب ،شامی ج:۶ص:۳۲۸.البحرج:۸ ص: ۱۷۸.فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،ط:رشیدیه .ویتصدق بثمنه لان القربة ذهبت عنه فیتصدق به ،بدائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.شامی ج:۶ ص: ۳۲۹.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے، اور پاکستان میں سعودی عرب سے ایک دن بعد، تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی پاکستان میں پہلے اور دوسرے دن کرنا صحیح ہوگا تیسرے دن نہیں کیونکہ پاکستان کا تیسرا دن سعودی عرب کے حساب سے قربانی کا دن نہیں اسی طرح اگر پاکستان میں رہنے والے آدمی کی قربانی سعودی عرب میں کی جارہی ہے سعودی عرب کے پہلے دن میں پاکستان کے آدمی کی قربانی کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ دن پاکستان کے حساب سے پاکستان میں رہنے والوں کے لئے قربانی کا دن نہیں ہے، لہذا دوسرے اور تیسرے دن میں کیا جائے۔(۱)

رگیں چار کٹ جائیں

ذبح کرتے وقت جانور کے گلے کو یہاں تک کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں جو نرخرے کے داہنے اور بائیں ہوتی ہیں، اگر ان میں سے تین ہی کٹ گئیں تب بھی ذبح درست ہے، اور اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو جانور مردار اور اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔(۲)

---

(۱) قال فی البدائع :لان الذبح هوالقربة فیعتبرمکان فعلها مکان المفعول عنه ، وان کان الرجل فی مصرواهله فی مصرآخرفکتب الیهم ان یضحوا عنه روی عن ابی یوسف انه یعتبر مکان الذبیحة فقال ینبغی لهم ان لایضحوا عنه حتی یصلی الامام الذی فیه اهله وان ضحوا عنه قبل ان یصلی لم یجزه وهوقول محمد، بدائع ج:۵ص:۷۴، ط:سعید. هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۶. البحرج:۸ص:۱۷۵. (فتجب التضحیة ...... (فجر) نصب علی الظرفیة (یوم النحر إلی آخرأیامه) (قوله نصب علی الظرفیة) أی لقوله تجب ، وهذا بیان لأول وقتها مطلقا للمصری والقروی ، الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۳،۳۱۶.

(۲) والعروق التی تقطع فی الذکاة اربعة :الحلقوم وهومجری النفس والمری وهومجری الطعام والودجان وهما عرقان فی جانبی الرقبة یجری فیهما الدم فان قطع کل الاربعة حلت الذبیحة وان قطع اکثرها فکذلک عند ابی حنیفة وهوالصحیح لما ان للاکثرحکم الکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،کتاب الذبائح، ط:رشیدیه. فتح القدیرج:۸ ص:۴۱۲،ط: رشیدیه.البحر ج:۸ص:۱۷۰. شامی ج:۶ص:۲۹۴. بدائع ج:۵ص:۴۱. فصل اما بیان شرط حل الاکل .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(ز)

زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ

زنا ناجائز اور حرام ہے اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا البتہ زانیہ کے شوہر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ وہ شخص اس برے فعل سے بیوی کو منع کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دونوں صورتوں میں اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے(۱)، البتہ بیوی کو اس برے فعل سے منع نہ کرنے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا، اور باز نہ آنے پر اس کو طلاق نہ دینے کی صورت میں دیوث ہوگا۔

زبان

جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

زخم

اگر جانور کو مارنے سے اسکے بدن پر زخم ہوگیا ہو تو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔(۳)

---

(۱) وشرط کون الذابح مسلما...... شامی ج:٦ص:۲۹٦. ھندیه ج:۵ص:۲۸۵. البحر ج:۸ ص: ۱٦۸ . بدائع ج:۵ص:۴۵،ط:سعید. فتح القدیر ج:۸ص:۴۰۷. ط:رشیدیه.

(۲) وفی الیتیمة کتبت الی أبی الحسن علی المرغینانی ولو کانت الشاة مقطوعة اللسان ھل تجوز التضحیة بھا فقال نعم ان کان لایخل بالاعتلاف و ان کان یخل به لاتجوز التضحیة بھا ، فتاوی ھندیه ج:۵ص:۲۹۸. شامی ج:٦ص:۳۲۵.

(۳) قطع الذنب من الیة الشاة قطعة لایؤکل المبان ، وأھل الجاھلیة کانوا یاکلونه فقال ﷺ ماابین من الحی فھو میتة ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۱ .،الباب الثالث فی المتفرقات .

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زندہ بچہ نکلا

☆......اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر دیا جائے اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گذرنے کے بعد صدقہ کر دیا جائے، اور گر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کئے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے اور، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔(۱)

☆......اگر قربانی ہونے سے قبل ہی جانور نے بچہ جنم دیا تو اس بچہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے

زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا ناجائز اور حرام ہے، لہذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

(۱،۲) فان خرج من بطنها حيا ، فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم ، فإن لم يذبحه حتى مضت ايام النحريتصدق به حيا فان ضاع أو ذبحه و أكله يتصدق بقيمته ، فإن بقى عنده و ذبحه للعام القابل اضحية لايجوز، وعليه اخرى لعامه الذى ضحى . ويتصدق به مذبوحا مع قيمة ما نقص بالذبح والفتوى على هذا ،شامى ج:٦ص:٣٢٢.هنديه ج:۵ص:٣٠١.الباب السادس فى بيان ما يستحب فى الاضحية ، بدائع ج:۵ص:۷۸. فصل امابيان مايستحب قبل التضحية .

(۳) ومن المشائخ من يذكرلهذا الفصل اصلا ويقول كل عيب يزيل المنفعة على الكمال او الجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع ،فتاوى هنديه ج: ۵ ص: ٢٩٩.ط:رشيديه . شامى ج:٦ص:٣٢٣.ويستحب ان يتربص بعد الذبح بقدر ما يبرد و يسكن من جميع اعضائه وتزول الحياة من جميع جسده ويكره ان يضحى و يسلخ قبل ان يبرده.هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ۳۰۰.بدائع ج:۵ص:۸۰،اما الذى يرجع الى آلة التضحية، البحرج:۸ ص: ١٧٠. شامى ج: ٦ ص: ٢٩٦.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زوال کے بعد ذبح کرے

اگر دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوگئی تو نماز کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے (۱) اور اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو زوال کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے۔(۲)

(س)

سر الگ کرنا

جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا مکروہ ہے مگر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔(۳)

سود خور کے ساتھ شریک ہونا

جان بوجھ کر سود خور کے ساتھ قربانی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حرام رقم سے شرکت کرنے کی صورت میں کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہاں اگر ایسا آدمی کسی سے حلال رقم لیکر قربانی میں حصہ ڈالے گا تو اس کو اجتماعی

---

(۱) والوقت المستحب للتضحية فی حق اهل السواد بعد طلوع الشمس وفی حق اهل المصربعد الخطبة ،فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۵. بدائع :ج۵ص:۷۳،اما الذی يرجع الی وقت التضحية، البحر ج:۸ ص: ۱۷۵ . شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۲) واذا ترک الصلوة يوم النحربعذراوبغيرعذرلاتجوزالاضحية حتی تزول الشمس ، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۵. ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۳ البحرج:۸ص:۱۷۶.شامی ج:۶ ص: ۳۱۸

(۳) ويستحب الاكتفاء بقطع الاوداج ولايباين الراس ولوفعل يكره ،فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۲۸۷.ط:رشيديه . شامی ج:۶ص:۲۹۶.البحرج:۸ص:۱۷۰.فتح القديرج:۸ص:۴۱۵. ط:رشيديه. كره النخع وهوان يبلغ بالسكين النخاع و توكل الذبيحة وقيل ان يكسرعنقه قبل ان يسكن من الاضطراب وكل ذلک مكروه لانه تعذيب الحيوان بلاضرورة ،فتاوی هنديه ج:۵ص: ۲۸۸.ط:رشيديه. البحرج:۸ ص:۱۷۰،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۱)

سور کے دودھ سے پرورش ہوئی

اگر کسی جانور کے بچہ کی پرورش سور کے دودھ سے ہوئی، وہ بچہ حلال ہے، اسکی قربانی درست ہے، لیکن قربانی کرنے سے پہلے چند روز تک دوسرا چارہ دینا چاہئے۔(۲)

سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا جائز ہے البتہ اس کو لازم سمجھنا جائز نہیں۔

سینگ

☆......جس جانور کے پیدائش سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے (۳)، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،ردالمحتارج:۵ص:۹۹، ط:سعيد.وج:٦ص:۳۸۵. هنديه ج:۵ص:۳۴۹. ......(وان كان شريك الستة نصرانيا أومريدا اللحم لم يجزعن واحد) منهم لأن الاراقة لاتتجزأ ،الدرمع الردج:٦ص:۳۲٦. وكذاإذاكان أحدهم عبدا أومدبرا ويريد الاضحية ؛لأن نيته باطلة ،لأنه ليس من أهل هذه القربة فكان نصيبه لحما فيمتنع الجواز أصلا بدائع ج:۵ ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) الجدى اذا كان يربى بلبن الاتان والخنزيران اعتلف اياما فلابأس لانه بمنزلة الجلالة ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۰.ط:رشيديه . باب مايوكل من الحيوان ومالايوكل .شامى ج:٦ ص:۳۰٦.

(۳) ويجوزبالجماء التى لاقرن لها وكذا مكسورة القرن كذا فى الكافى ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷.شامى ج:٦ص:۳۲۳.

(۴) وان بلغ الكسرالمشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين كذا فى البدائع ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط: رشيديه .شامى ج:٦ص:۳۲۳. البحرج:۸ص:۱۷٦.بدائع ج:۵ص:۷٦،اما الذى يرجع الى محل التضحية فتح القدير ج: ۸ ص:۴۳۴،ط:رشيديه.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......اگر سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

☆......اگر سینگ اکھڑ گئے ہوں اور چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

(ش)

شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا

اگر کسی نے شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کی ثواب اور واجب ادا کرنے کی نیت سے نہیں، تو اس صورت میں قربانی صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی

اگر شرکاء میں سے کسی ایک شریک نے جانور ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی، اور وکیل بھی مقرر نہیں کیا، اور دوسرے نے خود جانور کو ذبح کر دیا، اور کچھ شرکاء کو خبر بھی

---

(۱) (قوله ویضحی بالجماء) هی التی لاقرن لها خلقة وکذا العظماء التی ذهب بعض قرنها بالکسرأوغیره ، فان بلغ الکسرإلی المخ لم یجز،شامی ج:۶ ص:۳۲۳. فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:رشیدیه . البحرج:۸ص:۱۷۶. بدائع ج:۵ص:۷۶، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. فتح القدیرج: ۸ ص: ۴۳۴،رشیدیه.

(۲) وان بلغ الکسرالمشاش لایجزیه والمشاش رؤس العظام مثل الرکبتین والمرفقین ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷.ط:رشیدیه ، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب .شامی ج:۶ ص:۳۲۳.

(۳) اما الذی یرجع إلی من علیه التضحیة فمنها نیة الاضحیة لاتجزی الاضحیة بدونها ؛لأن الذبح قد یکون للحم وقد یکون للقربة والفعل لایقع قربة بدون النیة ، قال النبی ﷺ لاعمل لمن لانیة له ، بدائع ج:۵ص: ۱۷،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں تو اس سے کسی کی بھی نہیں ہوگی ۔(۱)

شرکت سے علیحدہ ہو جانا

☆......قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب تھی ،اور وہ پھر ذبح سے پہلے شرکت سے علیحدہ ہوگیا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ شریک ہوگیا تو قربانی ہو جائے گی ۔(۲)

☆......قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی وہ اگر ذبح کرنے سے پہلے علیحدہ ہو جائے تو اس پر قربانی واجب رہ جائے گی (۳)،اور اس جانور کے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہ ہوگی ۔(۴)

شرکت کا افضل طریقہ

☆...... بڑے جانور میں شریک ہونے والے جانور خریدنے سے پہلے شریک ہو جائیں اور پھر جانور خریدیں یہ سب سے زیادہ افضل طریقہ ہے۔(۵)

☆...... جانور خریدنے والا اس نیت سے جانور خریدے کہ ایک حصہ یا دو حصے میں اپنی قربانی کیلئے رکھوں گا اور باقی حصوں میں دوسروں کو شریک کرلوں گا، یہ بھی

(۱) ولوذبح الباقون بغیراذن الورثة لایجزیهم لانه لم یقع بعضها قربة لعدم الاذن منهم فلم یقع الکل قربة ضرورة عدم التجزی ،هندیه ج:۵ص:۳۰۵.ط:رشیدیه . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸.

(۲) والتقدیربالسبع یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة ،عالمگیری ، کتاب الاضحیة ،الباب الثامن ج:۵ص:۳۰۴. کفایت المفتی ج:۸ ص:۱۹۲، دارالاشاعت. ولو اشتری بقرة یرید أن یضحی بها ، ثم اشرک فیها ستة یکره ویجزیه لأنه بمنزلة سبع شیاه حکما إلا أن یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره ،هندیه ج:۵ص:۳۰۴.بدائع ج:۲ ص:۷۲،ط:سعید.

(۳) وفقیرشراها لها لوجوبها علیه بذلک حتی یمتنع علیه بیعها ،تنویرالابصارمع الدر المختارشامی ، کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲۱ط:سعید.

(۴) لأن بعضها لم یقع قربة ، الدرمع الرد، کتاب الاضحیة ،ج:۶ص:۳۲۶.

(۵) ولواشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرک فیها ستة......وان فعل ذلک قبل ان یشتری کان احسن ،هندیه ج:۵ص:۳۰۴.شامی ج:۶ص:۳۱۷.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جائز ہے (۱)، لیکن اگر اس نے جانور کو خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں کی تھی، اور بعد میں دوسروں کو شریک کرلیا تو اس کے جواز میں اختلاف ہے، لیکن راجح جواز ہے۔(۲)

شرکت کا جانور

شرکت میں دئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں دوسرے کی ملکیت بھی ہے۔(۳)

شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا

کسی شخص نے کہا کہ میرا قربانی کے جانور میں حصہ شامل کرلینا اور پیسہ نہیں دیا، اوراس نے حصہ شامل کرلیا، جب قربانی ہوچکی تو اس لینے والے نے انکار کردیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو اس انکار کا اعتبار نہیں ہے اوراس پر ضروری ہوگا کہ اس حصے کی قیمت ادا کرے۔(۴)

شرکت کے پیسوں کی تقسیم

اگر بڑے جانور میں متعدد افراد شامل ہیں تو ہر فرد کو اپنے اپنے حصے کے مطابق

---

(۱) ولواشترى بقرة يريد ان يضحى بها ثم اشرك فيها ...... الا ان يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلايكره ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۲. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) ولواشترى بقرة يريد ان يضحى بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم؛ لأنه بمنزلة سبع شياه حكما ،هنديه ج:۵ص:۳۰۴.ط:رشيديه،كوئته . بدائع ج:۵ص:۷۲،سعيد.شامى ج:۶ص: ۳۱۷.

(۳) ويظهران العارية كالوديعة لكونها مضمونة بالدين وكذا المشتركة ،الدرمع الرد ج:۶ ص: ۳۳۱. يعنى انها امانة لظهوران نصيب شريكه امانة فى يده فلاتجزى كالوديعة ولايخفى ان المراد شاة واحدة مشتركة بخلاف شاتين بين رجلين ضحيا بهما فانه يجوز،ردالمحتارج:۶ص: ۳۳۱،ط: سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۷، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.هنديه ج:۵ص:۳۰۳.

(۴) فتاوى محموديه ج:۴ص:۲۹۷.

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پیسہ دیدینا چاہئے تاہم اگر کوئی شریک خوشی سے دوسرے کی طرف سے کوئی پیسہ زیادہ دیدے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

شریک کرنا

☆......کسی جانور کی خریداری کے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت کی ہے یا نہیں کی دونوں صورتوں میں اگر خریدار مالدار ہے تو دوسرے لوگوں کو شریک کرسکتا ہے۔(۲)

☆......اور اگر خریدار مالدار نہیں بلکہ فقیر ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت تھی تو دوسرے آدمی کو شریک کرسکتا ہے، اور اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو خریدنے کے بعد کسی اور آدمی کو شریک نہیں کرسکتا۔(۳)

شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا شوہر پر لازم نہیں، البتہ شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی قربانی کرسکتا ہے۔(۴)

---

(۱) وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل فی قول ابی حنیفة وأبی یوسف وان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لایجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا.شامی ج:٦ص: ۳۱۵. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۸.ط:سعید.

(۲) فی الهندیه :ولواشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرك فیها ستة یکره ویجزیهم لانه بمنزلة سبع شیاه حکما الا ان یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره وان فعل ذلک قبل أن یشتریها کان أحسن وهذا اذا کان موسرا، هندیه ،الباب الثامن ، ج:۵ ص: ۳۰۴.ط:رشیدیه .شامی ج:٦ص:۳۱۷،ط:سعید.

(۳) فی الهندیه :وان کان فقیرامعسرا فقد أوجب بالشراء فلایجوزأن یشرك فیهاوکذا لو اشرك فیها ستة بعد ماأوجبها لنفسه لم یسعه لانه اوجبها کلها لله تعالی وأن اشرك جاز ویضمن ستة اسباعها، ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشیدیه.الباب الثامن فیمایتعلق بالشرکة شامی.ج:٦ص: ۳۱۷

(۴) فی الهندیه : ولوذبح ببدنة عن نفسه وعرسه وأولاده لیس هذا فی ظاهرالروایة فقال الحسن بن زیاد فی کتاب الاضحیة ان کان اولاده صغارا جازعنه وعنهم جمیعا فی قول ابی حنیفة =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شیعہ کا ذبیحہ

شیعہ مسلمان بھی نہیں اور کتابی بھی نہیں اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں (۱)، واضح رہے کہ شیعہ اثنا عشری، تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابۂ کرام کے علاوہ باقی صحابۂ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تفصیل کیلئے ماہ نامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے اس میں مفصل اور مدلل بحث اور فتاوی موجود ہیں۔(۲)

اسی طرح آغا خانی اور بوہری وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

شیعہ کی شرکت

شیعہ کافر ہیں، اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ لیا گیا تو کسی کی قربانی بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

(ص)

صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا

☆......کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا

= وابی یوسف وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل فی قول ابی حنیفة وابی یوسفؒ و ان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لاتجوزعنه ، ولاعنهم فی قولهم جمیعاج: ۵ص:۳۰۲، الباب السابع فی التضحیة عن الغیر، ط:رشیدیه . وفیه ایضا ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکباروامرأته إلا باذنه ،هندیه ج:۵ص:۲۹۳ ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۱۵، ط: سعید.

(۱) ومنها ان یکون مسلمااوکتابیا فلاتؤکل ذبیحة اهل الشرک والمرتد لانه لایقرعلی الدین الذی انتقل الیه ، هندیه ج:۵ص:۲۸۵ .شامی ج:۶ص:۲۹۶ .البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۶۸ . بدائع الصنائع ج:۵ص:۴۵، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان .فتح القدیرج:۸ ص: ۴۰۷. ط:رشیدیه.

(۲) ماہنامہ بینات جلد نمبر:۵۰ جمادی الاولی، خصوصی شیعہ نمبر، ۱۴۰۸ھ .۱۹۸۸ء.

(۳) تفصیل کیلئے بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے. ماہنامہ بینات خصوصی اشاعت. احسن الفتاوی ج:۷ص:۵۰۹.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مرگیا تو اس سے قربانی ساقط ہوگئی، قربانی کے لئے وصیت کرنا اور وارثوں کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی صاحب نصاب قربانی کے ایام میں انتقال کرگیا اور اس نے اس سال کی قربانی نہیں کی، تو اس سے قربانی کا وجوب ساقط ہوجائے گا۔(۲)

صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نذر مانی تو اس کو قربانی کے ایام میں دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک قربانی تو منت کی وجہ سے لازم ہوگی، اور دوسری قربانی صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے لازم ہوگی۔(۳)

صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے

صاحب نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے، اور قربانی واجب ہونے کی دلیل سنن ابن ماجہ میں مروی ہے ''**عن ابی هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا. ابن ماجه ابواب الاضاحی ج:۱ص:۲۲۶** قدیمی کتب خانہ۔

یعنی جس کو وسعت ہے اور وہ قربانی نہ کرے تو ہمارے مصلی (عیدگاہ) کے قریب نہ آئے۔

ظاہر ہے کہ صاحب نصاب وسعت والا ہے، پس اگر ایک گھر میں دو شخص

(۱، ۲) فی الهنديه : ولومات الموسرفی أيام النحرقبل أن يضحی سقطت عنه الاضحية ج:۵ ص:۲۹۳. الباب الاول، ط: رشيديه. البحرج:۸ص:۱۷۴. شامی ج:۶ص:۳۱۶.

(۳) وفی الشامية: واعلم أنه قال فی البدائع: ولونذرأن يضحی شاة وذلک فی ايام النحر موسرفعليه أن يضحی شاتين عندنا شاة بالنذروشاة بايجاب الشرع ابتداء إلا اذاعنی به الاخبارعن الواجب عليه فلايلزمه إلا واحدة ج:۶ص:۳۲۰، ۳۳۲. ط: سعيد. البحرج: ۸ ص:۱۷۵. هنديه ج:۵ص:۲۹۳.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر قربانی واجب ہوگی، اور چار ہوں تو چاروں پر اور ایک ہو تو ایک پر۔(۱)

صاحب نصاب غریب ہوگیا

کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ غریب ہوگیا، تو اس سے قربانی ساقط ہو جائے گی۔(۲)

صحت یابی کے لئے قربانی کرنا

مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے البتہ زندہ جانور کا صدقہ کر دینا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے

جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۴)

(۱) البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۶۴ .فصل اما شرائط الوجوب .ط:سعید.

(۲) فلوکان غنیا فی أول الایام ، فقیرا فی آخرها لاتجب علیه ، الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۵ ،۳۱۹.عالمگیری ج:۵ص:۲۹۲ .ولوافتقرفی ایام النحرسقطت عنه وکذا لومات ولو بعدها لم تسقط ،البحرج:۸ص:۱۷۴ .

(۳) ولوترکت الضحیة ومضت أیامها تصدق بها حیة وفی الشامیة (قوله تصدق بها حیة) لوقوع الیاس عن التقرب، بالاراقة، وان تصدق بقیمتها اجزاء ہ ؛لأن الواجب التصدق بعینها وهذا مثله فیما هوالمقصود. الدرمع الردج:۶ ص:۳۲۰. کفایت المفتی ج:۸ص: ۲۵۲ .

(۴) فی البحر:ولم تجب الابملک النصاب فدل ان وجوبها بالقدرة المیسرة ؛لأن اشتراط النصاب لاینافی وجوبها بالممکنة کما فی صدقة الفطر، ج:۸ص:۱۷۴ .ط:ایچ ایم سعید. و فی تنویر الابصار:وشرائطها الاسلام والاقامة والیسارالذی یتعلق به صدقة الفطر،شامی =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صدقہ کر دینے سے قربانی ادا نہ ہوگی

جس مرد یا عورت پر قربانی واجب ہے، اس پر ضروری ہے کہ قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن جانور ذبح کر کے قربانی کرے، قیمت صدقہ کرنے سے یا کسی دوسرے نیک کام میں لگا دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔ صدقہ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔(۱)

(ض)

ضرورت اصلیہ

ضرورت اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت وآبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلاً کھانا پینا، پہننے، کپڑے، رہنے کا مکان، اہل صنعت وحرفت کیلئے اس کے پیشہ کے اوزار ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں البتہ بڑی بڑی دیگیں، بڑے بڑے فرش، شامیانے، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، ٹیلی ویژن وی سی آر وغیرہ ضرورت اصلیہ میں داخل نہیں ہیں، اگر ان چیزوں کی قیمتیں نصاب تک پہنچ جائیں گی تو ایسے آدمی پر قربانی واجب ہوگی۔(۲)

واضح رہے کہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر آلات معصیت ہیں، رکھنا اور دیکھنا جائز

= ج:٦ ص: ٣١٢. ط:ایچ ایم سعید. هندیه ج:۵ ص:٢٩٢. ط:رشیدیه.

(١) ومنها ان لایقوم غیرها مقامها حتی لوتصدق بعین الشاة أوقیمتها فی الوقت لایجزیه عن الاضحیة لان الواجب تعلق بالاراقة ،والأصل ان الوجوب اذا تعلق بفعل معین انه لایقوم غیره مقامه کما فی الصلاة والصوم وغیرهما ،بدائع ج:۵ ص:٦٦، فصل اما کیفیة الوجوب. شامی ج:٦ ص:٣٢٠.

(٢) قال المحقق قوله وفسره ابن ملک ای فسرالمشغول بالحاجة الاصلیة حیث قال وهی مایدفع الهلاك عن الانسان تحقیقا کالنفقة ودورالسکنی وآلات الحرب والثیاب المحتاج الیهالدفع الحراوالبرداوتقدیراکآلات الحرفة واثاث المنزل ودواب الرکوب وکتب العلم لاهلها،شامی ج:٢ ص:٢٦٢. البحرج:٢ ص:٢٠٦،ط:سعید. هندیه ج:١ ص:١٧٣،ط:ر شید یه

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں ہے۔(۱)

(ط)

طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا

طالب علم کے لئے نفلی قربانی سے دینی کتابیں خریدنا بہتر ہے۔(۲)

(ع)

عرفہ

عرفہ کا دن ایک ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔(۳)

عضو تناسل

مذبوحہ جانور کا عضو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے، اور غیر مذبوحہ کا حرام ہے۔(۴)

---

(۱) وفی السراج ودلت المسألة ان الملاهی کلها حرام ویدخل علیهم بلا اذنهم لانکار المنکرقال ابن مسعود صوت اللهووالغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات قلت وفی البزازیة استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام لقوله علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر،شامی ج:٦ ص:۳۴۸، ۳۴۹ .

(۲) عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلثة الا من صدقة جاریة اوعلم ینتفع به اوولد صالح یدعوله ، مشکوة ص:۳۲،کتاب العلم ، ط:قدیمی کتب خانه .

(۳) وفی البدائع :الا انه لم یدخل فیهالیلة العاشرة من ذی الحجة لانه استتبعها النهار الماضی وهویوم عرفة بدلیل ان من أدرکها فقد ادرك الحج کما لوادرك النهاروهویوم عرفة . ج:۵ ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ط:سعید.

(۴) فی الدرالمختار:وکره تحریما وقیل تنزیها والاول اوجه من الشاة سبع ،الحیاء و الخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکرللاثرالوارد فی کراهة ذلک. شامی ج:٦ ص:۷۴۹،مسائل شتی .ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت

☆...... بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے متعدد افراد شریک ہوسکتے ہیں، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔(۱)

☆...... بڑے جانور میں بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہوسکتے ہیں۔(۲)

☆......عقیقہ کی نیت سے قربانی کے بڑے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

عمر اور دانت

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو نہیں لیتے اور اگر کیرا نہیں ہے تو لیتے ہیں، حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ اس کی تفصیل ''جانوروں کی عمریں'' عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔(۴)

البتہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کیلئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں، چونکہ اکثر حالات میں جانوروں کی صحیح عمر معلوم نہیں

---

(۱) فی الهندیه : وکذلک ان أراد بعضهم العقیقة عن ولد وولد له ج:۵ص:۳۰۴، ط: رشیدیه. کذافی الشامیة ج:۶ص:۳۲۶.ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ص:۷۲.

(۲) فی الهندیه : ولوأرادوا القربة الاضحیة أوغیرها من القرب أجزاهم سواء کانت القربة واجبة اوتطوعا اووجب علی البعض دون البعض،ج:۵ص:۳۰۴. فیه ایضا :وکذلک ان أراد بعضهم العقیقة عن ولد الخ ج:۵ص:۳۰۴

(۳) حواله بالا.شامی ج:۶ص:۳۲۶.البحرج:۸ص:۱۷۸.بدائع ج:۵ص:۷۲

(۴) فی الهندیه :ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ستة اشهروالثنی ابن سنة الخ ج:۵ ص: ۲۹۷،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوتی، اس لئے ان کے دانتوں کو عمر معلوم کرنے کا اور اس پر عمل کرنے کا احتیاطاً حکم دیا گیا ہے۔ دانتوں کی علامت ایسی ہے کہ اس میں کم عمر کا جانور نہیں آسکتا ہے، ہاں زیادہ عمر کے جانور کا آجانا ممکن ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں، پس اگر کسی شخص کے گھر کا بکرا یکم ذی الحجہ کو پیدا ہوا اور اسی کے گھر میں پرورش پاتا رہا تو آئندہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو وہ ایک سال نو دن کا ہوگا، اب اگر اس کے پکے دانت نہ نکلے ہوں تب بھی وہ اس کی قربانی کرسکتا ہے کیونکہ اس کی عمر یقیناً ایک سال کی پوری ہوکر آٹھ نو دن زائد ہوچکی ہے، لیکن اس سے یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ بے دانت ہر بکرا قربانی کیا جاسکتا ہے خواہ اس کی عمر ایک سال ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔

بس میرے خیال میں یہ بات صحیح ہے ''مسنۃ'' کے معنی دانت والے اور سال بھر والے دونوں ہوسکتے ہیں، لیکن سال بھر کا ہونا کسی بکرے کا، جس کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو یا مشتبہ ہو، دو دانتوں کے بغیر معلوم نہیں ہوسکتا اس لئے عام حکم یہی دینا مناسب تھا اور وہی دیا گیا ہے، کفایت المفتی۔ج:۸ص:۲۱۷، ط: دارالاشاعت.

عورت پر قربانی واجب ہے

اگر عاقل بالغ مقیم عورت صاحب نصاب ہے، یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔(۱)

عورت کا ذبیحہ

مسلمان عورتوں کا ذبح کیا ہوا جانور بلاشبہ حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز

(۱) (وأما شرائط الوجوب) منها اليسار وهو مايتعلق به وجوب صدقة الفطر دون مايتعلق به وجوب الزكاة، هنديه، كتاب الاضحية، ج:۵ص:۲۹۲، ط:رشيديه. شامی ج:۶ص:۳۱۲، ط: سعيد. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۴، ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے،(۱)البتہ چونکہ عورتیں اس کام کو کم جانتی ہیں،اور دل کمزور ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ چلنے کا احتمال ہے،اس لئے بلاضرورت ذبح کا کام عورتوں کے سپرد کرنا مناسب نہیں (۲)۔

عیب دار جانور

عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں (۳)،لیکن اگر ذبح کے وقت تڑپنے،کودنے سے عیب دار ہوگیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔(۴)

عیب دار ہوگیا

☆...... اگر کسی مالدار صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہوگیا تو صاحب نصاب آدمی پر ضروری ہوگا کہ عیب دار جانور کی جگہ پر کسی بے عیب جانور کی قربانی کرے۔(۵)

☆......اگر کسی فقیر آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہوگیا تو فقیر آدمی وہی عیب دار جانور قربانی کرے کافی ہے،فقیر کے لئے اس

(۱) فی الهندیه :والمرأة المسلمة والکتابیة فی الذبح کالرجل ،ج:۵ص:۲۸۶.البحر ج: ۸ ص:۱۶۸ .فتح القدیر ج:۸ص:۲۰۷ .ط:رشیدیه.

(۲) فیه ایضا: والحاصل أن کل مافیه زیادة ألم لایحتاج الیه فی الزکاة مکروه ،کذا فی الکافی هندیه ،ج:۵ص:۲۸۸.

(۳) فی الهندیه :وأما صفته فهوان یکون سلیما من العیوب الفاحشة کذا فی البدائع الخ ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۵ ط:سعید.شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۴) ولوقدم أضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها أجزاه الخ هندیه ج:۵ص:۲۹۹. ط:رشیدیه .البحر ج:۸ص:۱۷۷. بدائع ج:۵ ص:۷۶. فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۵.

(۵) ولواشتراها سلیمة ثم تعیبت بعیب مانع کما مرفعلیه اقامة غیرها مقامها ان کان غنیا و ان کان فقیراجزأه ذلک وکذا لوکانت معیبة وقت الشراء لعدم وجوبها علیه بخلاف الغنی . شامی ج:۶ص:۲۰۷.هندیه ج:۵ص:۲۹۹ .البحر ج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۷۶. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کی جگہ دوسرا جانور لیکر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے قربانی کے لئے بے عیب جانور خریدا تھا مگر بعد میں کوئی ایسا عیب ونقص پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہ ہوتو اگر قربانی منت ونذر کی ہوتو اس کی جگہ بے عیب جانور کی قربانی ضروری ہے، خواہ وہ شخص امیر ہو یا غریب، اور اگر قربانی نذر ومنت کی نہ ہوتو غریب کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی کر دینا کافی ہے اور امیر پر اس کی جگہ دوسرے بے عیب جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆......اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، مثلا ٹانگ ٹوٹی، یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۳)

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا

شہروں میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی دوبارہ کرنی لازم ہوگی، البتہ گاؤں جہاں پر عید کی نماز نہیں ہوتی ذبح کر سکتے ہیں۔(۴)

(۱) أيضا

(۲) ولواشترى رجل اضحية وهى سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لواشتراها على هذه الحالة لم تجزئه إن كان موسرا ، وان كان معسرا اجزأته إذ لاأضحية فى ذمته ، فان اشتراها للأضحية فقد تعينت الشاة للأضحية حتى لوكان الفقيرأوجب على نفسه اضحية لاتجوزهذه ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۹ .بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۳) ولوقدم أضحية ليذبحها فاضطربت فى المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها مقامها أجزأه ، ج:۵ص:۲۹۹ .ط:رشيديه.فتح القديرج:۸ص:۴۳۵.ط: رشيديه. بدائع ج:۵ ص: ۷۶.البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعيد.

(۴) قال رحمه الله :ولايذبح قبل الصلوة ويذبح غيره يعنى لايجوز لاهل المصران يذبحوا الاضحية قبل ان يصلوا صلوة العيد ويجوزلاهل القرى والبادية ان يذبحوا بعد صلاة الفجر قبل ان يصلى الامام صلاة العيد والاصل فى ذلک قوله ﷺ من ذبح قبل صلاة الامام فليعد ذبيحته ومن ذبح بعد صلاة الامام فقد تم نسكه ، وأصاب سنة المسلين ،قال صاحب النهاية :=

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عید کی نماز مقدم ہے

نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز کو مقدم کیا اور قربانی کو اس کے بعد کرنے کا حکم جاری فرمایا خواہ وہ مکہ میں ہو یا مدینہ میں یا دنیا کے کسی مقام میں۔(۱)

عید کے دن سال پورا ہوا

جو بکرا گذشتہ سال عید کے روز پیدا ہوا ہے اس کی قربانی امسال عید کے دوسرے دن کرنا جائز ہے، کیونکہ سال پورا ہو چکا ہے۔(۲)

عیسائی کا ذبیحہ

''یہود کا ذبیحہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(غ)

غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا

کسی غریب نے جس پر قربانی واجب نہیں تھی، محض اپنی خوشی سے قربانی کر دی، اور اس کے بعد قربانی کے ایام میں ہی وہ صاحب نصاب امیر بن گیا تو اب اس

= هذا يشير الى ماذكرفي المبسوط حيث قال لايجزيه لعدم الشرط لالعدم الوقت قال عليه السلام أول نسكنا في هذا اليوم الصلوة ثم الاضحية الخ البحرج:۸ص:۱۷۵، ط: سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۳،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب. فتح القديرج:۸ص:۴۳۰. هنديه ج:۵ص:۲۹۵.شامي ج:۶ص:۳۱۸.

(۱) فقال رسول الله ﷺ من كان ذبح قبل ان يصلي اونصلي فليذبح مكانها اخرى وفي رواية قال ﷺ يوم النحرثم خطب ثم ذبح فقال من كان ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه، مشكوة ج:۱ص:۱۲۹.ط:قديمي كتبخانه.

(۲) ذكرالفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهروالثني منه ابن سنة ...... وذكرالقاضي في شرحه مختصرالطحاوي ...... في الثني من الشاة والمعزما تم له حول وطعن في السنة الثانية ، بدائع ج:۵ص:۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب.هنديه ج:۵ص:۲۹۷.الباب الخامس،ط:رشيديه. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷،ط:سعيد.شامي ج:۶ص:۳۲۲.ط:سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پر دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۱)

غریب قربانی کے ایام میں امیر ہو گیا

اگر کسی غریب آدمی کو ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے کہیں سے مال دستیاب ہو گیا اور وہ صاحب نصاب ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔(۲)

غریب نے جانور خریدا

اگر غریب آدمی نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔(۳)

غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا

☆......اگر کوئی شخص غریب ہے، اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا ہے، تو اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہو جائے گی (۴)، لیکن اگر اس کا یہ جانور مر گیا یا گم ہو گیا تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا، اس پر دوسری قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) وعلى هذا يخرج ما إذا لم يكن أهلا للوجوب في أول الوقت ثم صار أهلا في آخره بأن كان كافرا أوعبدا أوفقيرا أومسافرا في اول الوقت ثم صار أهلا في آخره فانه يجب عليه ...... ولوضحى في أول الوقت هوفقيرفعليه أن يعيد الاضحية وهوالصحيح، هنديه. ج:۵ ص: ۲۹۳. البحرج:۸ص:۱۷۴. بدائع ج:۵ص:۶۵.

(۲)ولايشترط أن يكون غنيا في جميع الوقت حتى لوكان فقيرا في اول الوقت ثم أيسرفي آخره تجب عليه ،هنديه ج:۵ص:۲۹۲،ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۶۴.فصل اما شرائط الوجوب،ط:سعيد.

(۳) وفقيرشراها لها لوجوبها عليه حتى يمتنع عليه بيعها ، الدرمع الردج:۶ص:۳۲۱. وفي الشامية :لأن شراءه يجرى مجرى الايجاب وهوالنذربالتضحية عرفا ،ج:۶ص:۳۲۱.

(۴) أيضا

(۵) والفقيرلوسرق شاته ولم يشتراخرى ليس عليه اخرى والغني يجب عليه اخرى =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اوراگرغریب آدمی نے پہلا جانورگم ہونے کے بعد دوسرا جانورخرید لیا پھر پہلا بھی مل گیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ غریب آدمی قربانی کی نیت سے جتنے جانورخریدتا جائے گا سب کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔(۱)

غصب شدہ جانور کی قربانی

اگرکسی نے کسی کے جانورکوغصب کر کے قربان کرڈالاتو قربانی اداہوجائیگی البتہ غاصب پرضروری ہوگا کہ مالک کو جانور کی قیمت ادا کردے۔(۲)

غلاظت کھانے والا جانور

جوجانورناپاکی،غلاظت کھاتاہےاس کے باندھنے (پابندرکھنے) سے پہلے اس کی قربانی جائزنہیں ہے،البتہ اگر چندروز کے لئے باندھ کرچارہ وغیرہ کھلایاجائے کھلا اورآزادپھرنے نہ دیں تاکہ گندگی اورغلاظت میں منہ نہ ڈالےتواس کی قربانی درست ہے،اگراونٹ ہےتوچالیس روز،گائے بھینس بیل وغیرہ کوبیس روزاوربکرا بکری کودس روز بندرکھ کرچارہ کھلایاجائے۔(۳)

= لان الوجوب علی الفقیربالشراء والشراء یتناول حقه المعین فوجب التضحیة به، فسقط والواجب بهلاک المعین ، خلاصة الفتاوی ج:۴ص:۳۱۸ .البحرج:۸ص:۱۷۵ .ط:سعید

(۱) واذا اشتری الغنی اضحیة فضلت فاشتری اخری ثم وجد الاولی فی ایام النحرکان له ان یضحی بایتهما شاء ولوکان معسرا فاشتری شاة واوجبها ثم وجد الاولی قالوا علیه ان یضحی بهما ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۴،ط:رشیدیه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ . بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۶ .فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید.

(۲) فی المنتقی لوغصب اضحیة غیره فذبحها عن نفسه وضمن القیمة لصاحبها اجزأه ماصنع لانه ملکها بسابق الغصب، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۳.ط:رشیدیه .البحر ج:۸ ص:۱۷۹ .بدائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

(۳) ولاتجوزالجلالة وهی التی تاکل العذرة ولاتاکل غیرها فان کانت الجلالة ابلا تمسک اربعین یوما حتی یطیب لحمها والبقریمسک عشرین یوما والغنم عشرة ایام ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۸،ط:رشیدیه . البحرج:۸ص:۱۷۶ .ط:سعید.شامی ج:۶ص:۳۲۵.بدائع ج: ۵ ص: ۴۵ ،فصل اما بیان شرط حل الاکل ،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

''کافر کو گوشت دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم کا ذبیحہ

ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے(۱) غیر مسلم اور غیر کتابی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں۔(۲)

(ف)

فائدہ اٹھانا مکروہ ہے

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے، اور صحیح قول کے مطابق مالدار اور غریب اس حکم میں برابر ہیں۔(۳)

فساد ہوگیا

اگر کسی شہر میں فساد ہوگیا، اور نماز پڑھنا مشکل ہوگیا، اور لوگوں نے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ہی قربانی کر لی تو درست ہے۔(۴)

(۱) وحل ذبیحة مسلم وکتابی لقوله تعالی "وطعام الذین اوتوالکتاب حل لکم" والمراد به ذبائحهم لان مطلق الطعام غیرالمزکی یحل من ای کافرولافرق فی الکتابی بین ان یکون ذمیا او حربیا ،البحرج:۸ص:۱۶۸ .هندیه ج:۵ص:۲۸۵ .بدائع ج:۵ص:۴۵ .شامی ج:۶ ص:۲۹۶ .

(۲) لامجوسی ووثنی ومرتد ومحرم وتارک التسمیة عمدا یعنی لاتحل ذبیحة هولاء ، شامی ج:۶ص:۲۹۸ .البحرج:۸ص:۱۶۸ ،ط:سعید. کتاب الذبائح .هندیه ج:۵ص: ۲۸۵ .بدائع ج:۵ص:۴۵ .فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان ،ط:سعید.

(۳) ولواشتری شاة للاضحیة یکره ان یحلبها اویجزصوفها فینتفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،هندیه ج:۵ص:۳۰۰ .ط:رشیدیه . والصحیح ان الموسروالمعسرفی حلبها وجزصوفها سواء ،فتاوی هندیه ج: ۵ ص: ۳۰۱ . شامی ج:۶ص:۳۲۹ .البحرج:۸ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص:۷۸ .ط:سعید.

(۴) وفی الواقعات لوان بلدة وقعت فیها فترة ولم یبق فیها وال لیصلی بهم صلاة العید، فضحوا بعد طلوع الفجرجاز و هوالمختارلان البلدة صارت فی حق هذا الحکم کالسواد =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فقیر آخری وقت میں مالدار ہو گیا

اگر کسی فقیر نے اول وقت میں اپنی خوشی سے قربانی کی پھر آخری وقت میں مالدار ہو گیا۔ تو اس پر دوسری قربانی کرنی لازم ہو گی۔(۱)

فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا

اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس سے بھی قربانی ضروری اور واجب ہو جاتی ہے۔(۲)

(ق)

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے

ہر سال صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی کرنا جو واجب ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، اس لئے جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کر دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہو گی، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار پر عمل نہیں ہو گا۔(۳)

= وعليه الفتوى ،هنديه ج: ۵ ص:۲۹۵ .ط:رشيديه .البحرج:۸ص:۱۷۶ .بدائع ج:۵ ص:۷۴ .فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعيد.

(۱) ولوضحى فى أول الوقت وهوفقيرثم أيسرفى آخرالوقت فعليه ان يعيد الاضحية عندنا ، بدائع ج:۵ص:۶۵ ،فصل اما كيفية الوجوب .عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۳، كيفية الوجوب . البحرج:۸ص:۱۷۴ ، كتاب الاضحية . شامى ج:۶ص:۳۱۹، كتاب الاضحية .ط:سعيد.

(۲) فلوقال كلامانفسيا لله على ان اضحى بهذه الشاة فاشترى شاة بنية الاضحية وان المشترى غنيا لاتصيرواجبة ...... وان كان فقيرا فى ظاهرالرواية تصيرواجبة بنفس الشراء ، هنديه ج:۵ص:۲۹۴ .ط:رشيديه.شامى ج:۶ص:۳۲۰ .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ .ط: سعيد.

(۳) وعن زيد بن ارقم قال قال رسول الله ﷺ يارسول الله ماهذه الاضاحى قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا يارسول الله قال بكل شعرة حسنة رواه احمد وابن ماجه ، مشكوة ص:۱۲۹ .قديمى كتبخانه .اى طريقته التى امرنا باتباعها قال تعالى ان اتبع =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی اور صدقہ میں فرق ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی بات قربانی کی روح ہے، تو یہ روح صدقہ سے حاصل نہیں ہوسکتی، کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔

پھر قربانی کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں مگر قربانی کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے، اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا ہے۔(۱)

قربانی ایک اہم عبادت

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک دوسرے مذاہب میں بھی قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر، یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔(۲)

= ملة ابراهيم حنيفا فهى من الشرائع القديمة التى قررتها شريعتنا، مرقاة المفاتيح ج:۳ ص: ۳۱۴.باب الاضحية .الفصل الثالث ط: امداديه . واما الذى يجب على الغنى دون الفقيرفما يجب من غيرنذرولاشراء للاضحية بل شكرا لنعمة الحياة واحياء لميراث الخليل عليه الصلاة والسلام حين أمره الله تعالى عز اسمه بذبح الكبش فى هذه الايام فداء عن ولده ومطيه على الصراط ومغفرة للذنوب و تكفيرا للخطايا الخ بدائع ج:۵ص:۶۲. فتجب التضحية اى اراقة الدم من النعم قال فى الجوهرة والدليل على انها الاراقة لوتصدق بين الحيوان لم يجزوالتصدق بلحمها بعد الذبح مستحب وليس بواجب ،شامى ج:۶ ص: ۳۱۳. بدائع ج:۵ ص:۶۶ .فصل اما كيفية الوجوب.

(۱) خطبات حكيم الاسلام ج:۲ ص:۴۴۶،سنت حضرت خليل ،كتبخانه مجيديه ،ملتان .

(۲)احكام و تاريخ قربانى مصنفه مفتى محمد شفيع صاحبؒ ص:۳۴.ط:ادارةالمعارف.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی تین دن تک ہوتی ہے

قربانی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک صحیح ہوتی ہے، تیرھویں تاریخ کو قربانی صحیح نہیں ہوتی۔(۱)

قربانی دوسری جگہ کرنا

☆......اگر ایک ملک والے دوسرے ملک میں قربانی کریں تو درست ہے، شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود پسند کرے، اس کی خدمت کر کے محبت کا تعلق پیدا کرے، کیونکہ یہ ایک بڑے ثواب کا ذریعہ بننے والا ہے یہی نہیں بلکہ اولاد کی قربانی کے قائم مقام ہے(۲)، اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کے وقت خود حاضر رہے، (۳) اور مستحب یہ ہے کہ اپنی قربانی میں سے کھائے، ہو سکے تو عید کے مبارک دن میں کھانے کی ابتداء اپنی قربانی کے گوشت سے کرے، اور پڑوسی، عزیز و اقارب نیز غریبوں اور رشتہ داروں کو کھلائے دوسری جگہوں پر قربانی کرانے سے ان تمام برکتوں

(۱) قال مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال :الأضحی یومان بعد یوم الاضحی، وقال مالک:أنہ بلغہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مثل ذلک ،موطامالک ج:۲ص:۴۹۷، ط:میرمحمد کتبخانہ .وفی شرح التنویرشاۃ اوسبع بدنۃ فجریوم النحرإلی آخرأیامہ ، وھی ثلاثۃ افضلھا اولھا ، الدرمع الرد،کتاب الاضاحی ج:۶ ص:۳۱۵. بدائع ج:۵ص:۶۵،۷۴، فصل اما الذی یرجع الی وقت التضحیۃ،ط: سعید.ھندیہ ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیۃ ، ط:رشیدیہ . البحرج:۸ص:۱۷۳، کتاب الاضحیۃ، ط:سعید.

(۲) ان الرجل اذا کان فی مصرواھلہ فی مصرآخرفکتب الیھم لیضحوا عنہ فانہ یعتبرمکان التضحیۃ فینبغی ان یضحوا عنہ بعد فراغ الامام من صلاتہ فی المصرالذی یضحی عنہ فیہ ، ھندیہ ج :۵ ص: ۲۹۶، الباب الرابع البحرج:۸ص:۱۷۵ .بدائع ج:۵ص:۷۴.فصل اما شرائط جوازاقامۃ الواجب.

(۳) والافضل ان یذبح اضحیتہ بیدہ ان کان یحسن الذبح لان الاولی فی القربات ان یتولی بنفسہ وان کان لایحسنہ فالافضل ان یستعین بغیرہ ولکن ینبغی ان یشھدھا بنفسہ ، ھندیہ ج:۵ ص:۳۰۰ .الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۹.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیۃ ط: سعید. البحرج:۸ص:۱۷۹ .ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے محروم ہو جاتا ہے، ہاں اگر کسی عذر یا شرعی مصلحت کی بنا پر دوسری جگہ یا دوسرے ملک میں قربانی کرائی جائے تو نہ صرف پورا ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ثواب ملنے کی امید ہے، مثلاً دوسرے ملک میں رشتہ داروں کا حق ادا کرنے لئے قربانی کا انتظام کرنا یا وہاں کے لوگ زیادہ غریب اورمحتاج ہیں ایک ایک نوالے کے محتاج ہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں افغانستان اور افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو وہاں قربانی کرانے کیلئے پیسہ بھیج دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

قربانی کا جانور فروخت کرنا

قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد اس کو فروخت کرنا مناسب نہیں ہے، تاہم اگر فروخت کر کے دوسرا کم قیمت کا خریدا ہے تو اس میں جو نفع ہوا ہے وہ نفع صدقہ کر دینا ضروری ہے۔(۲)

قربانی کا جانور گم ہو گیا

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا، پھر وہ جانور گم ہو گیا، تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۳)

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره والافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لاقاربه واصدقائه ویدخرالثلث ویطعم الغنی والفقیرجمیعا،فتاوی هندیه، ج: ۵ ص:۳۰۰، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .فتح القدیر ج:۸ص: ۴۳۶. ط: رشیدیه.البحرج:۸ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص: ۸۱.فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة.

(۲) ولوباع الاضحیة جازویشتری بقیمتها اخری ویتصدق بفضل ما بین القیمتین ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲.الباب السادس فی بیان مایستحب فی الاضحیة ،ط:رشیدیه . البحرج:۸ص:۱۷۵.

(۳) (قوله فعلی الغنی غیرها لاالفقیر) أی ولوکانت المیتة منذورة بعینها لما فی البدائع ان المنذورة لوهلکت أوضاعت وتسقط التضحیة بسبب النذر، غیرانه ان کان موسرا تلزمه أخری بایجاب الشرع ابتداء لابالنذر،شامی ج:۶ ص:۳۲۵، کتاب الاضحیة . البحرالرائق ج: ۸ص:۱۷۵ .کتاب الاضحیة ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......اگر دوسرے جانور کی قربانی کرنے کے بعد قربانی کے ایام میں پہلا جانور مل گیا تو اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں ہے، البتہ اس کی بھی قربانی کرنا بہتر ہے۔(۱)

☆......اگر یہ آدمی غریب ہے، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا اور وہ گم ہوگیا پھر اس نے دوسرا جانور لیکر قربانی کی اور قربانی کے ایام میں گم شدہ جانور بھی مل گیا تو اس صورت میں گم شدہ جانور کو بھی قربان کرنا لازم ہوگا، کیونکہ غریب آدمی جب کوئی جانور قربانی کی نیت سے خریدتا ہے تو نذر کے حکم میں ہوجاتا ہے، اور نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔(۲)

قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں

قربانی کا جانور خواہ پہلے سے متعین کرلیا جائے، خواہ قربانی کے ایام میں خرید لیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن اگر قربانی کے لئے جانور متعین کرنے والا یا قربانی کی نیت سے خریدنے والا صاحب نصاب نہیں، تو اس پر اسی جانور کی قربانی کرنا واجب ہوجاتا ہے، اور اگر وہ صاحب نصاب ہے اور قربانی کے دنوں سے پہلے اس نے جانور خریدا اور اسے بطور نذر قربانی کے لئے متعین کرلیا تو اس پر بھی اسی جانور کی قربانی واجب ہوگی، اور نصاب کی وجہ سے دوسری قربانی واجب ہوگی، اور اگر بطور نذر تعین نہ کیا تو اس کے ذمہ صرف ایک قربانی واجب رہے گی، اور اس جانور کی قربانی سے قربانی کی ذمہ داری ساقط ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱) واذا اشترى الغنى اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى فى ايام النحر كان له ان يضحى بايتهماشاء ،البحر ج:۸ص:۱۷۵ . فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴،ط:رشيديه. فالافضل ان يضحى بهما فان ضحى بالاولى اجزأه ولاتلزمه التضحية بالاخرى .بدائع ج:۵ ص:٦٦ . ط: سعيد.

(۲) ولوكان معسرا فاشترى شاة واوجبها ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحى بهما ، هنديه ، ج:۵ ص:۲۹۴،الباب الثانى بدائع ج:۵ص:٦٦ .فصل اما كيفية الوجوب. البحر ج:۸ ص:۱۷۵ . ط:سعيد

(۳) ولونذران يضحى شاة وذلك فى ايام النحروهوموسرفعليه ان يضحى بشاتين عندنا شاة بالنذروشاة بايجاب الشرع ابتداء الااذا عنى به الاخبارعن الواجب عليه فلايلزمه الا واحدة =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا

اللہ تبارک وتعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم خواب میں دیا اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالی کا اصل مقصود بیٹے کو ذبح کرانا نہیں تھا، بلکہ باپ بیٹوں کا امتحان ہی لینا مقصود تھا، اس لئے صریح اور واضح الفاظ میں ذبح کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ وہ ذبح کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے وہ عمل مکمل کر دیا، جس کو خواب میں دیکھا تھا، غیبی آواز نے ان کو امتحان میں کامیابی کی خوش خبری سنادی۔(۱)

قربانی کا حکم عام ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص تھیں وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں، جو اس مقام پر پہنچ کر انجام دیتے ہیں جیسے منی میں تینوں شیطانوں پر کنکریاں مارنا اور صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا اور سعی کے سات چکر لگانا، اور جو عمل اس خاص جگہ سے تعلق نہیں رکھتا ہر جگہ کیا جا سکتا ہے جیسے جانور کی قربانی، اس کو تمام امت کے لئے عام حکم کے ساتھ واجب اور لازم قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ وتابعین بشمول تمام امت ہر خطے اور ہر ملک اور ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے، اور اس کو نہ صرف واجبات اسلامی میں سے ایک واجب قرار دیا گیا بلکہ شعائر اسلام میں داخل سمجھا گیا ہے، **والبدن جعلناها**

= ......وكذا لوكان معسراثم ايسرفى ايام النحرلزمه شاتان ، شامى ج:٦ص:٣٢٠، ٣٣٢. بدائع ج:٥ص:٦٣ .فصل اماشرائط الوجوب ،ط:سعيد.اما الذى يجب على الغنى والفقير فالمنذوربه...... يستوى فيه الغنى والفقير ...... (قوله ولوفقير) لان الفقيراذا اشتراها له يلزمه التصدق بعينها بلانذر،شامى ج:٦ص:٣٢٠.ط:سعيد.

(۱) احکام وتاریخ قربانی، مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ص:۱۸.ادارۃ المعارف ،کراچی.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لکم من شعائر اللّٰہ لکم فیھا خیر. سورہ حج آیت: ۳٦. (۱)

قربانی کا سبق

ہر سال قربانی سے یہ سبق دیا جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ضروری ہے ورنہ ایمان کامل نہیں ہوگا اور غلامیت اور عبدیت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (۲)

قربانی کا گوشت بدلے میں دینا

کھانے کے چیز کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے میں قربانی کا گوشت دینا یا فروخت کرنا یا قصائی اور ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی مقدار پیسے صدقہ کر دے۔ (۳)

قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا

قربانی کا گوشت پکانے کے بعد نوکر کو کھلانا جائز ہے، کیونکہ گوشت پکانے کے

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفه مفتی محمد شفیع ص:۲۳. ط:ادارة المعارف.

(۲)احکام و تاریخ قربانی ص:۲۲. ط:ادارة المعارف.

(۳) (فروع) فی القنیة :اشتری بلحمها ماکولا فأکله لم یجب علیه التصدق بقیمته استحسانا، شامی ج:٦ ص:۳۲۸. ط:سعید. ولایحل بیع شحمها واطرافها وراسها وصوفها ووبرها وشعرها و لبنها الذی یحلبه منها بعد ذبحها بشیٔ لایمکن الانتفاع به ...... ولایعطی اجرالجزاروالذابح منها فان باع شیئا من ذلک بما ذکرنانفذ عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالی، وعند ابی یوسف رحمه الله تعالی لاینفذمماذکرناویتصدق بثمنه. واللحم بمنزلة الجلد فی الصحیح حتی لایبیعه بما لاینتفع به الابعد الاستهلاک ولوباعها بالدراهم یتصدق بها جازلانه قربة کالتصدق ،بدائع ج:۵ص:۸۱،فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة. فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱. ط:رشیدیه. شامی ج:٦ص:۳۲۹.فتح القدیرج:۸ ص: ۴۳۷. ط:رشیدیه. البحرج:۸ص:۱۷۸. ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بعد قربانی کا حکم ختم ہوجاتا ہے۔(۱)

قربانی کا وقت

☆......قربانی کا وقت : شہر ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کی نماز کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہوجائے گی، لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین دن بقرہ عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن پھر آخری دن۔(۲)

قربانی کا وقت دیہات میں : (جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں ہے) صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے قربانی کرنا جائز ہے۔(۳)

☆...... جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرے(۴)، اگر کسی نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا اس پر نماز کے بعد دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۵)

---

(۱) واذا ذبحها فی وقتها جازله ان یحلب لبنها ...... وینتفع به لان القربة اقیمت بالذبح و الانتفاع بعد اقامة القربة مطلق کالاکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱، ط:رشیدیه .شامی ج: ٦ ص:۳۲۹.ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۹،ط:سعید. فتح القدیرج: ۸ص:۴۳۷.ط: رشیدیه.

(۲) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشروالحادی عشروالثانی عشراولها افضلها وآخرها ادونها ویجوزفی نهارها ولیلها بعدطلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۲،ط:سعید. بدائع ج:۵ص:٦۵، فصل اماوقت الوجوب،ط: سعید. شامی ج:٦ص:۳۱۸.

(۳) والوقت المستحب للتضحیة فی حق اهل السواد بعد طلوع الشمس . هندیه ج:۵ ص: ۲۹۵.ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۳.شامی ج:٦ص:۳۱۸.البحرج: ۸ص:۱۷۵. ط: سعید.

(۴) والوقت المستحب فی حق اهل المصربعد الخطبة ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۲. بدائع ج:۵ص:۷۳، ط:سعید. شامی ج:٦ص:۳۱۸.

(۵) ولوذبح والامام فی خلال الصلوة لاتجوزوکذا اذا ضحی قبل ان یقعد قدرالتشهد ، فتاوی هندیه الباب الثالث فی وقت الاضحیة ج:۵ص:۲۹۵. ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ ص: ۷۳، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۵.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆...... اگر کوئی شہر یا قصبہ میں رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگر وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا تو نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، ذبح ہونے کے بعد اس کو منگوا لے اور گوشت کھالے۔(۱)

☆...... بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج غروب ہوگیا تو اب قربانی درست نہیں، اب صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆...... دسویں سے بارہویں تاریخ تک دن اور رات میں جب بھی چاہے قربانی کرسکتا ہے البتہ دن میں زیادہ بہتر ہے، رات میں منع نہیں ہے۔(۳)

☆...... پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہوگئی تو اس وقت قربانی کرنا جائز ہے، خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں۔(۴)

☆...... اگر کسی وجہ سے عید کی نماز دسویں تاریخ کو نہیں پڑھی گئی تو اس روز زوال کے بعد جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۵)

(۱) وحیلة المصری اذا اراد التعجیل ان یبعث بها الی خارج المصرفی موضع یجوز للمسافران یقصرفیضحی فیه کما طلع الفجرلان وقتها من طلوع الفجر،البحرج:۸ص: ۱۷۵،ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۱۸.هندیه ج:۵ص:۲۹۷.فتح القدیرج:۸ص: ۴۳۱. ط: رشیدیه.

(۲) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشرو الحادی عشرو الثانی عشر...... بعد طلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر......فان اخرفالمستحب ان لایاکل منه و یتصدق بالکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵،الباب الثالث، ط:رشیدیه .

(۳) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشروالحادی عشروالثانی عشراولها افضلها وآخرها ادونهاویجوزفی نهارها ولیلها بعد طلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر، هندیه ج:۵ص:۲۹۵، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۶۵.فصل اما وقت الوجوب. شامی ج:۶ ص: ۳۱۸. فتح القدیرج:۸ص: ۴۳۲.ط:رشیدیه.

(۴) اذا استخلف الامام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الی الجبانة مع الاقویاء فضحی رجل بعد ماانصرف اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة فی الاستحسان تجوز،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۳.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب،ط:رشیدیه. البحرج:۸ص:۱۷۵ .

(۵) اذا ترک الصلوة یوم النحربعذراوبغیرعذرلاتجوز الاضحیة حتی تزول الشمس، =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو

☆......قربانی کرتے وقت جو بھی نقص جانور میں پیدا ہو، اس کا اعتبار نہیں، قربانی درست ہے۔(۱)

☆......اگر قربانی کے لئے جانور کو لٹایا، اور چھری پھیرنے سے پہلے اس کی آنکھ خود بخود نکل آئی تو اس کی قربانی درست ہے۔عنایہ علی فتح القدیر۔ج:۸ص:۴۳۵.(۲)

قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں

اگر قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور قربانی کا جانور دوسرے ملک میں تو اس صورت میں جانور اور قربانی کرنے والے دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی دونوں کے اعتبار سے عید کے جو مشترکہ دن ہوں گے ان میں قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

مثلاً ایک شخص سعودی عرب میں رہتا ہے وہ اپنی قربانی پاکستان میں کرنا چاہتا ہے، تو جانور پاکستان میں اور قربانی کرنے والا سعودی عرب میں عام طور پر سعودی عرب میں قربانی کا دن ایک دن پہلے ہوتا ہے اور پاکستان میں ایک دن بعد تو ایسی صورت میں

= فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة، ط:رشیدیه .

(۱) ولوقدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزأه، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشیدیه.البحرج:۸ص: ۱۷۷.فتح القدیر ج: ۸ص:۴۳۵.بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب، ط:سعید.

(۲) وکذلک ان انفلتت عنه البقرة فاصیبت عینها فذهبت والقیاس أن لاتجوز......وجه الاستحسان ان هذا مما لایمکن الاحتراز عنه لان الشاة تضطرب فتلحقها العیوب من اضطرابها،هندیه ج:۵ص:۲۹۹، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه . بدائع ج: ۵ص:۷۶.

(۳) وروی عنهما ایضا ان الرجل اذا کان فی مصرواهله فی مصرآخرفکتب الیهم لیضحوا عنه فانه یعتبرمکان التضحیة فینبغی ان یضحوا عنه بعدفراغ الامام من صلاته فی المصرالذی یضحی عنه فیه وعن ابی الحسن انه لایجوزحتی فی المصرین جمیعا ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۶، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان ،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۴.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی کے مشترکہ ایام پاکستان کا پہلا اور دوسرا دن ہے لہذا پاکستان میں قربانی کی جانور کو پہلے یا دوسرے دن ذبح کیا جائے ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی، مثلا پاکستان میں نویں ذی الحجہ کو یا بارہویں ذی الحجہ کو ذبح کریں گے تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہوگیا

☆...... اگر قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کا انتقال ہوگیا تو قربانی ساقط ہوجائے گی، بشرطیکہ آدمی غنی مالدار ہو فقیر نہ ہو(۱)، البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں سب خوشی سے میت کی جانب سے قربانی کردیں گے تو بہتر ہوگا۔(۲)

☆...... اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، اور قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا ہے، تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، وارثوں کے لئے اس جانور کو ذبح کردینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الاضحیة ، هندیه ج:۵ ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة. بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب ط:سعید. ولوکان موسرا فی ایام النحرفلم یضح حتی مات قبل مضی ایام النحرسقطت عنه الاضحیة حتی لایجب علیه الایصاء ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷ .الباب الرابع ،ط:رشیدیه.

(۱،۲) وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، البحرج:۸ص:۱۷۸ . الدرمع الردج:۶ص:۳۲۶، ط: سعید. وقال الورثة ای الکبارمنهم نهایه هذا وجه الاستحسان قال فی البدائع ؛ لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه ، ردالمحتارج:۶ ص: ۳۲۶ ، ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳)ان الشراء من الفقیرللأضحیة بمنزلة النذر،بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۲ ،فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ .فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۵، الباب الثامن .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے

☆......جس آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرلے اپنے جسم کے کسی عضو و جزء سے بال و ناخن صاف نہ کرے، کیونکہ قربانی کرنے والا اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کرتا ہے اور قربانی کے جانور کا ہر جزو قربانی کرنے والے کے جسم کے ہر جزو کا بدلہ ہے، جسم کا کوئی جزء نزول رحمت کے وقت غائب ہونے کی صورت میں قربانی کی رحمت سے محروم رہنے کے مترادف ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حکم دیا ہے لیکن چالیس دن سے زائد مدت ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا اور بال صاف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

قربانی کس پر واجب ہے

☆......قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے۔

یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت

(۱) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشرواراد بعضكم ان يضحى فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفى رواية فلاياخذن شعرا ولايقلمن ظفرا وفى رواية من راى ذى الحجة واراد ان يضحى فلاياخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائى ، ج:۲ص:۲۰۱، ط: قديمى كتبخانه. مشكوة ص:۱۲۷،ط: قديمى كتبخانه.وظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابى حنيفة والاولى ان يقال المضحى يرى نفسه مستوجبة العقاب وهوالقتل ولم يؤذن فيه ففداه بالاضحية وصاركل جزء منهما فداء كل جزء منه فلذلک نهى عن مس الشعروالبشرلئلا يفقد من ذلک قسط مّا عند تنزل الرحمة و فيضان النورالالهى ليتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتيح باب الاضحية ، ج: ۳ ص:۳۰۶، ط:امداديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے زائد گھریلو سامان ہو جسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مال تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

☆......قربانی واجب ہونے کیلئے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گذرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۲)

☆......قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۳)

☆......جس کے پاس رہائش کے مکان کے علاوہ زائد مکان موجود ہے، خواہ تجارت کیلئے ہو یا نہ ہو، ضروری مکان کیلئے پلاٹ کے علاوہ پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، تو یہ شخص قربانی کے حق میں صاحب نصاب ہے، اس پر قربانی واجب ہے۔(۴)

☆......تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی

---

(۱) وشرائطها اى شرائط وجوبها الاسلام والاقامة واليسارالذى يتعلق به وجوب صدقة الفطرولم يذكرالعقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا وبالمؤجل لا، بان ملک مائتى دراهم اوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس اومتاع يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ولوعقاريستغله فقيل تلزم لوقيمته نصابا فمتى فضل نصاب تلزمه ولوالعقار وقفا فان وجب له فى ايامها نصاب تلزم وصاحب الثيا ب الاربعة لوساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا، ردالمحتارج:٦ص:٣١٢، كتاب الاضحية .فتاوى هنديه ج: ۵ ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:٦۴، فصل اما شرائط الوجوب ، ط:سعيد. البحرج:٨ص:١٧۴ .

(٢) ولايشترط ان يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لوكان فقيرا فى اول الوقت ثم ايسرفى آخره تجب عليه ، فتاوى هنديه ج:۵ص:٢٩٢،الباب الاول.ط:رشيديه . بدائع ج:۵ ص: ٦۴ .

(٣) ان الاضحية لها وقت مقدركالصلوة والصوم والعبرة للوجوب فى آخره من كان غنيا آخره تلزمه ، ردالمحتارج:٦ص:٣١۵، ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:٦۵ . ط:سعيد.

(۴) فان كان فيها ثلاثة بيوت وقيمة الثالث مائتا درهم فعليه الاضحية وكذا الفرس الثالث فان له فرسان اوحماران ان احدهما يساوى مائتين فهونصاب ،هنديه ج:۵ص:٢٩٣ .=

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قیمت کے برابر ہیں اسکے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

قربانی کی حقیقت

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ بندہ خود اپنی جان کو اللہ تعالی کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالی کی رحمت دیکھئے ان کو یہ گوارا نہ ہوا، اس لئے اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ تم جانور ذبح کردو، ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کردیا۔(۲)

قربانی کی قضاء

☆......اگر قربانی کے دن گذر گئے اور ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کرسکا تو قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کردینے سے قربانی کا واجب ادا نہیں ہوگا، اور وہ آدمی گنہگار ہوگا، کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے، جیسے نماز پڑھنے سے روزہ ، اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی ، زکوۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا، ایسا ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔(۳)

☆......اگر کسی شخص نے قربانیاں اکثر سال نہ کی ہوں، اور اس پر قربانی واجب تھی اب وہ شخص ہر ایک سال کی قربانی کے عوض ایک حصہ قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔(۴)

=الباب الاول .،کتاب الاضحية.

(۱) يجب ربع العشرفی عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما ، البحرج:۲ ص: ۲۲۸ ،ط:سعيد.شامی ج:۲ص:۲۹۸ بدائع ج:۲ص:۲۰.ط:سعيد.

(۲) خطبات حکیم الاسلام ج:۲ص:۴۴۴. کتبخانه مجیدیه ،ملتان . احکام وتاریخ قربانی ،مفتی محمد شفیعؒ ص:۲۲،ط:ادارة المعارف.

(۳،۴) ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة فان كان قد اوجب التضحية على نفسه شاة بعينها فلم يضحها حتى مضت ايام النحرفيتصدق بعينها سواء كان موسرا اومعسرا وكذا اذا اشترى شاة ليضحى بها فلم يضح حتى مضى الوقت، فتاوى هنديه ج:۱ص:۲۹۴،کتاب الاضحية ، الباب الاول . ط:رشيديه ،وايضا ج:۵ص:۲۹۶ .شامی ج:۶ص:۳۲۰.بدائع ج:۵ص: ۶۸، فصل اما كيفية الوجوب.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی کی نذر ماننی

اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی ہے، تو نذر کی وجہ سے قربانی واجب ہوجاتی ہے خواہ نذر ماننے والا فقیر ہو یا مالدار، دونوں پر قربانی واجب ہوجائے گی۔(۱)

قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے

قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے قربانی کرنا ضروری ہے، اس کے بدلہ میں رقم صدقہ کرنا، حج کرانا، کسی غریب کو امداد کر دینا کافی نہیں (۲)، ان چیزوں کے کرنے سے الگ ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (۳) اور قربانی کے ایام گذر جانے کی صورت میں قربانی کے ایک حصے کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۴)

قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا

قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹ کر اور دودھ دوہکر خود استعمال نہ کرے بلکہ

---

(۱) قال فی البدائع اماالذی یجب علی الغنی والفقیرفالمنذوربه ان قال لله علی ان اضحی شاة ...... فتلزم بالنذرکسائرالقرب والوجوب بالنذریستوی فیه الغنی والفقیر،بدائع ج:۵ ص:۶۱. ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۰، ط:سعید.

(۲) منها انها تجب فی وقتها وجوبا موسعا فی جملة الوقت من غیرعین ففی ای وقت ضحی من علیه الواجب کان مؤدیا للواجب سواء کان فی اول الوقت اوفی وسطه اوآخره ، فتاوی هندیه ج:۱ ص:۲۹۳، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب .

(۳) ومنها انه لایقوم غیرها مقامها فی الوقت حتی لوتصدق بعین الشاة اوقیمتها فی الوقت لایجزئه عن الاضحیة ، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة الباب الاول فی تفسیرها ورکنها الخ ،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ ص:۶۶ .شامی ج:۶ ص:۳۱۲.

(۴) ولوترکت التضحیة ومضت ایامها تصدق بها حیة وان تصدق بقیمتها اجزأه ایضا لان الواجب هنا التصدق بعینها وهذا مثله فیما هوالمقصود، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۰.بدائع ج:۵ ص:۶۸ . فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صدقہ کر دینا لازم ہے، البتہ قربانی کے بعد کٹے ہوئے بال اور تھن میں سے نکلا ہوا دودھ استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ جانور کے ذبح کرنے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا، ذبح کرنے کے بعد جس طرح اس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح بال، دودھ اور چمڑا وغیرہ بھی خود استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

قربانی نہ کرنے پر وعید

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس گنجائش ہو، اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔(۲)

قربانی کی نیت

قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں (۳)، البتہ ذبح کرتے وقت "**بسم الله الله اكبر**" کہنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ولوحلب اللبن قبل الذبح أوجزصوفها يتصدق به ، ولاينتفع به كذا فى الظهيرية ، وإذا ذبحها فى وقتها جازله أن يحلب لبنها ويجزصوفها وينتفع به؛لأن القربة اقيمت بالذبح والانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالأكل كذا فى المحيط ،هنديه ج:۵ص:۳۰۱، الباب السادس ، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۸، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.شامى ج:۶ص:۳۲۹، ط:سعيد. تكمله فتح القديرج:۸ص:۴۳۷، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۲) عن ابى هريرةؓ مرفوعا ،رواه ابن ماجة ص:۲۲۶. باب الاضاحى واجبة هى ام لا، ط: قديمى كتبخانه. كنزالعمال ج:۵ص:۱۰۷ .رقم الحديث : ۱۲۲۶۱ ،ط:مؤسة الرسالة .

(۳) عن محمد فى المنتقى اذا اشترى شاة ليضحى بها واضمرنية التضحية عند الشراء تصيراضحية ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴، الباب الثانى ،ط:رشيديه .

(۴) قال البقالى المستحب ان يقوم بسم الله الله اكبربدون الواو ، فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸، كتاب الذبائح،الباب الاول .البحرج:۸ص:۱۶۹ .شامى ج:۶ص:۳۰۱،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی کی نیت سے جانور خریدا

اگر صاحب نصاب آدمی نے کسی جانور کو اس نیت سے خریدا کہ میں اس کو قربانی کے دنوں واجب قربانی میں ذبح کروں گا، تو اس آدمی کے لئے اس جانور کی قربانی واجب نہیں، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کو ذبح کرنا بھی کافی ہوگا البتہ اس جانور کو بلاضرورت بدلنا مکروہ ہے(۱)، اور اگر کسی ضرورت سے تبدیلی کی جائے مثلاً وہ جانور ایسا عیب دار ہو جائے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی ہے تو اس کی تبدیلی لازم ہوگی، ورنہ عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی ساقط نہیں ہوگی۔(۲)

قربانی کے جانور

☆......قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

پہلی قسم: اونٹ نر و مادہ۔ دوسری قسم: بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ، تیسری قسم: گائے بھینس نر و مادہ۔(۳)

(۱) (قوله لوجوبها فى الذمة فلاتتعين) والجواب ان المشتراة للاضحية متعينة للقربة إلى ان يقام غيرها مقامها فلايحل له الانتفاع بها مادامت متعينة ولهذا لايحل له لحمها اذا ذبحها قبل وقتها، بدائع، ويأتى قريبا انه يكره ان يبدل بها غيرها فيفيد التعين ايضا، شامى ج:۶ ص:۳۲۹.وبعدعشرة اسطر...... ويكره ان يبدل بها غيرها أى إذا كان غنيا، شامى ج:۶ ص:۳۲۹. وإذا اشترى شاة يريد الاضحية فى ضميره ففى ظاهر الرواية لاتصير اضحية حتى يوجبها بلسانه لكن المذهب والفتوى على ان ينظران كان المشترى غنيا لايصيرواجبا فى الروايات كلها لانها واجبة فى ذمته فلاتحتاج إلى التعيين الخ طحطاوى على الدرج:۴ص:۱۶۲. بدائع ج:۵ص:۶۲، ۶۶،فصل اما كيفية الوجوب، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۵،ط:سعيد.

(۲) ولواشترى رجل اضحية وهى سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لواشتراها على هذه الحالة لم تجزئه ان كان موسرا، ولواشترى اضحية وهى صحيحة العينين ثم اعورت عنده وهوموسر...... لاتجزى عنه وعليه مكانها اخرى، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۹، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه .البحرج:۸ص:۱۷۷،ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم اوالابل اوالبقرويدخل فى كل جنس نوعه والذكروالانثى منه والخصى والفحل...... والمعزنوع من الغنم والجاموس نوع من =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اوران کے لئے بھی یہ شرط ہے، کہ یہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور آدمیوں سے مانوس ہوں ۔(۱)

☆......گھوڑے، مرغ، ہرن، نیل گائے، وغیرہ کی قربانی درست نہیں، کیونکہ ان جانوروں کی قربانی آنحضرت ﷺ سے قولا وفعلا وتقریرا ثابت نہیں ۔(۲)

قربانی کے جانور میں شریک کرنا

☆......کسی نے قربانی کیلئے بڑا جانور خریدا، اورخریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو اس کو بھی اس میں شریک کرلیں گے اوراس کے ساتھ مل کر قربانی کریں گے اس کے بعد اس جانور میں کچھ اور لوگ شریک ہوگئے تو یہ درست ہے ۔(۳)

اوراگر جانور خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورے جانور کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت تھی تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے، لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں ۔

= البقر، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه .شامی ج:٦ص:۳۲۲.بدائع ج: ۵ص: ٦٩ . فصل اما محل اقامة الواجب ط:سعيد.البحرج:۸ص:۱۷۷ .

(۱) ولايجوزفی الاضاحی شئ من الوحشی فان كانت متولدا من الوحشی والانسی فالعبرة للام فان كانت اهلية تجوز،فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۷. البحرج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:٦٩ .ط: سعيد

(۲) وقيل ان ولدت الرمكة من حماروحشی حمارا لايوكل وان ولدت فرسا فحكمه حكم الفرس، وان ضحی بظبية وحشية انست اوببقرة وحشية انست لم تجز، فتاوی هنديه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:٦٩ . وقيل اذا نزاظبی علی شاة اهلية فان ولدت شاة تجوزالتضحية وان ولدت ظبيا لاتجوز،فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۷،ط:رشيديه.بدائع ج:۵ص:٦٩ .و التضحية بالديک والدجاجة فی ايام الاضحية ممن لااضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس ،فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشيديه . (قوله فيكره ذبح دجاجة وديک) ای بنية الاضحية والكراهة تحريمية كمايدل عليه التعليل ، طحطاوی علی الدرج:۴ص:۱٦۰ .

(۳) ولواشتری بقرة يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلايكره وان فعل ذلک قبل ان يشتريها كان احسن .فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰۴،الباب الثامن ، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ ص: ۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(الف) اگر شریک کرنے والا صاحب نصاب امیر ہے تو درست ہے۔(۱)

(ب) اور اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو درست نہیں۔(۲)

☆......اگر غریب آدمی نے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت سے خریدا پھر اس کے بعد کسی اور آدمی کو شریک کرلیا تو اس صورت میں شریک ہونے والے آدمی کی قربانی ادا ہو جائے گی البتہ غریب آدمی نے جتنے حصے دوسرے لوگوں کو دیے ہیں اتنے حصے کا ضمان ادا کرے، اور ضمان ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر قربانی کے ایام باقی ہیں تو اتنے حصے کی قربانی مزید کرے، اور اگر قربانی کے ایام گذر گئے تو ان دیے ہوئے حصوں کی قیمت فقیروں کو دیدے۔(۳)

قربانی کے دن میں شک ہو گیا

اگر قربانی کے دن میں شک ہو جائے تو قربانی کو تیسرے دن تک مؤخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے دن کے اندر اندر قربانی کرلے، اگر تیسرے دن تک مؤخر کیا تو تمام گوشت صدقہ کر دینا بہتر ہے۔(۴)

قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے

☆...... پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہو جائے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

(۱، ۲) ولو اشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرک فيها ستة يكره ويجزيهم لانهم بمنزلة سبع شياه حكما، وهذا اذا كان موسرا، وان كان فقيرا معسرا فقد اوجب بالشراء فلا يجوز ان يشرك فيها، فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ ص:۷۲. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۳) وكذا لو اشرک فيها ستة بعد ما اوجبها لنفسه لم يسعه لانه اوجبها كلها لله تعالى وان اشرک جاز ويضمن ستة اسباعها، فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن، ط:رشيديه . بدائع ج: ۵ ص:۷۲، ط:سعيد.

(۴) واذا شک في يوم الاضحى فالمستحب ان لا يؤخر الى اليوم الثالث فان اخر يستحب ان لا ياكل منه ويتصدق بالكل، فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۵، الباب الثالث في وقت الاضحية، ط:رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جائز ہوگا، اگر قربانی کرنے والے نے عید کی نماز نہیں پڑھی مگر شہر کی کسی بھی مسجد میں عید کی نماز ہوگئی، تو اس صورت میں عید کی نماز پڑھے بغیر قربانی کرسکتا ہے کیونکہ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسجد یا عید گاہ میں عید کی نماز ہو جانا کافی ہے۔(۱)

☆......اگر شہر میں ایک مقام پر عید کی نماز ہو چکی ہے لیکن دوسری جگہ ابھی عید کی نماز نہیں ہوئی تب بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۲)

قربانی میں وکیل بنانا

☆......قربانی میں وکیل اور نائب بنانا جائز ہے۔

☆......اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل اور نائب مقرر کر دیا ہے تو جانور خریدنے اور ذبح کرنے میں وکیل اور نائب کی نیت کافی ہے اور وکیل اور نائب اصل کی جانب سے قربانی دینے کی نیت سے جانور ذبح کرے (۳)۔

---

(۱) وفی الاضاحی للزعفرانی اذا ضحی رجل من الناحية التی صلی فیها اومن الناحية الاخری جاز،فتاوی ھندیه ج:۵ص:۲۹۶،الباب الرابع، ط:رشیدیه . البحرج:۸ص:۱۷۵. اذا استخلف الامام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الی الجبانة مع الاقویاء فضحی رجل بعدما انصرف اھل المسجد قبل ان یصلی اھل الجبانة فی الاستحسان تجوز، فتاوی ھندیه ج:۵ص:۲۹۵،الباب الثالث،ط:رشیدیه : البحرج:۸ص:۱۷۵، ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۲) ولوضحی بعد ماصلی اھل المسجد قبل ان یصلی اھل الجبانة اجزأه استحسانا لانها صلوة معتبرة ، البحرج:۸ص:۱۷۵، ط:سعید. ھندیه ج:۵ص:۲۹۵.شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۳) وفی الکبری مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحية الی موضع لایعد من المصرفذبحها ھناک فلوکان الموکل فی السواد جازت اضحیته عنه ، فتاوی ھندیه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الرابع ،ط:رشیدیه .البحر ج:۸ ص: ۱۷۶، ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۱۸،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی میں وکیل بننا

قربانی میں نیابت اور وکالت درست ہے، ایک دوسرے شخص کے لئے نائب اور وکیل بن کر قربانی کرسکتا ہے، خواہ دونوں ایک ہی ملک میں ہوں یا مختلف ممالک میں، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۱)

مثلاً پاکستان کے شہر کراچی میں رہنے والا آدمی ٹیلیفون، فیکس، خط یا اے میل وغیرہ سے لاہور میں رہنے والے آدمی کو قربانی کیلئے وکیل بنا سکتا ہے اسی طرح سعودی عرب یں رہنے والا آدمی پاکستان یا افغانستان کے کسی آدمی کو وکیل بنا کر افغانستان میں اپنی قربانی کرا سکتا ہے۔

قربانی واجب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے(۲)، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظّمہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر صاحب استطاعت آدمی پر ہر شہر میں واجب ہے، نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔(۳)

(۱) مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیة الی موضع لایعد من المصرفذبحها هناک فلوکان الموکل فی السواد جازت اضحیته عنه ولوکان قد عاد الی المصروعلم الوکیل بقدومه لم تجزالاضحیة عن الموکل بلاخلاف الخ ، هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان ، ط: رشیدیه . البحر ج:۸ ص:۱۷٦ . شامی ج:٦ص:۳۱۸،ط:سعید.

(۲) عن ابن عمرؓ قال اقام رسول اللهﷺ بالمدینة عشرسنین یضحی، هذا حدیث حسن ، ترمذی ج:۱ص:۲۷۷، ابواب الاضاحی ، ط:سعید. وفی مرقاة المفاتیح: ای کل سنة فمواظبته دلیل الوجوب ،مرقاة ج:۳ص:۳۱۴، باب الاضحیة ، ط:مکتبه امدادیه ، ملتان .

(۳) قال فی البدائع : قوله عزوجل فصل لربک وانحرقیل فی التفسیرصل صلوة العید =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی والا وفات پا گیا

اگر کسی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور ایام نحر میں قربانی کرنے سے پہلے اس آدمی کا انتقال ہوگیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہوجائے گا اور ورثاء اس کے حق دار ہوں گے، اب اگر ورثاء خوشی سے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں میت کو ثواب ملے گا باقی وارثوں کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں۔(۱)

قرض لیکر قربانی کرنا

اگر قربانی واجب ہے اور نقد رقم نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا لازم ہوگا(۲)، اور اگر قربانی واجب نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا بہتر نہیں، تاہم اگر قربانی کرے گا تو قربانی ہوجائے گی اور ثواب ملے گا اور قرض کی رقم ادا کر دینا اس پر لازم ہوگا۔(۳)

قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ

اگر قصائی مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اس کا گوشت کھانا

= وانحر البدن بعدها ومطلق الامر للوجوب فی حق العمل ومتی وجب علی النبی ﷺ یجب علی الامة لانه قدوة للامة روی عنه علیه السلام :من لم یضح فلایقربن مصلانا وهذا خرج مخرج الوعید علی ترک الاضحیة ولاوعید الا بترک الواجب، بدائع ج:۵ص:۶۲ .کتاب التضحیة.

(۱) وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة ،وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، الدرمع الرد،کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲۶. البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعید.تکمله فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵، کتاب الاضحیة ، ط: رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.هندیه ج:۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة .

(۲) (واما شرائط الوجوب) منها الیسار...... (واما حکمها) فالخروج عن عهدة الواجب فی الدنیا والاصول إلی الثواب بفضل الله تعالی فی العقبی ،هندیه ج:۵ص:۲۹۲.

(۳) ولوکان علیه دین بحیث لوصرف فیه نقص نصابه لاتجب ،هندیه ج:۵ص:۲۹۲، و فقیر شراها لها لوجوبها علیه حتی یمتنع علیه بیعها،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۱. البحرج:۸ ص: ۱۶۸ .هندیه ج:۵ص؛۲۸۵. بدائع ج:۵ص:۴۵.فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جائز ہے۔(۱)

قصاب کی اجرت

☆......قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً کھال یا گوشت وغیرہ سے قصاب کی اجرت دینا یا قیمت میں وضع کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی ہو جائے گی لیکن کھال کی قیمت یا جتنا گوشت دیا ہے اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆......قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے قربانی کے جانور کے کسی جزء سے نہیں اگر قربانی کے جانور کے کسی جزء سے اجرت ادا کی ہے تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

قصابی کا پیشہ

قصابی کا پیشہ، اور گوشت فروخت کرنے کا پیشہ درست ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ پیشہ مسلمانوں میں جاری تھا، اور بعض صحابۂ کرام گوشت فروشی کا کام کرتے تھے۔(۳)

قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی

قربانی کے سات شرکاء میں سے ایک نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی تو سب

(۱) وشرطه كون الذابح مسلما الخ ...... (الدرمع الرد ج:٦ ص:٢٩٦، كتاب الذ بائح ،ط: سعيد.

(۲) ولواجرلايجوز وعليه ان يتصدق بالاجر، (هنديه ج:٥ص:٣٠١، الباب السادس فى بيان مايستحب فى الاضحية والانتفاع بها، شامى ج:٦ص:٣٢٩،ط:سعيد.ولاان يعطى اجرالجزاروالذابح منها، هنديه ج:٥ص:٣٠١، ط:رشيديه .شامى ج:٦ص:٣٢٨. البحر ج:٨ص:١٧٨ .بدائع الصنائع ج:٥ص:٨١ .فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية .

(۳) عن ابى مسعود الانصارى رضی اللہ عنہ قال كان رجل يقال له ابوشعيب وكان له غلام لحام. الحديث ،بخارى ج:٢ص:٨١٧، باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه،ط:قديمى كتبخانه.وفى الحديث من الفوائد جوازالاكتساب بصنعة الجزارة واستعمال العبد فيما يطيق من الصنائع وانتفاعه بكسبه منها ، فتح البارى ج:٩ص:٥٦٠ ،رقم الحديث :٥٤٣٤،ط:السعودية. باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شرکاء کی قربانی درست ہوجائے گی، لیکن اس شریک کی جس نے قضا کی نیت کی ہے نفلی قربانی ہوگی قضاء قربانی ادا نہیں ہوگی، اور کل جانور کا گوشت صدقہ کردینا لازم ہوگا اور قضا قربانی کے عوض ایک اوسط (درمیانی) درجہ بکرے کی قیمت خیرات کرنی ضروری ہے۔(۱)

قیدی

☆......اگر قیدی مقیم ہے نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کے ایام میں قربانی کرنا واجب ہے چاہے قید خانہ میں کرے یا کسی کو کہکر قید خانہ سے باہر کسی بھی جگہ پر کرے بہرحال قربانی کرنی ضروری ہے۔(۲)

☆...... اگر قیدی اپنے ملک سے باہر مقید ہے یا اپنے شہر سے باہر مسافت سفر میں مقید ہے اور وہ نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

(ک)

کاروبار مشترک ہے

اگر باپ کی وفات ہوچکی ہے، اور اولاد ایک ساتھ رہ کر کاروبار کرتی ہے تو اگر ان کا مشترک مال یا جائیداد کو تقسیم کرنے کے بعد ہر اولاد صاحب نصاب ہوجاتی ہے، ہر ایک بالغ اولاد کو اپنے اپنے نام سے قربانی کرنا ضروری ہے اگر کسی ایک بھائی کی طرف

---

(۱) وشمل مالو كان أحدهم مريدا للاضحية عن عامه واصحابه عن الماضى تجوز الاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وعليه التصدق بلحمها وعلى الواحد ايضا؛لأن نصيبه شائع ،شامى ج:٦ ص:٣٢٦، كتاب الاضحية .

(٢،٣)وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار،(واليساربان ملك مائتى درهم أوعرضا يساويها الخ الدرمع الرد،كتاب الاضحية،ج:٦ ص:٣١٢.هنديه ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ، الباب الاول فى تفسيرها .البحرالرائق ج:٨ص:١٧٤.، كتاب الاضحية ، ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص:٦٤، فصل اما شرائط الوجوب،ط:سعيد. تكمله فتح القدير ج:٨ ص: ٣٢٥، كتاب الاضحية ،ط:رشيديه .

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے قربانی کی باقی بھائیوں کی طرف سے نہیں کی تو بقیہ بھائیوں کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا(۱)، اور جو اولاد نابالغ ہے ان پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کاشتکار

اگر کاشتکار کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہے کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

کافر کو گوشت دینا

☆...... کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے، اس لئے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆...... کوئی واقعی مصلحت ہو تو غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں مگر بہتر نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں غرباء کی کمی نہیں ہے۔

☆......قربانی کا گوشت بھنگی جمعدار کو دینا جائز ہے۔(۴)

(۱) ومن الجائزان يستغرق الواجب جميع ماله فيؤدى الى الحرج فلابد من اعتبار الغنى وهو ان يكون فى ملكه مائتادرهم اوعشرون دينارا أوشئ تبلغ قيمته ذلك سوى مسكنه ومايتأثث به و كسوته وخادمه و فرسه وسلاحه ومالايستغنى عنه الخ بدائع ج:۵ص:۶۴، كتاب الاضحية ،فصل اما شرائط الوجوب،ط: سعيد. تجب على حرمسلم موسرمقيم عن نفسه ، البحرج:۸ص: ۱۷۳ . هنديه ج:۵ص:۱۹۲.

(۲) وشرائطها اى شرائط وجوبها ولم يذكرالحرية ......ولاالعقل والبلوغ لما فيهمامن الخلاف ، شامى ج:۶ ص:۳۱۲ .ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۱۹۲ .الباب الاول .

(۳) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغنى وببقرة واحدة غنى وبثلاث ثيران اذا ساوى احدهما مائتى درهم صاحب نصاب ، هنديه ج:۵ص:۲۹۳، كتاب الاضحية ،الباب الاول ط:رشيديه .

(۴) ويهب منها ماشاء للغنى والفقيروالمسلم والذمى كذا فى الغياثية ، هنديه ج:۵ ص: =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کان

☆......جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں، اس کی قربانی درست نہیں (۱)، یا کان تو ہیں مگر کسی کان کا تہائی حصہ یا زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔(۲)

☆......اور اگر پیدائش سے کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔شامی (۳)

☆......جس جانور کا کان لمبائی میں یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کا طرف پھٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اگرچہ بہتر نہیں۔(۴)

کافر

اگر کوئی کافر ایام قربانی بلکہ بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے

= ۳۰۰، الباب الخامس فی محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .

(۱) ولاتجوزالعمیاء ......واللتی لاذن لهافی الخلقة ،(هندیه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵.البحرالرائق ج:۶ ص: ۱۷۶ .شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۲) ذکرنا فی الجامع الصغیران کان الذاهب کثیرا یمنع وجوازالتضحیة وان کان یسیرا لایمنع واختلف اصحابنا بین القلیل والکثیرفعن ابی حنیفةؒ اربع روایات :وروی محمد فی الاصل وفی الجامع انه اذا کان ذهب الثلث اواقل جازوان کان اکثرلایجوزوالصحیح ان الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیروعلیه الفتوی ،(هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه . شامی ج:۶ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۵.البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۳) (والسکاء) التی لاذن لها خلقة ،ولولها اذن صغیرة خلقة اجزأت زیلعی ،الدر مع الرد ج:۶ص:۳۲۴، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ،ط:سعید.

(۴) تجزئ الشرقاء مشقوقة الاذن طولا، والخرقاء مثقوبة الاذن ،والمقابلة ماقطع من مقدم اذنها شئ وترک معلقا ، والمدابرة مافعل ذلک بموخرالاذن من الشاة ، شامی ج:۶ ص: ۳۲۵، کتاب الاضحیة ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مسلمان ہوگیا اور وہ مالدار صاحب نصاب ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے اگر قربانی کا وقت باقی ہے ورنہ قربانی کا وقت گذر جانے کے بعد ایک اوسط درجے بکرے کی قیمت صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۱)

کانا

کانے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

کپورے

جانور کے خصیے (کپورے) کھانا مکروہ تحریمی ہے اور غیر مذبوحہ جانور کے خصیے حرام ہیں۔(۳)

کتب خانہ

☆......اگر کتب خانہ ایسے آدمی کے پاس ہے جو خود تعلیم یافتہ نہیں بلکہ دوسروں کے مطالعہ کے لئے کتابیں رکھی ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔

☆......اور اگر ''کتب خانہ'' کا مالک خود تعلیم یافتہ ہے، اور کتابیں مطالعہ کے لئے رکھی ہیں، تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱)حتی لو کان کافرا فی اول الوقت ثم أسلم فی آخره تجب علیه، عالمگیری ج:۵ص: ۲۹۲، کتاب الاضحیة ،الباب الاول .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب ،ط: سعید.

(۲) ولاتجزئ العمیاء والعوراء وهی ذاهبة احدی العینین بکماله ، (المحیط البرهانی ، الفصل الخامس فیمایجوزمن الضحایا ومالایجوز، ج:۸ص:۴۶۶، المجلس العلمی ادارة القرآن . بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحرج:۸ص:۱۷۶ .شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۳) وکره تحریما وقیل تنزیها ، والاول اوجه من الشاة سبع الحیاء والخصیة والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر......للأثرالوارد فی کراهة ذلک ، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۷۴۹، مسائل شتی ط:سعید.

(۴) وان کان له مصحف قیمته مائتادرهم وهوممن یحسن ان یقرء منه فلااضحیة علیه سواء =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......اگر ''کتب خانہ'' کی کتابیں تجارت کے لئے ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

کتنی قربانیاں واجب ہیں

صاحب نصاب آدمی پر ایک ہی قربانی واجب ہوتی ہے، خواہ کتنا ہی بڑا مالدار ہو خواہ کتنے ہی نصاب کا مالک ہو ایک آدمی پر ایک ہی حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ چاہے ایک بکرا یا بکری یا دنبہ یا دنبی یا بھیڑ سے قربانی کرے یا گائے بھینس اور اونٹ میں سے ساتواں حصہ لیکر قربانی کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔(۲)

کچا گوشت

حلال طریقے سے ذبح کیا ہوا کچا گوشت کھانا جائز ہے، پکانا حلال ہونے کی شرط نہیں ہے۔(۳)

کرایہ پر دی ہوئی چیز

اگر کرایہ پر دی ہوئی چیز کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا

= كان يقرء منه اويتهاون ولايقرأ وان كان لايحسن ان يقرء منه فعليه الاضحية ،هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۳، كتاب الاضحية ،الباب الاول .ط:رشيديه .

(۱) وشرائطها : الاسلام والاقامة واليسارالذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر، وفى الشامية :(قوله واليسار) بان ملك مائتى درهم أوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس أومتاع يحتاجه إلى ان يذبح الاضحية ، شامى ج:٦ ص: ۳۱۲.هنديه ج:۵ص: ۲۹۲، الباب الاول .

(۲)فتجب التضحية ......على حرمسلم مقيم ...... موسر......عن نفسه لاعن طفله ......شاة ...... (أوسبع بدنة) وهى الابل والبقرالخ الدرمع الردج:٦ ص:۳۱۳، ۳۱۵.بدائع ج:۵ص:۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب ،هنديه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة. البحرج:۸ص:۱۷۴ .تكمله فتح القديرج:۸ص: ۴۲۹، ط:رشيديه .

(۳) واما حكمها فطهارة المذبوح وحل اكله من الماكول وطهارة غيرالماكول للانتفاع لا بجهة الاكل ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸٦، كتاب الذبائح ،الباب الاول .ط:رشيديه . كفايت المفتى ج:۸ ص:۲٦۲

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ کرایہ پر دی ہوئی چیز جب تک کرایہ پر ہے حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

کسان

اگر ''کسان'' کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں، تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کمزور جانور

جانور اتنا زیادہ کمزور ہو کہ ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں، البتہ اگر اتنا کمزور نہیں با قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

کھال

(الف) کھال جب تک موجود ہے قربانی کرنے والے کو اس میں تین قسم کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں (۱) خود استعمال کرنا۔(۲) کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا

---

(۱) أولها الغنى ، والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه و خادمه وثيابه التى يلبسها واثاث البيت فالغنى فى الاضحية ماهوالغنى فى صدقة الفطر،فتاوى قاضى خان على هامش الهندية ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه .عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۲. شامى ج:۶ص:۲۱۱ . تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۲۵. بدائع ج:۵ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب. البحر ج:۸ص:۱۷۴.ط:سعيد.

(۲) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغنى وببقرة واحدة غنى وبثلاثة ثيران اذا ساوى احدهما مائتى درهم صاحب نصاب .فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۳،الباب الاول. ط:رشيديه .

(۳) واما صفته فهوان يكون سليما من العيوب الفاحشة . ولاتجوزالعمياء والعوراء البين عورها والعرجاء البين عرجهاوهى التى لاتقدران تمشى برجلها الى المنسک والمريضة البين مرضها ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس، ط:رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(۳) فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا۔(۱)

(ب) اور اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیا تو اس صورت میں قیمت کی رقم صدقہ کر دینا واجب ہوگا۔(۲)

(ج) کھال کو صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے، قیمت کی رقم کو اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے کھال فروخت کرنا گناہ ہے اگر چہ بیع صحیح ہے۔(۳)

کھال اتارنا

☆...... جب جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے، اور اس کا دم نکل جائے، یعنی ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، خواہ پوری اتاری جائے، یا ٹکڑے ٹکڑے اتاری جائے، یا سینگوں تک کی کھال جسم کی کھال کے ساتھ شامل کر لی جائے، یہ سب صورتیں جائز ہیں۔(۴)

☆...... جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا ناجائز اور حرام ہے اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۵)

---

(۱) ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال وجراب ولاباس بان یشتری به ماینتفع بعینه مع بقائه استحسانا ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،الباب السادس، ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۸.

(۲،۳) ولایبیعه بالدراهم لینفق الدراهم علی نفسه وعیاله ......ولوباعها بالدراهم لیتصدق بها جازلانه قربة کالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحیة فلااضحیة له یفید کراهة البیع واما البیع فجائزلوجوب الملک والقدرة علی التسلیم ،البحرج:۸ص: ۱۷۸،ط:سعید.

(۴) ویستحب ان یتربص بعد الذبح بقدرما یبرد ویسکن من جمیع اعضائه وتزول الحیاة من جمیع جسده ویکره ان یضحی ویسلخ قبل ان یبرد، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰. ط: رشیدیه ، کوئته .

(۵) ویکره له بعد الذبح قبل ان تبرد ان ینخعها وهوان ینحرها حتی یبلغ النخاع وان یسلخها قبل ان تبرد ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷، کتاب الذبائح ،ط:رشیدیه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کھال جل گئی

اگر کسی جانور کی کھال جل جائے کی وجہ سے اس پر بال نہ جمتے ہوں اوزخم وغیرہ نہ ہواور تمام اعضاء صحیح وسالم ہوں تو ایسے مویشی کی قربانی جائز ہے۔(۱)

کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کھال فروخت کرنا حرام ہے،لہذا جولوگ ذبح سے پہلے ہی کھال فروخت کردیتے ہیں وہ ناجائز اور حرام کرتے ہیں۔باقی وعدہ کرنا جائز ہے۔(۲)

کھال عوض میں دینا

☆......ملازم،امام،موذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۳)

☆......اگر مذکورہ افراد زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو بلاعوض دینا درست ہے۔(۴)

☆......قصائی کو اجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۵)

---

(۱) وتجزی المجزورة وهی التی جزصوفها ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه . وفیها تناثرشعرالاضحیة فی غیروقته یجوزاذاکان لها نقی أو مخ کذا فی القنیة ج:۲ص:۴۰ بحواله امدادالفتاوی ج:۳ص:۵۹۷.

(۲) زوال السنة ص:۲۳.واغلاط العوام ص:۱۳۹، ط:زمزم ببلشر. و کذلک بیع اللحم فی الشاة الحیة لأنها انما یصیرلحما بالذبح والسلخ فکان بیع المعدوم فلاینعقد ، بدائع ج: ۵ ص: ۱۳۹. فصل اما الذی یرجع الی العقود علیه ط:سعید.ومنها ان یکون مقدورا التسلیم عند العقد ، فان کان معجوزالتسلیم عنده لاینعقد ،بدائع ج:۵ص:۱۴۷.فصل اما الذی یرجع الی المعقود الیه.

(۳،۴) ویتصدق بجلدها أویعمل منه ، شامی ج:۶ ص:۳۲۸.البحرج:۸ص:۱۷۸. اورتصدق میں بلاعوض تملیک ضروری ہے.

(۵) ولاان یعطی اجرالجزاروالذابح منها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱.ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۸۱.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کھال کسی کو دینا

قربانی کی کھال سے خود فائدہ اٹھانا یا کسی کو کھال دیدینا خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر، ہاشمی ہو یا اور کوئی، اپنے اصول وفروع ہوں یا اجنبی یہ سب جائز ہے، اس میں تملیک بھی واجب نہیں، کیونکہ خود اپنے لئے اس کا مصلی جائے نماز، ڈول وغیرہ بنالینا یا اور کام میں لانا جائز ہے جس میں تملیک کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر قربانی کرنے والا کھال سے نفع نہ اٹھائے اور نہ کسی کو کھال ھبہ کرے بلکہ اسے فروخت کردے تو اس کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مسکین غریب کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر دیا جائے اور اگر تنخواہوں میں دی گئی تو اجرت ہوجائے گی، اور اگر مالدار کو دیا جائے گا تو ھبہ ہوگا صدقہ نہیں ہوگا ، ہاں غریب طلباء یا غریب لوگ اس کے مستحق ہیں۔(۲)

کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا

قربانی کی کھال کی رقم کو آمدنی کا ذریعہ بنانا جائز نہیں بلکہ کھال جمع کرنے والی جماعت یا برادری پر لازم ہے کہ جلد از جلد وہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں کو دیدیں ورنہ ایسے لوگ گنہگار رہوں گے۔(۳)

---

(۱) ویجوز الانتفاع بجلدها ......بان یتخذها فرشا اوفروا اوجرابا اوغربالا......وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن أیضا.فتاوی بزازیة علی هامش الهندیة ج:٦ص:۲۹۴ ط:رشیدیه . السادس فی الانتفاع .بدائع ج:۵ص:۸۱.شامی ج:٦ص:۳۲۸.

(۲) ویتصدق بجلدها اویعمل منه ، شامی ج:٦ص:۳۲۸.البحر ج:۸ص:۱۷۸.

(۳) وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن ،فتاوی بزازیه علی هامش الهندیة ج:٦ص:۲۹٦، ط:رشیدیه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کھال کی قیمت استعمال میں لانا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، اگر اپنے استعمال میں لائی گئی تو اس کا بدل صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۱)

کھال کی قیمت کا مصرف

کھال کی قیمت کا مصرف زکوۃ کا مصرف ہے یعنی مسلمان فقیر وغریب اور یتیم خانہ اور دینی مدارس کے غریب طلباء محتاج معذور وغیرہ ہیں۔(۲)

کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا

☆......قربانی کی کھال کو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کی رقم فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا یعنی ان کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، فقراء و مساکین کے علاوہ کسی اور مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے، اگر شدید مجبوری کی صورت میں ایسی رقم کو کسی اور مصرف میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو حیلہ کرنا ضروری ہے، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی وہ رقم کسی مسکین یا فقیر کو دیکر مکمل طور پر مالک بنا دیا جائے پھر اس سے کہا جائے کہ آپ اپنی طرف سے اس رقم کو مثلاً مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا اساتذہ کرام کی تنخواہ وغیرہ میں دیدیں اور وہ خوشی

(۱) أیضا

(۲) وهومصرف ایضا لصدقة الفطروالكفارة والنذروغیرذلک من الصدقات الواجبة ، شامی ج:۲ص:۳۳۹، باب المصرف . (فان بیع اللحم أوالجلدبة) ای بمستهلک (أو بدراهم تصدق بثمنه) الدرمع الرد ج:٦ص:۳۲۸، ویشترط ان یكون الصرف تملیكا لااباحة. الدرمع الرد ، باب المصرف ج:۲ص:۲۵۰ .البحرج:۲ص:۲۴۳،باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹،ط:سعید . تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۲، ط:ادارة القرآن.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے دیدے، تو اس رقم کو مسجد، مدرسہ یا اساتذہ کرام وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا اور خرچ کرنا جائز ہوگا۔ مگر رقم دیتے وقت یہ شرط نہ رکھے بلکہ مالک بنا کر دینے کے بعد اس سے کہے۔(۱)

☆......اگر قربانی کرنے والے نے قربانی کی کھال کسی فقیر مستحق آدمی کو دیدی، اور وہ شخص جس کو کھال دی ہے، کھال کو فروخت کر کے کسی پڑھانے والے استاد کو تنخواہ دیدے یا مسجد کی تعمیر میں خرچ کردے تو جائز ہے، لیکن اگر قربانی کرنے والا خود فروخت کرے تو پھر وہ اس کھال کے روپے کو معلم وغیرہ کی تنخواہ یا مسجد میں نہیں دے سکتا بلکہ صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۲)

کھجلی

جس جانور کو کھجلی کی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہے۔(۳)

کھری

کھری کھانا درست ہے، کیونکہ یہ حرام چیزوں میں سے نہیں ہے۔(۴)

(۱،۲) وحيلة التكفين بها التصدق على فقيرثم هويكفن فيكون الثواب لهما وكذا فى تعمير المسجد وتمامه فى حيل الاشباه ، الدرمع الرد ج:۲ص:۲۷۱، ۳۴۵. البحرج:۲ص: ۲۴۳،باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹،ط:سعيد.تتارخانية ج:۲ص:۲۷۲.ط:ادارة القرآن.

(۳) (والجرباء السمينة) فلومهزولة لم يجز؛لأن الجرب فى اللحم نقص ، الدرمع الرد،ج:۶ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. .هنديه ج:۵ص:۲۹۸،الباب الخامس.

(۴)(كره تحريما)وقيل تنزيها والأول أوجه (من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر،الدرمع الردج:۶ص:۷۴۹. مسائل شتى ،ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(گ)

گابھن نکلی

اگر قربانی کے ارادہ سے جانور خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ گابھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرسکتا ہے اور گابھن جانور خود بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کرسکتا ہے۔

اور اگر جانور خریدنے والا خود نصاب کا مالک نہیں تھا تو اس پر اسی جانور کی قربانی لازم ہوگی، مزید معلومات کے لئے ''حاملہ جانور'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱)

گائے کی قربانی

گائے کی قربانی کرنا قرآن مجید(۲) اور حدیث شریف (۳) سے ثابت ہے۔ اور اس میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

---

(۱) کفایت المفتی مع تغییر ج:۸ص:۱۸۹، کتاب الاضحیة والذبیحة، دارالاشاعت.

(۲) قال تعالی: ومن الابل اثنین ومن البقراثنین (الانعام: ۱۴۴)

(۳) عن عائشةؓ أن النبی ﷺ دخل علیها وحاضت بسرف قبل أن تدخل مکة وهی تبکی فقال مالک: أنفست؟ قالت نعم، قال: ان هذا امرقد کتبه الله علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیرأن لاتطوفی بالبیت، فلما کنا بمنی اتیت بلحم بقر، فقلت ماهذا قالوا ضحی رسول الله ﷺ عن ازواجه بالبقر، (بخاری شریف ج:۲ص:۸۳۲، ط:قدیمی. عن جابرقال نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة، ترمذی ج:۱ص:۲۷۶، أبواب الاضاحی، باب فی الاشتراک فی الاضحیة، ط:سعید. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب، البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴. تکمله فتح القدیر ج:۸ص:۴۲۹، ط:رشیدیه

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے

ہندوستان اسی طرح ہندوؤں کی حکومت والے ممالک یا علاقے میں گائے کی قربانی پر پابندی ہے تو ایسے ممالک اور علاقے کے مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں بلکہ بکرا بکری، دنبہ، دنبی بھیڑ، بھینس اور اونٹ قربان کریں تاکہ فتنہ فساد اور قتل قتال اور شورش برپا نہ ہو لیکن اگر کسی نے اس کے باوجود گائے کی قربانی کی، تو قربانی صحیح ہو جائیگی اور فریضہ ادا ہو جائے گا۔(۱)

گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں

مسلمانوں کا کفار کیساتھ کسی ایسی بات میں متفق ہونا جس سے شعائر اسلام کی ہتک اور بے حرمتی ہوتی ہونا جائز اور حرام ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ گائے کی قربانی رکوانے کے لئے غیر مسلم ہندوں کے ساتھ دے یا اتفاق کرے، کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہوتی ہے، اور جو شخص اسلام کے ہتک میں کافروں کا ساتھ دے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔(۲)

گدی کی طرف سے ذبح کرنا

جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا منع ہے۔

جس جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حلال نہیں۔(۳)

(۱) والفتنة أشد من القتل، البقرة آیت: ۱۹۱.

(۲) ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان، المائدة آیت: ۲.

(۳) واذا ذبح الشاة من قبل القفا فان قطع الاکثرمن هذه الاشیاء قبل ان تموت حلت وان ماتت قبل قطع الاکثرمن هذه الاشیاء لاتحل ویکره هذا الفعل لانه خلاف السنة وفیه زیادة ایلام، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۸۷، کتاب الذبائح، الباب الاول. ط:رشیدیه. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰. کتاب الذبائح ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گذشتہ سال کی قربانی کا حکم

گذشتہ سال کی قربانی باقی ہے تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اگر کسی نے بڑے جانور میں دو حصے لئے اس نیت سے کہ ایک حصہ سال رواں کی قربانی کا حصہ ہے اور ایک حصہ گذشتہ سال کی قربانی ہے تو اس صورت میں تمام شریکوں کی قربانی ادا ہو جائے گی، البتہ اس آدمی کے سال رواں کی قربانی ادا ہو جائے گی اور گذشتہ سال کی قضاء کی نیت سے جو قربانی کی وہ ادا نہیں ہوگی، نفل ہو جائے گی، اور گذشتہ قربانی کے عوض ایک بکرے کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

گذشتہ گناہ معاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ فضیلت ہم اہل بیت (خاندان نبوت) کے لئے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟

---

(۱) ومنها انه تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشيديه.بدائع ج:۵ ص: ٦٦، فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد.شامى ج:٦ص:۳۱۲، ط:سعيد. وان نوى بعض الشركاء التطوع وبعضهم يريد الاضحية للعام الذى صاردينا عليه وبعضهم الاضحية الواجبة عن عامه ذلک جازالكل وتكون عن الواجب عمن نوى الواجب عن عامه ذلک و تكون تطوعا عمن نوى القضاء عن العام الماضى ولايكون عن قضائه بل يتصدق بقيمة شاة وسط لمامضى. هنديه ج:۵ص:۳۰۵،الباب الثامن،ط:رشيديه .البحرج:۸ص: ۱۷۸ .ط: سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہمارے لئے بھی اور رتمام مسلمانوں کیلئے بھی'' الترغیب والترھیب ج:۲ص:۳۹۳۔(۱)

گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا

اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرایا، اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہوگیا، تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

گروی کے جانور

گروی میں رکھے ہوئے جانور سے قربانی درست نہیں کیونکہ گروی میں رکھنے والا جانور کا مالک نہیں۔(۳)

گلا کٹ گیا

اگر ذبح کے دوران مرغی یا کسی جانور کا گلا کٹ گیا یعنی الگ ہوگیا تو اس کا کھانا درست ہے، مکروہ نہیں، البتہ جان بوجھ کر اتنا زیادہ ذبح کرنا مکروہ ہے، جانور مکروہ نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) عن علی یا فاطمة قومی واشهدی اضحیتک اما ان لک بأول قطرة تقطرمن دمها مغفرة لکل ذنب اما انه یجاء بها یوم القیامة بلحومها ودمائها سبعین ضعفا حتی توضع فی میزانک هی لآل محمد والناس عامة ، کنزالعمال ،ج:۵ص:۱۰۲، رقم الحدیث: ۱۲۲۳۷ ، ط: مؤسسة الرسالة . بدائع ج:۵ص:۷۹.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة. البحر ج: ۸ ص:۱۷۹ . شامی ج:۶ ص: ۳۲۸.

(۲) ولوقدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزأه ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹، ط:رشیدیه .البحرج:۸ ص: ۱۷۷ . فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵.بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۳) ولواودع رجل رجلا شاة فضحی بها المستودع عن نفسه یوم النحرفاختارصاحبها القیمة ورضی بهافاخذها فانهالاتجزی المستودع عن اضحیته،فتاوی هندیه ج:۵ص: ۳۰۳، ط:رشیدیه .قال فی الشرنبلالیة المراد بالودیعة کل شاة کانت امانة فلاتجزی کالودیعة ، رد المحتارج:۶ ص: ۳۳۱ ط:سعید.

(۴) ویستحب الاکتفاء بقطع الاوداج ولایباین الرأس ولوفعل یکره ،هندیه ج:۵ ص:۲۸۷، کتاب الذبائح ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۰ .قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله من اجزاء =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گوشت

☆......قربانی کا گوشت خود کھانا، اور مالدار اور فقیر کو دینا اور سکھا کر رکھنا اور فریج میں محفوظ کرنا درست ہے۔(۱)

☆......نذر اور وصیت کی قربانی کے گوشت کے علاوہ باقی قربانی کا گوشت فقیر اور مالدار سب کھا سکتے ہیں۔(۲)

گوشت تول کر تقسیم کرنا

☆......بڑے جانور میں اگر سات افراد شریک ہیں، تو گوشت تقسیم کرتے وقت تول کر تقسیم کریں اندازے سے نہ کریں ورنہ کوئی حصہ کم اور کوئی حصہ زیادہ ہونے کی صورت میں سود ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا(۳)، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کرلیا تو جس طرف مذکورہ چیزیں ہوں اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو۔(۴)

☆......اگر تمام حصے دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں الگ الگ جگہ پر جدا جدا نہیں تو

= الحیوان .البحرج:۸ص:۱۷۰ .

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره جمیعا ویهب منها ماشاء للغنی و الفقیر والمسلم.....فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب الخامس.ط:رشیدیه .البحرج:۸ص:۱۷۸ .

(۲) والحاصل ان التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحروالتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۷، ط:سعید. واما فی الاضحیة المنذورة سواء کانت من الغنی اوالفقیرفلیس لصاحبها ان یأکل ولاان یوکل الغنی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشیدیه .

(۳)ویقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فیها معنی المبادلة ،قال فی البدائع :اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیک واللحم من اموال الربا فلایجوزتملیکه مجازفة .الدرمع الردج:۶ص:۳۱۷، بدائع ج:۵ص:۶۷ ،فصل اماکیفیة الوجوب. البحر ج:۸ص:۱۷۴ .ط:سعید.

(۴) الا اذا ضم معه من الاکارع اوالجلد بان یکون مع احدهما بعض اللحم مع الاکارع ومع الآخرالبعض مع الجلد.الدرمع الردج:۶ص:۳۱۷، ۳۱۸.البحرج:۸ص: ۱۷۴ .ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆......اگر قربانی میں شریک تمام افراد اس بات پر راضی ہیں کہ گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جگہ پر پکا کر کھایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے تو یہ جائز ہے تقسیم کی ضرورت نہیں (۲)، لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی ایک حصہ دار اس کے خلاف ہو اور وہ اپنا حصہ تقسیم کر کے لینا چاہے تو تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔(۳)

☆...... بڑے جانور کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر اپنے بھائی وغیرہ رشتہ دار ایک گھر کے رہنے والے ہیں تو گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر چاہیں تو سب اکٹھا گوشت رکھیں اور کھائیں۔(۴)

گوشت دھونا

جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ پاک ہے پکانے سے پہلے دھونا ضروری نہیں، اگر دھو کر پکانا چاہے تو منع نہیں جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کر سکتا ہے۔(۵)

(۱،۲) حتی لواشتری لنفسه ولزوجته واولاده الكباربدنة ولم يقسموها تجزيهم ...... والظاهرانها لاتشترط لان المقصود منها الاراقة وقد حصلت ،وحاصله ان المراد بيان شرط القسمة ان فعلت لانها شرط ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣١٧،كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۳) وفی فتاوی الخلاصة:تعليق القسمة على ارادتهم.ردالمحتار ج:٦ ص:٣١٧، ط:سعيد.

(۴)(۳)ويقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فيها معنى المبادلة ،قال فى البدائع :اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليک واللحم من اموال الربا فلايجوزتمليكه مجازفة .الدرمع الردج:٦ ص:٣١٧، بدائع ج:۵ص:٦٧،فصل اماكيفية الوجوب. البحر ج:٨ص:١٧۴.ط:سعيد.

(۵) فتاوى محموديه ج:٢ص:٣١٦.طحطاوى على مرقى الفلاح ج:١ص:٨٣. (واما حكمها) فطهارة المذبوح وحل أكله من الماكول ، هنديه ج:۵ص:٢٨٦. والحاصل ان التى لاياكل منها هى المنذورة ابتداء والتى وجب التصدق بعينها بعد ايام النحروالتى ضحى بهاعن الميت بامره على المختار، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٧، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:٦٢، كتاب التضحية ،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گوشت صدقہ کردینا لازم ہے

قربانی اگر نذر یا وصیت کی ہے، تو اس کا تمام گوشت فقراء اور مساکین میں صدقہ کردینا ضروری ہے، قربانی کرنے والا یا اس کے اصول وفروع اور مالدار لوگ اس کا گوشت نہیں کھاسکتے ، اس کے علاوہ ہر قسم کی قربانی کا گوشت خود قربانی کرنے والا اور امام رشتہ دار کھاسکتے ہیں، فقیر وغنی سب کھاسکتے ہیں۔(۱)

گوشت فروخت کردیا

اگر کسی قربانی کرنے والے نے قربانی کا گوشت فروخت کردیا تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا ضروری ہے۔(۲)

گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا

سات آدمیوں نے ملکر ایک جانور خریدا ، پھر معلوم ہوا کہ ایک شریک کی نیت گوشت فروخت کرنے کی ہے، تو ایسی صورت میں ایسے آدمی کا حصہ کوئی اور قربانی کرنے والا خرید لے، اس کے بعد قربانی کریں ، ورنہ تمام شریکوں کی قربانی خراب ہوجائے گی، کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی ، کیونکہ قربانی خالص اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کرنا ضروری ہے ورنہ قربانی درست نہیں ہوتی۔(۳)

---

(۱) نذران یضحی ولم یسم شیئا علیه شاة ولایاکل منها وان اکل علیه قیمتها،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵ط:رشیدیه . ان وجبت بالنذرفلیس لصاحبها ان یاکل منها شئا ولاان یطعم غیره من الاغنیاء سواء کان الناذرغنیا اوفقیرا لان سبیلها التصدق ولیس للمتصدق ان یأکل صدقته ولایطعم الاغنیاء ،شامی ج:۶ص:۲۲۷ . فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشیدیه .

(۲) واللحم بمنزلة الجلد فی الصحیح حتی لایبیعه بمالاینتفع به ......ولوباعهابالدراهم لیتصدق بها جازلانه قربة کالتصدق ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱.الباب السادس. البحرج:۸ص:۱۷۸.

(۳) اذا شارک المتقرب من لایرید القربة لم تجزعن القربة ولوکان احد الشرکاء ذمیا کتابیا اوغیر کتابی وهویرید اللحم ......لم یجزئهم عندنا......والمسلم لواراد اللحم لایجوز =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا

☆......اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی، ثواب کی نیت سے قربانی نہیں کی، تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔(۱)

☆...... اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی ایک شریک نے ثواب کی نیت نہیں کی، اور واجب قربانی ادا کرنے کی بھی نیت نہیں کی صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، جان بوجھ کر ایسے آدمی کو بڑے جانور میں شریک کرنے کی صورت میں کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، سب پر دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔(۲)

گوشت کی تقسیم

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرلئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر کیلئے دوسرا حصہ رشتہ دار اور دوست احباب کے لئے، اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے، لیکن اگر اہل وعیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے

= عندنا، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.الدرمع الرد ج:٦ص: ٣٢٦، ط: سعید. وقد علم ان الشرط قصد القربة من الکل ردالمحتارج:٦ص:٣٢٦. ط: سعید.وان کان کل واحد منهم صبیااوکان شریک السبع من یرید اللحم...... لایجوز للآخرین ایضا،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۳۰۴، ط:رشیدیه .الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا.

(۱) ولوکان احد الشرکاء غیرکتابی وهویرید اللحم لم یجزیهم عندنا...... والمسلم لواراد اللحم لایجوزعندنا ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴،الباب الثامن .ط:رشیدیه .

(۲)اذا شارك المتقرب من لایرید القربة لم تجزعن القربة وان کان کل واحد منهم صبیا......اوکان شریک السبع من یرید اللحم ......لایجوزللآخرین ایضا ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة ،ط:رشیدیه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رکھ سکتا ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

گونگے کا ذبح

گونگے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے، کیونکہ گونگا آدمی "**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کو ترک کر دینے میں معذور ہے۔(۲)

گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی

اگر ایک گھر میں متعدد افراد ہیں اور سب صاحب نصاب ہیں، اور سب پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے تو اس صورت میں گھر کے تمام افراد کی جانب سے ایک چھوٹے جانور کی قربانی کافی نہیں ہوگی، یا ایک فرد کی قربانی تمام افراد کے لئے کافی نہیں ہوگی (۳)، ایسی صورت میں ہر فرد کے لئے الگ الگ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا چاہے ہر ایک الگ الگ چھوٹا جانور لے یا ایک بڑے جانور میں

---

(۱) ويستحب أن يأكل من اضحيته، ويطعم منها غيره، والافضل ان يتصدق بالثلث، ويتخذ الثلث ضيافة لأقاربه واصدقائه ويدخر الثلث، ويطعم الغنى والفقير حميعا الا ان يكون الرجل ذاعيال وغير موسع الحال، فان الافضل له حينئذ ان يدعه لعياله ويوسع عليهم به، هنديه ج:۵ص:۳۰۰.

(۲) فتحل ذبيحتهما ولوالذابح ...... (اواخرس) مسلما اوكتابيا لان عجزه عن التسمية لايمنع صحة ذكاته كصلوته، الدرمع الردج:۶ ص:۲۹۷، ۲۹۸، ط:سعيد.

(۳) فتجب التضحية على مسلم ......موسر يسار الفطرة عن نفسه لاعن طفله على الظاهر، الدر مع الردج:۶ ص:۳۱۳، ۳۱۵، ط:سعيد. فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۲، كتاب الاضحية، ط: رشيديه. وليس على الرجل ان يضحى عن اولاده الكبار وامراته الا باذنه، فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۳. ولوضحى ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده ...... ان كان اولاده صغارا جازعنه و عنهم جميعا وان كانوا كبارا ان فعل بامرهم جازعن الكل وان فعل بغيرامرهم اوبغير امر بعضهم لاتجوزعنه ولاعنهم فى قولهم جميعا؛ لأن نصيب من لم يامر صار لحما فصار الكل لحما، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۲، الباب السابع فى التضحية عن الغير ط:رشيديه.

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر گھر میں متعدد افراد ہو یا ایک فرد کے متعدد اولاد ہو اور سب صاحب نصاب ہوں تو ان سب کے ذمہ الگ الگ قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے کیونکہ بڑے کے ذمہ صرف اپنی قربانی ہے۔

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سات افراد شامل ہو جائیں۔(۱)

گھسے ہوئے دانتوں والے جانور

گھسے ہوئے جانور کے دانت گھس گھس کر مسوڑھوں سے جا ملے لیکن گھاس کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے اور اگر گھاس کھانے پر قادر نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۲)

گھوڑا

گھوڑے کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولا یا فعلا گھوڑے کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۳)

گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی

اگر کرفیو، آندھی، طوفان، بارش اور سیلاب وغیرہ کی وجہ سے عید کی نماز دسویں ذی الحجہ کو نہیں ہوئی بلکہ گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو عید کی نماز ادا کی گئی تو اس صورت میں نماز سے پہلے بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۴)

(۱) یجب ان یعلم ان الشاة لاتجزی الا عن واحد وان کانت عظیمة والبقروالبعیریجزی عن سبعة اذا کانوا یریدون به وجه الله تعالی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن ط: رشیدیه .

(۲) واما الهتماء :وهی التی لااسنان لها، فإن کانت ترعی وتعتلف جازت وإلا لا، هندیه ج:۵ص:۲۹۸. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶ .فتاوی شامی ج:۶ ص:۳۲۴. تکمله فتح القدیرج:۸ص:۴۳۴،ط: رشید یه.

(۳) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفی کل جنس نوعه و الذکروالانثی منه الخ ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:ماجدیه، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷، کتاب الاضحیة ، ط:سعید.شامی ج:۶ ص: ۳۲۲،کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۹فصل فی محل اقامة الواجب ط: سعید .

(۴) اذا ترك الصلوة یوم النحربعذراوبغیرعذرلاتجوزالاضحیة حتی تزول الشمس،و تجوز الاضحیة فی الغد وبعد الغد قبل الصلوة لانه فات وقت الصلوة بزوال الشمس فی الیوم الاول والصلوة فی الغد تقع قضاء ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة ط:رشیدیه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(ل)

لاغر جانور

☆...... اتنا دبلا لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو یا جو ذبح کرنے کی جگہ خود نہ جا سکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

☆...... اور اگر اتنا دبلا نہ ہو، تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے(۲) لیکن موٹے اور فربہ جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

لباس

عید کے دن مرد و عورت دونوں کو چاہئے کہ بہترین لباس زیب تن کریں خواہ وہ نئے ہوں یا استعمال میں آچکے ہوں، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ بہتر ہے باقی دوسرے رنگ کا لباس پہننا بھی جائز ہے، اور لال اور زرد لباس مردوں کے لئے مکروہ ہے۔(۴)

لنگڑا

☆...... جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اور جسم کا

---

(۱) ولاتجوزالعرجاء البين عرجها وهى التى لاتقدران تمشى برجلها الى المنسک و المريضة البين مرضها، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۵، ط: سعيد.

(۲) لاالمهزولة التى لامخ فى عظامها وتجوزبالثولاء الجرباء السمينتين فلومهزولتين لاتنفى لايجوزاذا ذهب مخ عظمها فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز، ردالمحتار ج: ٦ ص:۳۲۳، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۹۸،الباب الخامس.

(۳) واعلم ان الكل لايخلوعن عيب والمستحب ان يكون سليما عن العيوب الظاهرة فما جوزههنا جوزمع الكراهة ،ردالمحتارج:٦ص:۳۲۳،بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۹۷.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وزن نہیں رکھ سکتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے، اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو قربانی درست ہے۔(۲)

☆......ایسا لنگڑا جانور جو قربانی کی جگہ تک نہ جا سکے اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا

لون کے پیسے سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے البتہ سودی لون لینا ناجائز اور حرام ہے۔(۴)

لوہے کا داغ

جس جانور کی ران وغیرہ پر لوہے سے داغ دیا ہوا اس کی قربانی درست ہے(۵) مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔(۶)

(م)

مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب تھا، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن قربانی کے دن آنے سے پیشتر وہ غریب ہو گیا، اور قربانی کے اخیر دن تک وہ

---

(۱) ولاالعرجاء ای التی لایمکنها المشی برجلها العرجاء انما تمشی بثلاث قوائم ،رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعید.هندیه ج:۵ ص:۲۹۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ص: ۷۵ .ط:سعید.

(۲) حتی لو کانت تضع الرابعة علی الارض وتستعین بها جاز،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعید

(۳)ولاالعرجاء التی لاتمشی الی المنسک ای المذبح ،الدرمع الرد ج:٦ ص:٣٢٣، ط: سعید .بدائع ج:۵ ص:۷۵.

(۴) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۵۲، کتاب الاضحیة .

(۵) ویجوزالتی بها کی ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢۵ ط:سعید.

(٦) والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٣،ط:سعید. =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صاحب نصاب نہ ہوا، تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں ہوگی ، اس جانور کو فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں خرچ کرسکتا ہے، اور اگر قربانی کے اخیر دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہو جائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی ، خواہ اسی جانور سے کرے یا کسی اور جانور سے بہر حال قربانی کرنی لازم ہوگی ۔(۱)

مالدار کے لئے نادر موقعہ

مالدار امیر لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کریں وہاں مرحوم رشتہ داروں مثلاً والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں ان کو ثواب پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے، خلفائے راشدین اور آئمہ مسلمین اور اپنے پیرو مرشد اور اساتذہ کی طرف سے کریں ۔(۲)

ماں کا اعتبار ہے

اگر کوئی بکرا یا بکری، ہرن اور بکری سے پیدا ہوا ہے، اس کی قربانی درست ہے ، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے تو یہ بچہ بھی بکری ہے، اور بکری کی قربانی جائز ہے ۔(۳)

= بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.هنديه ج:۵ص:۲۹۷.

(۱) فتاوی محموديه ج:۲ص:۳۲۳، وفی الهندية يعتبرآخرأيام النحر فی الفقروالغنی و الموت والولادة ، ج:۵ص:۲۹۶، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان .

(۲) قال فی البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه و يحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحی بكبشين احدهما عن نفسه والاخرعمن لم يذبح من امته ،ردالمحتار ج:۶ص:۳۲۶، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) فان كان متولدا من الوحشی والانسی فالعبرة للام ،حتی لوكانت البقرة وحشية والثوراهليا لم تجزوقيل اذا نزا ظبی علی شاة اهلية فان ولدت شاة تجوزالتضحية وان ولدت ظبيا لاتجوزفتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۶۹ ،فصل اما محل اقامة الواجب،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مجنون

مجنون پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر مجنون کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال، سونا چاندی یا رقم یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے ولی پر واجب نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے عاقل ہونا شرط ہے۔(۱)

مجنون جانور کی قربانی

اگر جانور مجنون ہے، موٹا اور تازہ ہے، تو اس کی قربانی جائز ہے۔(۲)

محبوب عمل

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ماعمل ابن آدم من عمل يوم النحرأحب الى الله من اهراق الدم وانه لياتى يوم القيامة بقرونها واشعارهاواظلافهاوان الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع بالأرض فطيبوا بها نفسا .(۳)

---

(۱) وفى الينابيع :والمعتوه والمجنون بمنزلة الصبى ، والذى يجن ويفيق كالصحيح ولو كان المجنون موسرا يضحى عنه وليه من ماله فى الروايات المشهورة وروى أن الأضحية قبل ان يضحى بها لاتجب فى مال المجنون ، البحرج:۸ص:۱۷۵ .ط:سعيد.

(۲) ويضحى بالجماء والخصى والثولاء اى المجنونة ،الدرمع الردج:۵ص:۳۲۳. هنديه ج:۵ص:۲۹۸، الباب الخامس فى بيان محل كيفية الواجب . تكملة فتح القدير ج: ۸ ص:۴۳۴، ط:رشيديه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶. ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذى يرجع الى وقت التضحية .

(۳) رواه الترمذى ج:۱ص:۲۷۵، ابواب الاضاحى باب ماجاء فى افضل الاضحية ، ط:سعيد. مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثانى ط:قديمى كتب خانه.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اولاد آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں ،اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہو کر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

مرض ظاہر ہو

جس جانور کا مرض ظاہر ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

مرغی

مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولا یا فعلا مرغی کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں۔(۲)

مریل جانور

اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی

(۱) لاتجوز التضحية بالمريضة البين مرضها،الدرمع الرد، كتاب الاضحية ،ج:٦ص:٣٢٣، ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثه الغنم أوالابل أوالبقرفي كل جنس نوعه والذكروالانثى منه ،هنديه ج:۵ص:۲۹۷، ط:ماجديه، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب . البحرج:۸ص:۱۷۷،كتاب الاضحية ط:سعيد. شامى ج:٦ص:٣٢٢، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:٦٩، فصل فى محل اقامة الواجب،ط:سعيد. و فى اصول التوحيد للامام الصفاروالتضحية بالديک والدجاجة فى ايام الاضحية ممن لااضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس كذا فى الخلاصة ، عالمگيرى ج:۵ص:٣٠٠، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

درست نہیں، البتہ اگر اتنا دبلا نہیں صرف کمزور ہے با قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

''بت'' کے نام پر چھوڑا ہوا جانور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدوری

قربانی کا گوشت، یا چربی یا چھیچھڑ، سری، پائے قصائی کو مزدوری میں نہ دیں بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیں، ورنہ اجرت میں دی ہوئی چیزوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مسافر

☆...... مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر خوشی سے کرنا چاہے تو کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۳)

☆...... اگر مسافر کے پاس مال موجود ہے، اور سہولت کے ساتھ قربانی کرسکتا ہے تو قربانی کرنا مستحب ہے۔(۴)

☆...... اگر مسافر قربانی کے دنوں میں یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے گھر آ گیا یا مقیم ہو گیا اور وہ صاحب حیثیت لوگوں میں

(۱) لاتجوزالتضحية بالمهزولة التى لامخ فى عظامها ،الدرمع الردج:٦ص:٣٢٣، ط:سعيد. فلومهزولتين لاتنفى لايجوز اذا ذهب مخ عظمها...... فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز قوله لاتنفى اى لامخ لها وهذا يكون من شدة الهزال ،ردالمحتارج:٦ص:٣٢٣، ط: سعيد.بدائع ج:٥ص:٧٥،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.هنديه ج:٥ص:٢٩٨، ط: رشيديه.

(۲) ولايعطى اجرالجزارمنها لانه كبيع، لان كلامنهما معاوضة لانه انما يعطى الجزاربمقابلة جزره ، والبيع مكروه فكذا مافى معناه ، فان جزه تصدق بها اى فان فعل تصدق بالاجرة اى فيما لوآجرها ،ردالمحتارج:٦ص:٣٢٨، ٣٢٩، ط:سعيد.بدائع ج:٥ص:٨١،ط:سعيد.

(۳، ۴) وشرائطها الاسلام والاقامة فالمسافرلاتجب عليه وان تطوع بها اجزأته عنها، رد المحتارج:٦ص:٣١٢، ط:سعيد.هنديه ج:٥ص:٢٩٢،الباب الاول .بدائع ج:٥ص:٦٣،=

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی، اور اگر وہ شخص صاحب حیثیت لوگوں میں سے نہیں بلکہ غریب ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی (۱)، لیکن اگر اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔(۲)

مساجد میں کھالیں دینا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے وہ صدقہ کر دینا واجب ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ جس کو دیا جائے وہ مالک بن جائے، چونکہ مسجد میں تملیک نہیں پائی جاتی اس لئے قربانی کی کھال کی رقم مسجد کی تعمیر اور امام وموذن اور خادم وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا جائز نہیں۔(۳)

مسافر اور تکبیر

اقتداء کی وجہ سے مسافر پر بھی تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔(۴)

مسلمان کا ذبیحہ

☆......مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، مسلمان چاہے نیا ہو یا پرانا دونوں کے ذبیحہ کے

= فصل اما شرائط الوجوب.

(۱) ولاتشترط الاقامة فی جمیع الوقت حتی لوکان مسافرا فی اول الوقت ثم اقام فی آخره تجب علیه .هندیه ج:۵ص:۲۹۲، الباب الاول .بدائع ج:۵ص:۲۱۵ .ط:سعید.

(۲) فان اشتری شاة للاضحیة ثم سافرله ان یبیعها ولایضحی بها ومن المشائخ من فصل بین الموسروالمعسر......وان کان معسرا ینبغی ان تجب علیه ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۲، ط: رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب.

(۳) فان بیع اللحم أوالجلدبه أی بمستهلک أوبدرهم تصدق بثمنه،الدرمع الردج:۶ ص: ۳۲۸، ویتصدق بجلدها الخ الدرمع الردج:۶ص:۳۳۸، وایضا فی شرح التنویر:ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لااباحة ،الدرمع الرد ج:۲ص:۳۴۴،باب المصرف. البحر ج:۲ ص:۲۴۳، باب المصرف، ط:سعید.تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۲،ط:ادارة القرآن.بدائع ج:۲ ص: ۳۹،ط:سعید.

(۴) وبالاقتداء یجب علی المرأة والمسافر،فتاوی هندیه ج:۱ص:۱۵۲، الباب السابع عشرفی صلوة العیدین ممایتصل بذلک تکبیرات ایام التشریق ط:رشیدیه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بارے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے، ایسے جانور کا گوشت اللہ کا نام لیکر کھانا جائز ہے۔(۱)

☆...... ہر مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، کسی کی بدمزاجی اور بدزبانی کی وجہ سے اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

مشرک کی شرکت

مشرک کے ساتھ قربانی میں شرکت جائز نہیں، اگر قربانی کے جانور میں جان بوجھ کر کسی مشرک کا حصہ رکھا جائے گا تو کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

مغز نہ ہو

ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو۔(۴)

مقروض آدمی کا قربانی کرنا

جو شخص مقروض ہو، اس کو قرض ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے، قربانی نہ کرے، لیکن اگر قربانی کرلی تو ثواب ملے گا(۵)

مکان

اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی واجب ہے۔(۶)

(۱،۲) واماشرائط الذکاة منهاان یکون مسلما......فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۵، کتاب الذبائح الباب الاول فی رکنه وشرائطه ،ط:رشیدیه . الدرمع الرد ج:٦ص:۲۹٦، کتاب الذبائح .

(۳) احسن الفتاوی ج:۷ص:۵۱۰، کتاب الاضحیة والعقیقة ،ط:سعید.

(۴) ولاتجوزالتضحیة المهزولة التی لامخ فی عظامها،الدرمع الرد ج:٦ص:۳۲۳، ط: سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۸ ،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.

(۵) امداد المفتین ج:۲ص:٦۸۵ .

(٦) اولها الغنی والغنی فیها من له مائتا درهم أوعرض یساوی مائتی درهم سوی مسکنه وخادمه وثیابه التی یلبسها واثاث البیت ،فالغنی فی الاضحیة ماهوالغنی فی صدقة الفطر، فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیه ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجدیه . عالمگیری ج: ۵ =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں

☆......قربانی میں جانور جس جگہ پر ہے اس کا اعتبار ہے قربانی کرنے والے کا اعتبار نہیں اگر قربانی کا جانور ایسے دیہات میں ہے جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں، اور قربانی کرنے والا شہر میں ہے تو اس صورت میں دیہات میں قربانی کے جانور کو صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۱)

☆......اگر جانور شہر میں ہے اور قربانی کرنے والا دیہات میں ہو تو اس صورت میں جن تک شہر میں کسی ایک جگہ پر بھی عید کی نماز نہیں ہوگی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

مکان کرایہ پر دیا ہے

☆......اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر بھی ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۳)

= ص:۲۹۲ .شامی ج:٦ص:۳۱۲ .البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۴، کتاب الاضحية.تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۲۵، ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص:٦۴،فصل اماشرائط الوجوب.

(۱) ولواخرج الاضحية من المصرفذبح قبل صلوة العيد قالوا ان خرج من المصرمقدار مايباح للمسافرقصرالصلوة فی ذلک المكان جازالذبح قبل صلوة العيد والالا، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹٦، كتاب الاضحية الباب الرابع فيمايتعلق بالمكان والزمان ،ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۴،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.روى الحسن عن أبي يوسف يعتبرالمكان الذى يكون فيه الذبح ولايعتبرالمكان الذى يكون فيه المذبوح عنه وانما كان كذلک لان الذبح هوالقربة فيعتبرمكان فعلها لامكان المفعول عنه،بدائع ج:۵ص:۷۴، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد.

(۲) ولوكان الرجل بالسواد واهله بالمصرلم تجزالتضحية عنه الا بعد صلوة الامام ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹٦ ،الباب الرابع، ط:رشيديه .بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۴،ط:سعيد.

(۳) اولها الغنى والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......اپنا گھر چاہے کرایہ پر دیا ہو یا مفت یا خالی پڑا ہوا اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے یا مفت ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

مکروہ

☆......جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا(۲)، جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دینے کے بعد ذبح میں دیر کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔(۴)

☆...... جانور کو ذبح کرنے کے لئے آسانی سے گرانا چاہئے ، بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆......قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹایا جائے ،اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔(۶)

☆......کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۷)

= وخادمه وثيابه التي يلبسها واثاث البيت ،فالغنى في الاضحية ماهو الغنى في صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهنديه ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه .هنديه ج:۵ص: ۲۹۲. شامى ج:۶ص:۳۱۲.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴،كتاب الاضحية.تكمله فتح القد ير ج:۸ص:۴۲۵، ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۴،فصل اما شرائط الوجوب .

(۱) أيضا

(۲) ويكره جرها برجلها الى المذبح ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۳) الحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه في الذكاة مكروه ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۸، ط:رشيديه . الدرمع الرد ج:۲ص:۲۹۶.البحر ج:۸ص:۱۷۰.ط:سعيد.

(۴) أيضا

(۵) أيضا

(۶) واذاذبحها بغيرتوجه القبلة حلت ولكن يكره ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۸، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۷) ويكره بغير الحديد وبالكليل من الحديد ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط:رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......جانور کے سامنے چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆......جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۲)

☆......ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......اس طرح سختی سے جانور کو ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز تک چھری اتر جائے مکروہ ہے۔(۴)

☆......گردن کے اوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆......ذبح کے بعد جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یا چمڑا اتارنا مکروہ ہے۔(۶)

ملازم

اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب ہے، سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کا حکم ایک ہے۔

اگر ملازم نصاب کا مالک نہیں جو تنخواہ ملتی ہے وہ ماہانہ خرچ ہو جاتی ہے یا ماہانہ کچھ بچت ہو جاتی ہے لیکن بچی ہوئی رقم کی مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو

(۱) ویکره ان یحد الشفرة بین یدیه ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ ص:۶۰،ط:سعید.

(۲) ویکره ان یضجعها ویحد الشفرة بین یدیها،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۳) (قوله وکل تعذیب بلافائدة) منه ذبح واحدة بحضرة اخری . طحطاوی علی الدر ج:۴ ص:۱۵۲، کتاب الذبائح .شامی ج:۶ص:۲۹۶.هندیه ج:۵ص:۲۸۸.

(۴) وکره النخع وقطع الرأس النخع وهوان یصل الی النخاع وهوخیط ابیض فی جوف عظم الرقبة وفی قطع الرأس زیادة تعذیب فیکره ، البحرج:۸ص:۱۷۰، ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۵) وکره الذبح من القفا وفی الذبح من القفا زیادة الم فیکره ، البحرج:۸ص:۱۷۰، ط: سعید.

(۶) ویکره ان یکسررقبتها قبل ان تسکن من الاضطراب ویکره ان یسلخ قبل ان یبرد، البحرج:۸ص:۱۷۰، کتاب الذبائح ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۰،ط:سعید.وکره کل تعذیب بلافائدة مثل (قطع الرأس والسلخ قبل أن تبرد) ای تسکن عن الاضطراب ، الدرمع الردج:۶ص:۲۹۶.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس پرزکوۃ اور قربانی واجب نہیں۔(۱)

منت مانی

☆......اگرکسی نے قربانی کی منت مانی تو منت کی وجہ سے اس پرقربانی واجب ہوگی، خواہ منت ماننے والاامیر ہو یاغریب، دونوں کے لئے حکم ایک ہے۔(۲)

☆...... اگرصاحب نصاب امیرآدمی نے نذر مانی تو اس کو دوقربانیاں کرنی ہونگیں، ایک منت کی وجہ سے، اور دوسری قربانی جواس پرصاحب نصاب ہونے کی وجہ سے شریعت نے واجب کی ہے۔(۳)

منٰی میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے

منی سے قربانی کا آغاز ہواہے، اس لئے منی میں قربانی کرنیکا ثواب باقی جگہوں سے زیادہ ہے، اسی لئے حضور ﷺ نے حج میں سواونٹوں کی قربانی کی جن میں سے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی خود فرمائی، باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، قربانی کی اتنی بڑی تعداد اسی فضیلت کی وجہ سے کی گئی (۴)، ورنہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسارالخ الدرمع الرد، كتاب الاضحية ، ج:٦ص:٣١٢، ط: سعيد.عالمگیری ج:۵ص:۲۹۲، كتاب الاضحية ،الباب الاول فى تفسيرها. بدائع ج:۵ ص:٦٣، فصل فى شرائط الوجوب ، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۳، كتاب الاضحية ، ط: سعيد. تكمله فتح القديرج:۸ص:۴۲۵، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۲) قال فى البدائع :اما الذى يجب على الغنى و الفقيرفالمنذوربه بان قال لله على ان اضحى شاة اوبدنة فتلزم بالنذر كسائرالقرب والوجوب بالنذريستوى فيه الغنى والفقير، رد المحتار ج:٦ص:٣٢٠، ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ص:٦١، كتاب التضحية ، ط:سعيد .

(۳) قال فى البدائع ولونذران يضحى شاة وذلك فى ايام النحروهوموسرفعليه ان يضحى بشاتين عندنا شاة بالنذروشاة بايجاب الشرع ابتداء ،ردالمحتارج:٦ص:٣٢٠، ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:٦٣، كتاب التضحية ، ط:سعيد.

(۴) والدليل عليه ماروى ان رسول الله ﷺ ساق مائة بدنة فنحرمنها نيفا وستين بيده الشريفة عليه الصلوة والسلام ثم اعطى المدية سيدنا عليارضى الله عنه فنحرالباقين ، بدائع ج:۵ص:۷۹، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية،ط:سعيد.البحرالرائق ج:۸ص: ۱۷۹، ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عام طور پر دو جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔(۱)

مہر اور قربانی

☆......اگر کوئی عورت نصاب کی مالک نہیں، لیکن اس کا مہر (موجل) نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ ہے جو ابھی تک عورت کو نہیں ملا، تو عورت اس مہر کی وجہ سے صاحب نصاب نہیں ہوگی، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر عورت کا حق مہر معجّل ہے، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

میت کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے ، اور میت کو ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک دنبہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔(۴)

---

(۱) وقد صح ان رسول الله ﷺ كان يضحى كل سنة بشاتين ،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۹۵. بدائع ج:۵ص:۶۷، ط:سعيد. عن انس بن مالك قال ضحى رسول الله ﷺ بكبشين اقرنين املحين ذبحها بيده وسمى وكبرووضع رجله على صفاحهما ، مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثاني قديمي كتبخانه. رواه ابوداود ج:۲ص:۳۰باب مايستحب من الضحايا. والترمذى ج:۱ ص:۲۷۵،باب في الاضحية بكبشين .

(۲) والمرأة بالمؤجل لا، ردالمحتارج:۶ص:۳۱۲، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۴، ط: سعيد.وفى الهنديه: واما المؤجل الذى سمى بالفارسة (كابين) فالمرأة لاتعتبرموسرة بذلك وبالاجماع ،هنديه ج:۵ص:۲۹۲.

(۳) والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا ، ردالمحتارج:۶ص:۳۱۲، ط:سعيد. وفى الهندية : والمرة تعتبرموسرة بالمهراذا كان الزوج مليا فى المعجل الذى يقال له بالفارسية (دست بيمان) هنديه ج:۵ص:۲۹۲.

(۴) قال فى البدائع : لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه و يحج عنه ، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۶،ط:سعيد ......فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصيبه للقربة ،بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعيد. =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کے دوطریقے ہیں۔(۱)

(۱)میت کے نام پرایک حصہ قربانی کیا جائے۔

(۲) قربانی کرنے والا اپنی واجب قربانی کے علاوہ ایک اورقربانی کرے یا حصہ لےاوراس کا ثواب میت کوپہنچادے دونوں صورتیں صحیح ہیں۔(۲)

میت کی طرف سے قربانی

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کی دوصورتیں ہیں ،اگرمرنے والے نے وصیت کی تھی تواس گوشت کوصدقہ کردیناضروری ہے،گوشت مالداروں کے لئے کھانا جائزنہیں ہے۔

اوراگرمیت نے قربانی کیلئے وصیت نہیں کی بلکہ ورثاءاوررشتہ داروں نے اپنی خوشی سے میت کے لئےقربانی کی ہےتواس کا گوشت مالداراورفقیرسب کھاسکتے ہیں، تمام گوشت صدقہ کرنالازم نہیں۔ بلکہ جس قدرچاہےصدقہ کرےاورجس قدرچاہے خودرکھےسب جائز ہے۔(۳)

= وعن حنش قال رایت علیا یضحی بکبشین فقلت له ماهذا فقال ان رسول الله ﷺ اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه ،رواه ابوداود ج:۲ص:۲۹، ط:حقانیه . والترمذی ج:۱ص:۲۷۵،باب فی الاضحیة بکبشین ،ط:سعید.مشکوة ص:۱۲۸،الفصل الثانی ،ط:قدیمی کتبخانه .

(۱) قال ابن الملک یدل علی ان التضحیة تجوزعمن مات ،مرقاة المفاتیح ،ج:۳ص:۳۰۹، باب الاضحیة ، ط:امدادیه ،ملتان .

(۲) وان کان احد الشرکاء ممن یضحی عن میت جاز،بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .ط:سعید.

(۳) (قوله عن میت) أی لوضحی عن میت وارثه بأمره ألزمه بالتصدق بها وعدم الاکل منها، وإن تبرع بها عنه له الأکل؛لأنه یقع علی ملک الذابح والثواب للمیت ،شامی ج:۶ص: ۳۲۷، ۳۳۵، قبیل کتاب الحظروالاباحة ، ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟

میت کی طرف سے قربانی کرنی ہوتو ہرایک میت کے لئے الگ الگ حصہ رکھنا ضروری ہے، ایک حصہ ایک سے زائد میت کے لئے کافی نہیں ہے، البتہ اپنی طرف سے نفلی قربانی کر کے اس کا ثواب ایک سے زیادہ مردوں اور زندوں کو بخشا درست ہے، جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک قربانی کا ثواب پوری امت کو بخشا تھا، گنجائش ہوتو مردوں کے لئے ضرور قربانی کریں بڑے ثواب کا کام ہے، اس سے مردوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔(۱)

میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی

قربانی کے دنوں میں میت کے ایصال ثواب کے لئے پیسہ وغیرہ صدقہ کرنے سے قربانی کرنا افضل ہے، اوراس کا ثواب میت کو پہچانا افضل ہے، کیونکہ صدقہ خیرات میں صرف مال ادا کیا جاتا ہے، اور قربانی میں مال ادا کرنے کے ساتھ ساتھ فدا کرنا بھی، اس لئے قربانی کرنا افضل ہے۔(۲)

میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا

چند افراد مل کر مشترکہ رقم سے کسی میت کے لئے ایک حصہ قربانی نہیں کر سکتے البتہ اس کیلئے ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ سب لوگ اپنے حصے کی رقم کسی ایک کو ھبہ کردیں، اوروہ قربانی کا ایک حصہ جس کے نام پر کرنا چاہے تھے، کردے، اس سے

(۱) عن جابرقال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین ....ذبح بیده وقال بسم الله والله اکبراللهم هذا عنی وعمن لم یضح من امتی ،مشکوة ص:۱۲۸، باب فی الاضحیة ،وفی روایة: اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به رواه مسلم ، مشکوة ص:۱۲۷ .قدیمی کتبخانه.بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۲) شراء الاضحیة بعشرة اولی من أن یتصدق بألف ؛لأن القربة التی تحصل باراقة الدم لاتحصل بالصدقة ، خلاصة الفتاوی ج:۴ص:۳۲۰،کتاب الاضحیة .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قربانی بھی ہوجائے گی، اور میت کوثواب بھی مل جائے گا۔(۱)

(ن)

نابالغ

اگر نابالغ بچہ یا بچی مالدار ھے، نصاب کا مالک ہے، تو ان پر قربانی واجب نہیں اور ولی کے لئے بھی نابالغوں کے مال سے قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر ولی اپنے مال سے نابالغوں کے لئے قربانی کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) فلاتجوزالشاة والمعزإلا عن واحد وان كانت عظيمة تساوى شاتين ممايجوزان يضحى بهما. سمينة ،هنديه ج:۵ ص:۲۹۷ ،الباب الخامس. اورفتاوی رحیمیہ میں ہے :(سوال :۸۶) چھ آدمیوں نے مل کرقربانی کے بڑے جانور میں اپنا اپنا واجب حصہ رکھا اور ساتویں حصہ میں سب نے شریک ہوکرآنحضرت ﷺ کے لئے نفل قربانی کی نیت کرلی تو یہ درست ہے یانہیں؟

الجواب :ان مات احد السبعة المشتركين فى البدنة ، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم ،درمختارمع الشامى ج:۶ ص:۳۲۶.

روایت مذکورہ فقہیہ سے استحسانا جائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ساتواں حصہ دارفوت ہوگیا تو اس کا حصہ اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوگیا اوراس حصہ کے مالک بن گئے اورانھوں نے اس ساتویں حصہ کے مالک ہونے کی حیثیت سے قربانی کی اجازت دے دی تو اس کی قربانی درست ہوگئی، اسی طرح صورت مسؤلہ میں چھ ساتھیوں نے ساتواں حصہ خرید کرحضور ﷺ کے لئے کردیا تو درست ہونا چاہیے، دوسرے علماء سے بھی دریافت کرلیا جائے۔ ج:۱۰ اص:۵۷، کتاب الاضحیۃ، دارالاشاعت۔اوپر جوحکم لکھا گیا ہے وہ قیاس ہے اورفتاوی رحیمیہ کی بات استحسان ہے لہذا ان دونوں قول میں تعارض نہیں ہے۔مؤلف.

(۲) (ويضحى عن ولده الصغيرمن ماله) صححه فى الهداية (وقيل لا) صححه فى الكافى قال: وليس للأب أن يفعله من مال طفله ورجححه ابن الشحنة ،قلت :وهوالمعتمد لما فى متن مواهب الرحمن من أنه أصح مايفتى به ، وعلله فى البرهان بأنه إن كان المقصود الاتلاف، ؛ فالأب لايملكه فى مال ولده كالعتق أوالتصدق باللحم ، فمال الصبى لايحتمل صدقة التطوع وعزاه للمبسوط فليحفظ ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۶.وج:۶ ص:۳۳۵. ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

امیر باپ پر نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر قربانی کرے گا ثواب ملے گا نہیں کرے گا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

نابالغ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ جانور کو ذبح کر سکتا ہے، اور "**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہہ کر اس نے جانور کو ذبح کیا ہے تو جائز ہے اور گوشت کھانا حلال ہے۔(۲)

نابینا کا ذبیحہ

ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا بینا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اور گوشت کھانا جائز ہے، اگر چہ بینا سے ذبح کرانا بہتر ہے تا کہ وہ ذبح کے کمال اور نقصان کو دیکھ کر معلوم کر سکے۔(۳)

نحر

اونٹ میں نحر سنت ہے، اور نحر سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ

---

(۱) وفی الولد الصغیرعن أبی حنیفة روایتان فی ظاهرالروایة یستحب ولایجب بخلاف صدقة الفطر، فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیه ،کتاب الاضحیة ،فصل فی صفة الاضحیة ووقت وجوبها ج:۳ص:۳۴۵، ط:ماجدیه.هندیه ج:۵ص:۲۹۳، شرائط الوجوب.بدائع ج:۵ ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب.تکمله فتح القدیرج:۸ص: ۴۲۸. شامی ج:۶ص:۳۱۵، ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۴.

(۲) ...... (فتحل ذبیحتهما ،ولو) الذابح (مجنوناأوامرأة أوصبیایعقل التسمیة والذبح) و یقدر. وفی الجوهرة :لاتؤکل ذبیحة الصبی الذی لایعقل والمجنون ، والسکران الذی لایعقل ،الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۷.

(۳) وشرط کون الذابح مسلما ،الدرمع الردج:۶ص:۲۹۶.بدائع ج:۵ص:۴۵،فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان .هندیه ج:۵ص:۲۸۵،ط:رشیدیه.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹنا۔(۱)

ناخن

قربانی کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے ناخن کاٹے قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کر کے عام لوگوں کی قربانی کے بعد ناخن کاٹیں گے تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔(۲)

ناک

جس جانور کی ناک نہیں، کٹ چکی ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔(۳)

---

(۱) والنحر:فری الأوداج ، محله آخرالحلق ، ولونحرمايذبح وذبح ماينحريحل لوجود فری الأوداج ولكنه يكره ؛لأن السنة فی الابل النحروفی غيرها الذبح ،ألاترى ان الله تعالى ذكرفی الابل النحروفی البقروالغنم الذبح ، فقال سبحانه وتعالى : "فصل لربک وانحر" قيل فی التاويل أی :انحرالجزور، وقال الله عزشانه ان الله يأمركم أن تذبحوا بقرة ، وقال تعالى وفديناه بذبح عظيم ، بدائع ج:۵ ص: ۴۱.فصل اما بيان شرط حل الاكل فی الحيوان. ان اصحاب النبی عليه الصلاة والسلام ورضی الله عنهم كانوا ينحرون الابل قياما معقولة اليد اليسرى الخ بدائع ج:۵ص:۴۱، والاسهل فی الابل النحرلخلولبتها عن اللحم واجتماع اللحم فيماسواه من خلفها ، بدائع ج:۵ص:۴۱. هنديه ج:۵ ص:۲۸۷، كتاب الذبائح . البحرج:۸ص:۱۷۱ . شامی ج:۶ص:۳۰۳، كتاب الذبائح .

(۲) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشرواراد بعضكم ان يضحی فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفی رواية فلاياخذن شعرا ولايقلمن ظفرا وفی رواية من رائى ذی الحجة واراد ان يضحی فلاياخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائی ، ج:۲ص:۲۰۱، ط: قديمی كتبخانه.مشكوة ص:۱۲۷،ط:قديمی كتبخانه.وظاهركلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابی حنيفة والاولى ان يقال المضحی يرى نفسه مستوجبة للعقاب وهوالقتل ولم يؤذن فيه ففداه بالاضحية وصاركل جزء منهما فداء كل جزء منه فلذلک نهی عن مس الشعروالبشرلئلا يفقد من ذلک قسط ماعند تنزل الرحمة و فيضان النورالالهی ليتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص، مرقاة المفاتيح باب الاضحية ، ج: ۳ ص:۳۰۶، ط:امداديه .

(۳) ولاتجزئ الجدعاء وهی مقطوعة الانف ، هنديه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشيديه .الدرمع الردج:۶ص:۳۲۴، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نام بدل بدل کر قربانی کرنا

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی سال اپنے نام سے قربانی کر لیتے ہیں اور کسی سال اپنی بیوی کے نام سے یعنی ہر سال نام بدلتے رہتے ہیں یہ صورت صحیح نہیں، اگر قربانی کرنے والا صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر اپنے نام سے نہیں کی، کسی دوسرے کے نام سے کر لی تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، دوسرے کے نام سے قربانی کرنے سے اپنی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

نذر والی قربانی کا گوشت

نذر والی قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے مالداروں کے لئے نذر کی، قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے، اور نذر کرنے والا خود اور اس کے اصول اور فروع بھی نہیں کھا سکتے۔(۲)

(۱) فتجب التضحية على حرمسلم موسريسارالفطرة عن نفسه لاعن طفله ،الدرمع الرد ج:٦ص:۳۱۵، ط:سعيد. وجميع ماذكرنا من الشروط يستوى فيها الرجل والمرأة لان الدلائل لاتفصيل بينهما ، بدائع ج:۵ص:٦۴، فصل اما شرائط الوجوب ، ط:سعيد. واما شرائط الوجوب منهااليساروهومايتعلق به وجوب صدقة الفطر، كتاب الاضحية ،فتاوى هنديه ج:۵ص: ۲۹۲، ط:رشيديه . لہذا اگر مرد صاحب نصاب ہے اور وہ اپنی جگہ اپنی بیوی کی قربانی کرے تو اس کے ذمہ قربانی باقی رہ گئی۔ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضائها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ، هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشيديه .

(۲) وياكل من لحم الاضحية هذا فى الاضحية الواجبة والسنة سواء ...... اذا لم تكن واجبة بالنذروان وجبت به فلاياكل منها شيئا ولايطعم غنيا سواء كان الناذرغنيا اوفقيرا لان سبيلها التصدق ، والحاصل ان التى لايؤكل منها هى المنذورة ابتداء ردالمحتارج:٦ص:۳۲۷، ط:سعيد.وفى الهنديه :واما فى الاضحية المنذورة سواء كان من الغنى اوالفقيرفليس لصاحبها ان ياكل ولايؤكل الغنى ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نشان

جس جانور کو زمین جوتنے اور مارنے سے بدن پر زخم یا نشان پڑ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی بھی قربانی نہ کرے۔(۱)

نصاب قربانی

''قربانی کس پر واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نیت

☆......قربانی صحیح ہونے کے لئے قربانی کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو نیت کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی۔(۳)

نیت درست نہیں

اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی نے ثواب کی نیت نہ کی، نہ ہی واجب ادا کرنے کی نیت کی، بلکہ گوشت کھانے، یا شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت کی تو

---

(۱) كل عيب يزيل المنفعة على الكمال اوالجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع ، ظاہر ہے کہ زخم کا یہ عیب پوری منفعت کو ختم نہیں کرتا لہذا یہ قربانی کو مانع نہیں۔ فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۹، ط:رشيديه . وفي الشامية :والمستحب ان يكون سليما عن العيوب الظاهرة ، ردالمحتارج:٦ ص:۳۲۳، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعيد.

(۲) اذا اشترى شاة ينوى بها الاضحية وعن محمد في المنتقى اذا اشترى شاة ليضحى بها و اضمر نية التضحية عند الشراء تصير اضحية كما نوى ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴،ط: رشيديه.

(۳) ذبح المشتراة لها بلانية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشيديه . الباب الثاني في وجوب الاضحية بالنذر.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس سے قربانی صحیح نہ ہوگی اور کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔(۱)

نیت مختلف ہے

قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے نفل قربانی کی نیت کی، اور کسی نے واجب قربانی کی، یا کسی نے قربانی کی نیت کی اور دوسرے نے عقیقہ کی نیت کی، تو قربانی ہو جائے گی، کیونکہ سب نے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حصہ لیا ہے۔(۲)

نیل گائے

نیل گائے کی قربانی درست نہیں، قربانی کے جانوروں کی تعیین شرعی سماعی ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں ہے، اور شریعت مقدسہ میں صرف تین قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا ثابت ہے۔ پہلی قسم اونٹ نر و مادہ، دوسری قسم بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ ، نر و مادہ، تیسری قسم گائے بھینس نر و مادہ، بس ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، اور ان جانوروں کیلئے شرط یہ ہے کہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور انسانوں سے مانوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وان کان کل واحد منهم صبيا اوكان شريک السبع من يريد اللحم ...... لايجوز للآخرين ...... والمسلم لواراد اللحم لايجوزعندنا ، فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰۴، ط: رشيديه.وهكذا فی البدائع ج:۵ص:۲۷، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط: سعيد. وردالمحتارج:۶ص:۳۲۶، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعيد.

(۲) قد علم ان الشرط قصد القربة من الكل وشمل مالوكان احدهم مريدا للأضحية عن عامه عن الماضی تجوزالاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وشمل مالوكانت القربة واجبة علی الكل اوالبعض اتفقت جهاتها اولا كاضحية واحصار...... لان المقصود من الكل القربة وكذا لواراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد له من قبل لان ذلک جهة التقرب بالشكرعلی نعمة الولد فقد اراد القربة ، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۶، ط:سعيد. فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فی الضحايا،البحرج:۸ص:۱۷۷ .وفی البدائع :ان الجهات و ان اختلفت صورة فهی فی المعنی واحد لان المقصود من الكل التقرب الی الله ، بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل اوالبقرفی كل جنس نوعه =

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(و)

واجب اور نفلی قربانی کی شرکت

واجب قربانی کرنے والے اور نفلی قربانی کرنے والے دونوں ایک بڑے جانور میں شریک ہوسکتے ہیں۔(۱)

وزن سے جانور خریدنا

جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہے وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اس میں دھوکہ کم ہوتا ہے، اور نا تجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں۔(۲)

وصیت

☆......اگر کسی نے قربانی کیلئے وصیت کی ہے، اور مال بھی چھوڑا ہے جس سے قربانی ہوسکے تو اس وصیت کی رو سے ولی یا وصی پر قربانی کرنا واجب ہوجاتا ہے۔(۳)

= و الذكروالانثى منه، هنديه ج:۵ص:۲۹۷.الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ، ط:رشيديه.البحرج:۸ص:۱۷۷،كتاب الاضحية ، ط: سعيد. شامى ج:٦ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۶۹ ، فصل فى محل اقامة الواجب ، ط: سعيد.كفايت المفتى ج:۸ص:۱۹۱.

(۱) ولوارادوا القربة الاضحية اوغيرها من القرب اجزأهم سواء كانت القربة واجبة اوتطوعا اووجبت على البعض دون البعض ، بدائع ج:۵ص:۷۱، ط:سعيد. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۲) احسن الفتاوى ج:٦ص:۴۹۷، كتاب البيوع ،ط:سعيد.

(۳) ولواوصى بان يشترى بقرة بجميع ماله ويضحى بهاعنه فمات ولم تجزالورثة فالوصية جائزة بالثلث بلاخلاف ويشترى بالثلث شاة ويضحى بها عنه ،هنديه ج:۵ص:۳۰٦، الباب التاسع فى المتفرقات ، ط:رشيديه .ولواوصى ان يضحى عنه فى عام من ثلث ماله جاز، فتاوى بزازيه على هامش الهنديه ج:٦ص:۲۹۵، ط:رشيديه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب ہے، اور وہ نہ کر سکے تو اس پر وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کر کے انتقال کر گیا تو اس کی طرف سے اس کے مال میں سے قربانی کرنا وارثوں پر ضروری ہوگا، اگر وصیت نہیں کی تو اس کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کی طرف سے قربانی کرے گا تو وہ نفلی قربانی ہوگی، اس سے میت کی واجب قربانی ساقط نہیں ہوگی البتہ میت کو نفل قربانی کا ثواب ملے گا۔(۱)

☆......اگر میت اپنے ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کر کے مرا ہے تو اس قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے، مالداروں کیلئے وصیت کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔(۲)

وعید

اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا ہے تو وہ بڑا گنہگار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی

---

(۱) من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل و الاجر للمیت والملک للذابح ، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶، ط:سعید.فتاوی خانیه علی هامش الهندیه ج:۶ ص:۲۹۵، ط:رشیدیه . قال فی البدائع ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه وقد صح ان رسوالله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخرعمن لایذبح من امته ...... فدل ان المیت یجوزان یتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصیبه للقربة ، بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعید رد المحتار ج:۶ ص:۳۲۶، ط:سعید.

(۲) والمختارانه ان بأمرالمیت لایأکل منها والا یاکل ، ردالمحتار ج:۶ص:۳۲۶، و الحاصل ان التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء ......والتی ضحی بها عن المیت بأمره علی المختارشامی ج:۶ ص:۳۲۷، ط:سعید.فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:۶ ص:۲۹۰، السابع فی التضحیة عن الغیرط:رشیدیه .

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہ کرے وہ میری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے ۔یعنی وہ اللہ تعالی کے بارگاہ میں حاضری کے قابل نہیں ۔(۱)

وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم

اگر کوئی شخص وکیل بن کر لوگوں کی قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے تو اس پر ہر شخص کا حساب الگ رکھنا ضروری ہوگا اگر کسی کی رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا۔

اگر وکیل قربانی کرنے کی عوض میں اجرت لینا چاہے تو لے سکتا ہے لیکن اجرت کی رقم ابتداہی سے متعین کرنا ضروری ہے۔(۲)

ولیمہ

☆......بعض نے قربانی کے لئے اور بعض نے ولیمہ کے واسطے ایک ہی بڑے جانور میں حصہ خریدا ہو تو یہ جائز ہے،شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

☆...... ولیمہ مسنونہ کی نیت سے قربانی کے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) من وجد سعة لأن يضحى فلم يضح فلايحضر مصلانا ،مشکوة ،باب فی الاضحیة ، ص: ۱۲۷ . ابن ماجه ص:۲۲۶، ابواب الاضاحی ،ط:قدیمی کتب خانه . بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۶۴ ،فصل اما فی شرائط الوجوب.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳ .ط:سعید.

(۲) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۴۵، ط:دارالاشاعت ، کتاب الاضحیة .

(۳) ولوارادوا القربة الاضحية اوغيرها من القرب اجزأهم سواء كانت القربة واجبة اوتطوعا ، وسواء اتفقت جهات القربة اواختلفت ،كذا اذا اراد احدهم الوليمة وهی ضيافة التزويج و ينبغی ان يجوزلانها تقام شكرا لله تعالى على نعمة النكاح وقد وردت السنة بذلك عن رسول الله ﷺ انه قال اولم ولوبشاة ، فاذا قصد بها الشكراواقامة السنة فقد اراد بها التقرب الى الله. بدائع الصنائع ج:۵ص: ۷۱،۷۲، فصل فی شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعید.فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴ الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فی الضحايا ، ط: رشیدیه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷، ط:سعید. ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۶،ط:سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(ہ)

ہرن کی قربانی

ہرن حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے، لیکن وحشی جانوروں میں سے ہے اور وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، لہذا ہرن یا ہرنی کی قربانی جائز نہیں، مانوس ہونے یا نہ ہونے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

(ی)

یہود کا ذبیحہ

اگر یہود ونصاری اپنے مذہب کے اصول اور پیغمبر اور کتب سماویہ کو مانتے ہیں، سائیس پرست اور نجوم رست نہیں ہیں اور جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح کرتے ہیں ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں لیتے تو ایسے یہود ونصاری کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۲)

لیکن موجودہ دور کے اکثر یہود ونصاری ملحد، بددین، دہریہ، سائنس پرست اور جوم پرست ہیں، صرف نام کے اہل کتاب ہیں، ان کو مذہب سے بالکل لگاؤ نہیں بلکہ ان کے اقوال وافعال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب سے بیزار ہیں، تو ایسے یہود ونصاری کو ''اہل کتاب'' کہنا صحیح نہیں، اوران کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اس لئے

(۱) ولایجوزفی الأضاحی شئ من الوحش ، عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة ، باب :۵ وان ضحی بظبیة وحشیة انست وببقرة وحشیة انست لم تجز، عالمگیری ج: ۵ ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة ،باب :۵ بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹ ،فصل اما فی محل اقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷ ،ط:سعید.شامی ج:۶ص:۳۲۲.ط:سعید.

(۲) وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم. سورة المائدة آیت:۵

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حلال اور غیر مشتبہ چیز کو چھوڑ کر مشتبہ چیز اختیار نہ کی جائے اور ان کے ذبیحہ سے مکمل طور پر احتراز کیا جائے (۱)۔ اور نصاری کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے۔

www.e-iqra.info

(۱) روی ابن الجوزی بسنده عن علی رضی الله عنه قال :لاتأكلوا من ذبائح نصاری بنی تغلب فإنهم لم يتمسكوا من النصرانية بشئ إلا شربهم الخمر، رواه الشافعی رحمه الله بسند صحیح عنه، تفسیر المظهری ج:۳ص:۳۴، سورة المائدة ،آیت:۵

Brought To You By www.e-iqra.info

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info